وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ وفاق المدارس ملتان

جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۶ جمادی الثانی ۱۴۴۴ھ جنوری ۲۰۲۳ء

بیاد

شمس العلماء
حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ العلماء
حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

محدث العصر
حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مفکر اسلام
حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

جامع المعقول والمنقول
حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

رئیس المحدثین
حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ

استاذ المحدثین
حضرت مولانا عبد الرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق حقانی مدظلہم
سینئر نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر اعلیٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر

مولانا محمد احمد حافظ

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

فون نمبر 061-6514525-6514526-27 فیکس نمبر 061-6539485
Email:wifaqulmadaris@gmial.com web:www.wifaqulmadaris.org

ناشر: حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ◉ مطبع: اقراء اختر پرنٹنگ پریس پرانی غلہ منڈی دہلی گیٹ ملتان
شائع کردہ مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

’’مسابقات قرآنی‘‘ وفاق المدارس کا اعزاز ہے	شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم	۳
وفاق المدارس کے تحت قرآنی مسابقات ایک انقلابی قدم	شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم	۹
تاریخ ساز مسابقات حفظ قرآن کریم کا انعقاد	صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانیؒ	۱۷
علماءِ امت سے کچھ خاص خاص باتیں	حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ	۴۱
درس نظامی میں تفسیر کے اسباق کیسے پڑھائے جائیں؟	مولانا مفتی سمیع الرحمٰن	۴۵
ہر دل عزیز مہتمم......جو محبوب بھی تھا، محبّ بھی	محمد احمد حافظ	۵۶
وفاق المدارس پاکستان صوبہ خیبر پختونخوا کی سرگرمیاں	مفتی سراج الحسن	۶۱

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

سالانہ بدل اشتراک

بیرون ملک امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک ۳۰ ڈالر- سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر- ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر-

اندرون ملک قیمت: فی شمارہ: 40 روپے، زر سالانہ مع ڈاک خرچ: 500 روپے

”مسابقات قرآنی“ وفاق المدارس کا اعزاز ہے

بیان: شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ

۲۵ ردسمبر بروز اتوار جامعہ دارالعلوم کراچی میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام ”مسابقہ حفظ قرآن مع التجوید“ کے صوبائی مرحلے کا انعقاد ہوا۔ اس مسابقے کے اختتام پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا؛ قارئین کے مطالعے کے لیے پیش خدمت ہے۔ (مدیر)

اَلحمدللّٰہ ...... اَلحمدللّٰہ رَبِّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ونبینا ومولانا محمدٍ خاتم النبیین و امام المرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین وعلٰی کل من تبعھم باحسان الٰی یوم الدین .

کلماتِ تشکر:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ آج ہم قرآن کریم کے حفاظ اور قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنے والوں کے اس روح پرور منظر سے آنکھیں ٹھنڈی کر رہے ہیں۔ یہ تجویز سب سے پہلے ہمارے قاری احمد میاں تھانوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے وفاق المدارس کی مجلس عاملہ میں پیش کی تھی اور اس تجویز کا گرم جوشی سے استقبال بھی کیا گیا تھا۔ الحمدللہ جس کاوش کے ساتھ، جس نظم وضبط کے ساتھ اور جس انصاف کے ساتھ یہ مسابقات منعقد ہوئے ہیں یہ حضرت مولانا قاری احمد میاں صاحب تھانوی دامت برکاتہم کے اخلاص اور ان کی مسلسل جدوجہد کا ایک ثمرہ ہے جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس عمر میں بھی حضرت قاری احمد میاں صاحب تھانوی مدظلہم العالی نے پورے پاکستان میں مختلف سطحوں پر مسابقات منعقد کرنے کا اہتمام فرمایا اور ڈویژنوں کی سطح پر جو مسابقات پہلے ہوئے ان میں پہلے کراچی ڈویژن کی سطح کے مسابقہ کی میزبانی کا شرف الحمدللہ جامعہ دارالعلوم کراچی کو حاصل ہوا اور اب یہ صوبائی سطح کا مقابلہ منعقد ہوا ہے۔

قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے:

آپ حضرات نے اپنے کانوں سے سنا کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ قرآن کریم میں فرمایا تھا:...... اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ

کہ.....''ہم نے ہی قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کے لیے ایک عجیب نظام ایسا مقرر فرما دیا جس کی پوری دنیا میں، اقوامِ عالم میں کسی بھی مذہب میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان چھوٹے چھوٹے بچوں سے سات سال کے، نو سال کے، بارہ سال کے بچوں سے اپنے قرآن کریم کی حفاظت کا کام لیا، جو بچے قرآن کریم حفظ کرتے ہیں اور ان کے جو سرپرست، والدین قرآن کریم حفظ کراتے ہیں ان کے لیے اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوگی کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لیا تھا کہ میں قرآن کی حفاظت کروں گا اللہ تعالیٰ نے وہ کام ان کے بچوں سے لیا۔ آج اگر بالفرض رُوئے زمین سے قرآن کریم کے مطبوعہ نسخے خدانخواستہ ختم کر دیے جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر گوشۂ زمین میں ایسے بچوں کے ذریعے قرآن فوراً لکھوایا جا سکتا ہے جس میں ایک حرف کی ایک شوشے کی بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان بچوں کو قرآن کریم کی حفاظت کا سبب بنایا ہے۔

مسابقات قرآنی کے مقاصد:

اس مسابقے کے مقاصد حضرت مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری دامت برکاتہم نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے۔ ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں قرآن کریم کے حفظ اور حفظ کے ساتھ تجوید ان دو چیزوں کا اہتمام دلوں میں پیدا ہو، اس کی اہمیت دلوں میں جاگزین ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت نبی کریم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصدِ بعثت میں سب سے پہلا مقصد جو قرآن کریم میں بیان فرمایا وہ: یَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ جو بچے معنیٰ نہیں سمجھتے، مطلب نہیں سمجھتے ان کو قرآن حفظ کرانے کا کیا مطلب ہے؟ لیکن قرآن کریم نے یَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ کا ذکر الگ فرمایا اور يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ کا ذکر الگ فرمایا؛ تو معلوم ہوا کہ تلاوت بھی بذاتِ خود مقصود ہے اور اس کا علم حاصل کرنا الگ مقصود ہے۔ تلاوت ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ پھر قرآن کریم کی تلاوت...... وہ صرف ایک عبادت کی ادائیگی نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعے اللہ جل جلالہ کی رحمتیں متوجہ ہوتی ہیں۔

قرآن مجید کو اسی طرح پڑھنے کا حکم ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے پڑھا:

اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن مجید نازل فرمایا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی کریم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خطاب فرمایا کہ: فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ کہ جب ''ہم پڑھیں تمہارے سامنے قرآن کریم''......اور 'ہم پڑھنے' کا معنیٰ یہ ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام تلاوت فرمائیں آپ کے سامنے...... فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ...... تو جس

طرح وہ پڑھ رہے ہیں اسی طرح کی اتباع کریں آپ اسی طرح پڑھیں جس طرح جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو پڑھایا۔تو صرف اتنی بات نہیں ہے کہ تلاوت کرلی اور زبان سے وہ الفاظ ادا کرلیے جو قرآن کریم کے اندر نازل ہوئے ہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ عظیم مقصد بھی ہے کہ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ......اسی طرح پڑھیں جس طرح حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھایا، اور آپ نے جس طرح پڑھا ہے آپ کے امتی بھی اسی طرح پڑھیں۔

علم تجوید کی نظیر کسی دوسری زبان میں نہیں ملتی:

اسی حکم کے اتباع میں اس امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایسا علم ایجاد فرمایا جس کی دنیا میں کہیں نظیر موجود نہیں ہے؛ وہ ہے علمِ تجوید!......اس علم کی ساری کائنات میں، ساری اقوام میں، ساری ملتوں میں، سارے مذاہب میں کوئی نظیر کوئی مثال موجود نہیں ہے، جس میں یہ بتایا گیا ہو کہ کون سا حرف کہاں سے نکلتا ہے اور کن صفات کے ساتھ نکلتا ہے؟۔دنیا کی بے شمار زبانیں ہیں وہ دعویٰ کرتی ہیں کہ ہماری زبانیں بڑی ہمہ گیر ہیں، لیکن کوئی زبان ایسی نہیں ہے جس میں یہ قواعد مرتب کیے گئے ہوں کہ اس زبان کا کون سا حرف منہ کے کس حصے سے نکلے گا اور کن صفات کے ساتھ نکلے گا؟!۔انگریزی زبان بڑی وسیع زبان سمجھی جاتی ہے اور پوری دنیا کے اندر اس کا ڈنکا ہے لیکن کوئی انگریزی زبان کے اندر یہ قاعدہ آپ نہیں دکھا سکتے کہ B کہاں سے نکلے گا اور C کہاں سے نکلے گا اور K کہاں سے نکلے گا اور L کہاں سے نکلے گا اور کس طرح اس کی ادائیگی کی جائے گی؟!، لہٰذا ہزار لہجے ہیں۔امریکیوں کا لہجہ اور ہے، برطانویوں کا لہجہ اور ہے، ساؤتھ افریقہ کی انگریزی کا لہجہ اور ہے۔ ہر ملک کی اپنی زبان کے لہجے مختلف ہیں، ایک لفظ کوئی ایک طرح بولتا ہے، کوئی دوسری طرح بولتا ہے، لیکن قرآن کریم کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے علمِ تجوید کے ذریعے ایسا منضبط نظام قائم فرمادیا کہ اس میں جو شخص بھی قرآن صحیح طریقے سے پڑھنے کی کوشش کرے گا، پڑھنا سیکھے گا وہ ایک ہی طرح پڑھے گا، وہ حروف کو اسی طرح ادا کرے گا جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائے اور جیسے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ تک پہنچائے۔

قرآن مجید کو بغیر تجوید کے پڑھنا نعمت کی ناقدری ہے:

معلوم ہوا کہ اتباع قرآن کا اتباع ہے، پڑھائی کا اتباع، قرأت کا اتباع، تجوید کا اتباع یہ ہر مسلمان کے ذمے فرض ہے۔افسوس ہے کہ اس معاملے میں ہمارے معاشرے میں انتہائی کوتاہی پائی جاتی ہے۔قرآن کریم کو کسی طرح بھی پڑھ لیا اس کے حروف کو صحیح طریقے سے نہ پڑھا...... پڑھتے ہوئے سین میں اور صاد میں فرق نہیں ہے، ث میں اور

سین میں کوئی فرق نہیں ہے، ذال میں اور ظ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جس طرح ایک حرف نکال رہے ہیں اسی طرح دوسرا حرف بھی زبان سے نکال رہے ہیں۔ یہ قرآن کریم کی ناشکری ہے، قرآن کریم کی نعمت کی ناقدری ہے کہ آدمی قرآن کریم کے الفاظ کو اس طرح نہ پڑھے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ بہت سے علماء کہلانے والے لوگ بھی جب ہم نمازوں میں ان کی امامت کے وقت میں تلاوت سنتے ہیں تو انتہائی افسوس ہوتا ہے کہ جو قرآن کریم کی تلاوت کا صحیح طریقہ تھا وہ اس کا اہتمام نہیں کرتے۔ اس لیے وفاق المدارس العربیہ...... اللہ تعالیٰ اس کا سایہ ہم سب پر سلامت رکھے اور اس کے خلوص کو قائم و دائم فرمائے، اس کے مقاصدِ حسنہ میں مقاصدِ اصلیہ میں یہ بات داخل ہے کہ جو فریضہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے سونپا گیا تھا کہ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیَاتِهٖ...... اس کا ہم تحفظ کریں۔ اس کے لیے الحمدللہ یہ مسابقات منعقد کیے ہیں۔

مسابقات قرآنیہ کے ذریعے قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کا شعور پیدا ہوگا:

مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ ان مسابقات کے ذریعے لوگوں میں قرآن کریم کو صحیح پڑھنے کا شعور پیدا ہوگا اور مدارس کے اندر قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھانے کا اہتمام پیدا ہوگا۔ آپ نے ابھی سنا کہ ماشاء اللہ اس سال ایک لاکھ حفاظ تیار ہو رہے ہیں۔ آپ ذرا سوچیے آخر اس ملک کے اندر جو اسلام کے نام پر بنا ہے اس میں مساجد کی آبادی اور مساجد کے اندر قرآن کریم کا پڑھنا، تراویح میں ختم قرآن کرنا، یہ اس ملک کے باشندوں کی ضرورت ہے کہ نہیں ہے؟ لیکن کوئی ایک ادارہ بتائیں جو سرکاری سطح کا ہو جس کا مقصود یہ ہو کہ یہاں سے حفاظ تیار کیے جائیں؟!۔

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے اور مسجدوں میں تراویح ہوتی ہیں، آج تک کبھی آپ نے یہ نہیں سنا ہوگا کہ کسی مسجد کی طرف سے یہ اعلان ہو رہا ہو کہ آج ہمارے ہاں تراویح ہونی ہیں اور ہمیں حفاظ دستیاب نہیں ہیں، لوگ درخواستیں دیں ہمارے ہاں یا ہم اس کو کسی طریقے سے ہائر کریں کہ ہم اپنے یہاں اپنی مسجد میں تراویح کی جائیں۔ الحمدللہ ہر مسجد کو حفاظ میسر ہیں۔ ایک ایک مسجد میں دس دس حفاظ تراویح سناتے ہیں۔ یہ کہاں سے آتے ہیں اور یہ کون ہیں جو اس کا انتظام کر رہا ہے؟ جس نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا اسی نے یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ ان بوریہ نشینوں کو، ان مدرسوں کو جن کو لعنت اور ملامت کا نشانہ بنایا جاتا ہے؛ اللہ تعالیٰ نے انہی کے ذریعے یہ سارا کام لیا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں حفاظ پیدا ہو رہے ہیں۔

الحمدللہ اب ایک لاکھ حفاظ صرف وفاق المدارس العربیہ کے تحت اس سال ان شاء اللہ فارغ ہوں گے، تو یہ ایک ذریعہ ہے ہمارے پاس اس پیغام کو پہنچانے کا۔ یہ مسابقہ جو ہے یہ ایک ذریعہ ہے کہ ہم اس پیغام کو عام مسلمانوں تک پہنچائیں کہ خدا کے لیے قرآن کریم کو صحیح پڑھنے کی جو اہمیت ہے وہ دل میں پیدا کرو۔ آپ کو معلوم ہے بڑے

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بڑے وزرا، بڑے بڑے سیاسی لیڈر وہ جب قرآن کریم کی ایک آیت پڑھتے ہیں تو ہزار مرتبہ جھجکتے ہیں، اٹکتے ہیں، ہمارے نظامِ تعلیم کا یہ حال بنا ہوا ہے۔

مسابقات قرآنیہ میں پوزیشنیں لینے والے بچے اور ان کے استاذ قابل مبارک باد ہیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے وفاق المدارس کو توفیق دی اور یہ مسابقات اور جیسا کہ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب نے فرمایا کہ ان شاء اللہ یہ مسابقات کا سلسلہ آگے بھی جاری رہے گا۔ میں تہِ دل سے مبارک باد دیتا ہوں ان بچوں کو جنھوں نے اس مسابقے میں پوزیشنیں حاصل کیں، ان کے اساتذہ کرام کو کہ جنھوں نے محنت کر کے ان بچوں کو حافظ بنایا۔ حقیقت یہ ہے کہ تعلیم کے جتنے شعبے ہیں استاد کے لیے شاید اس سے زیادہ دشوار کوئی اور کام نہیں ہے کہ بچوں کو قرآن پاک یاد کرائیں۔ جو بچہ سمجھتا نہیں ہے، جو بچہ اس کا معنیٰ نہیں سمجھتا، اس کو تجوید کے ساتھ قرآن کریم حفظ کرادینا...... یہ معلم کا معمولی کارنامہ نہیں ہے۔ الحمدللہ ہمارے اساتذہ کرام جو حفظ کے اساتذہ کرام ہیں وہ انتہائی مشقت اٹھا کر محنت اٹھا کر یہ حافظ بنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا فرمائیں، میں ان کے اساتذہ کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ اس کام کے روحِ رواں ہمارے حضرت مولانا قاری احمد میاں صاحب تھانوی اور مولانا قاری عبدالوحید صاحب، حضرت مولانا امداداللہ صاحب اور ان کے رفقاء جنھوں نے انتہائی شوق وذوق کے ساتھ لگن کے ساتھ وفاق المدارس پر ایک پیسے کا بوجھ ڈالے بغیر یہ مسابقات منعقد کرائے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے، جو منصف حضرات ہیں جنھوں نے بہت وقت دے کر اور محنت کر کے اس مسابقے کے نتائج مرتب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی بہترین جزا عطا فرمائے۔

حفظِ حدیث کے مسابقات کی بھی ضرورت ہے:

میں جامعہ دارالعلوم کراچی کے ایک خادم کی حیثیت سے یہ شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ اس صوبائی مسابقے کے انعقاد کا شرف دارالعلوم کراچی کو عطا کیا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس میں ہمیں برکت عطا فرمائے اور ان مسابقات کو قرآن کریم کی حفاظت کا بہترین ذریعہ بنائے آمین۔ آئندہ بھی ان شاء اللہ اب یہ مسابقات کرنے کا ارادہ ہے اور جیسا کہ مولانا محمد حنیف صاحب نے فرمایا کہ درجہ بدرجہ ہم کوشش کریں گے کہ آگے بڑھیں، حفظِ قرآن کا مسابقہ ہے تو کسی وقت حفظِ حدیث کا بھی کوشش کریں گے کہ حفظِ حدیث کا بھی مسابقہ ہو اور اس طرح کے اور بھی مسابقات ہوں؛ کیونکہ دنیا کے کاموں میں تو مسابقت اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش یہ مذموم ہے لیکن دین کے کاموں میں فرمایا گیا کہ...... وَفِیْ ذَالِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ اس قسم کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

چڑھ کر حصہ لینا چاہیے......وَسَابِقُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْض .

مسابقہ کا قرآن کریم میں حکم دیا گیا ہے کہ اس جنت کی طرف جانے کے لیے مسابقہ کرو، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو، جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ تو اس لیے یہ مسابقے مبارک ہیں اور ان شاء اللہ علوم دین کی نشر واشاعت کا بیڑہ ان دینی مدارس نے اٹھایا ہے۔ اس کی جو سر پرست اور ماں ہے وفاق المدارس العربیہ وہ اسی کام کے لیے شب و روز کوشاں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنی رحمت سے اس کو کامیابی عطا فرمائے اور ہمارے مدارسِ دینیہ میں اس جذبے کو اور زیادہ فروغ دے کہ وہ قرآن کریم اور اس کی تعلیمات کو نہ صرف محفوظ کرے بلکہ دنیا کی آخری حدود تک پہنچائے۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی گزارشات ختم کرتا ہوں، میرے لیے سب حضرات کا نام لینا......اس میں مجھے خطرہ ہے کہ کسی کا نام شاید رہ جائے لیکن جتنے حضرات نے بھی اس مسابقے کی تیاری میں محنت کی ہے اور جامعہ دار العلوم کراچی کے ہمارے ناظم مولانا راحت علی ہاشمی اور ان کے رفقاء کا بھی میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑے نظم وضبط کے ساتھ اس مسابقے کا انعقاد کیا اور مدارسِ دینیہ کے روحِ رواں حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ناظمِ اعلیٰ وفاق المدارسِ العربیہ اور مدارسِ دینیہ کے لیے چالیس سال سے انتھک جدوجہد کرنے والے؛ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں؛ ان کے علم میں؛ ان کے تقویٰ میں اور ان کی جدوجہد میں دن دُگنی رات چوگنی ترقیات عطا فرمائے، میں ان کے لیے بھی دعا کرتا ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کے لیے یہ اجتماع نافع بنائے مفید بنائے اور ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس کے تحت قرآنی مسابقات ایک انقلابی قدم ہے

بیان: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم

۲۵ر دسمبر بروز اتوار دارالعلوم کراچی میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام مسابقات قرآنیہ کا صوبائی سطح پر دوسرے مرحلے کا عظیم الشان ''مسابقہ حفظ القرآن مع التجوید'' منعقد ہوا۔ اس موقع پر ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، خطیب العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے قرآنی مسابقات کے حوالے سے بیان فرمایا۔ اب یہ بیان تحریری صورت قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

اَلحمدللّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ ولارسول بعدہ ولامعصوم بعدہ ولاامۃ بعدامتہ، ولاکتاب بعد کتابہ، اما بعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یَاَیُّھَاالنَّاسُ قَدْ جَاءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ○

صدق اللّٰہ العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذلک لمن الشاھدین والشاکرین والحمدللّٰہ رب العالمین.

قابلِ صد احترام وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر، اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان کے صدر، شیخ الحدیث رئیس المحدثین حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ!

وفاق المدارس العربیہ پاکستان سندھ کے ناظم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے ناظمِ تعلیمات حضرت مولانا امداد اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے معزز ومحترم رکن اور ان مسابقات کے سربراہ عالمِ اسلام کے ممتاز اور معروف ونامور قاریٔ قرآن حضرت مولانا قاری احمد میاں تھانوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے معزز رکن حضرت مولانا ناصر محمود سومرو صاحب، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نائب صدر اول دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے نمائندے دارالعلوم حقانیہ کے استاذ حضرت صاحب زادہ مولانا سلمان الحق صاحب، وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ سندھ کی کمیٹی کے انتہائی معزز اور اہم اور ذمہ دار حضرت مولانا قاری عبدالوحید صاحب دامت برکاتہم العالیہ، وفاق المدارس کے اطلاعات ونشریات کے بہت ہی متحرک اور سرگرم ہمارے ساتھی مولانا طلحہ رحمانی صاحب اور دیگر تمام علماء کرام بالخصوص اراکین مجلس شوریٰ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس، اراکین مجلس عمومی وفاق المدارس، اور مدارس کے مہتممین اور شیوخ حدیث اساتذہ کرام اور عزیز طلبہ کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

عالمِ اسلام کے سب سے بڑے دینی تعلیم کے نظم اور سب سے قدیم دینی تعلیم اجتماعی نظم کے عنوان وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیرِ اہتمام یہ مسابقات ہو رہے ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے فیصلے کے مطابق ملک بھر میں قرآن کریم کے حفظ مع تجوید کے یہ مقابلے منعقد کرائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے منظم اور احسن انداز میں ملک بھر میں یہ مسابقات منعقد ہو رہے ہیں۔ سب سے پہلے مرحلے میں ڈویژن سطح پر یہ مقابلے منعقد ہوئے اور ہر ڈویژن کے متعلقہ اضلاع اور تحصیلوں کے مدارس طلبہ نے ان مسابقات میں شرکت کی اور پھر ڈویژن کی سطح پر جن طلبہ نے امتیازی حیثیت میں کامیابی حاصل کی تو ان کے نام صوبائی سطح پر ہونے والے مسابقوں کے لیے تجویز ہوئے منتخب ہوئے اور پھر صوبائی سطح پر بھی پہلے مرحلے میں مقابلہ ہوا جس میں ابتدائی پوزیشنوں پر آنے والے طلبہ کا اس صوبائی سطح کے مسابقے کے آخری مرحلے میں مقابلہ ہو رہا ہے۔

الحمدللہ! صوبہ سندھ میں جو صوبہ سندھ کے ڈویژن ہیں کراچی، حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ، میرپور خاص اور شہید بے نظیر آباد یہ کل چھ ڈویژن جو صوبہ سندھ کے ہیں ان کے متعلقہ اضلاع کے طلبہ کے درمیان مقابلے ہوئے اور جن مدارس نے صوبہ سندھ سے ان مسابقات میں شرکت کی ان کی تعداد 164 ہے اور جن طلبہ نے شرکت کی ان کی تعداد 708 ہے۔ آج الحمدللہ صوبہ سندھ کے آخری مرحلے کا یہ مسابقہ جامعہ دارالعلوم کراچی میں انعقاد پذیر ہے۔ میں ان تمام طلبہ کرام کو، ان کے اساتذہ کرام کو، ان مدارس کو اور جامعات کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں جو ان مسابقات میں شریک ہوئے۔

مسابقات کے اہتمام کا پہلا مقصد: اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرنا:

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے پہلی مرتبہ ان مسابقات کا اہتمام کیا ہے۔ اس کے چند اہم بنیادی مقاصد تھے اور ہیں۔ سب سے پہلا مقصد ان مسابقات کا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا، اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرنا، اس لیے کہ جب کلام اللہ کی تلاوت ہوگی، کتاب اللہ کی تلاوت ہوگی، کتابِ رحمت کی تلاوت ہوگی تو پھر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی۔ قرآن کریم اور رحمت کا آپس میں گہرا اور بہت ہی مضبوط تعلق ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جب قرآن کی تعلیم کا ذکر کیا ہے تو اپنے صفات میں سے اللہ نے صفتِ رحمت کے ساتھ اس کا تذکرہ فرمایا: اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآن یہاں پر اللہ نے یہ نہیں فرمایا اَللّٰهُ عَلَّمَ الْقُرْآن حالانکہ اللہ تو علَمِ ذاتی ہے، یہ اسمِ اعظم ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب اللہ کے ناموں میں سب سے نمبر ایک پر 'اللہ' ہے تو الرحمٰن کی

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بجائے اللہ ہوتا، تسمیہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اللہ پہلے ہے الرحمٰن بعد میں آتا ہے، تو اللہ اسمِ ذات ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذاتی علم ہے، پھر یہ اسمِ اعظم ہے، اسمائے حسنیٰ میں نمبر ایک پر ہے مگر اللہ تعالیٰ نے **اَللّٰہ علم القرآن** نہیں فرمایا، اسی طرح **الغفار علم القرآن** نہیں فرمایا **الستار علم القرآن** نہیں فرمایا، المہیمن المؤمن العزیز الرؤف الجبار المتکبر المنتقم اللہ نے اپنے صفاتی نام کسی اور نام کے ساتھ ذکر نہیں فرمایا بلکہ فرمایا **الرحمٰن علم القرآن**......
رحمٰن نے قرآن سکھایا، رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی۔ یہاں الرحمٰن سے جو معنی پیدا ہوا وہ اللہ علم القرآن سے نہ پیدا ہوتا، الخالق الرزاق الغفار الستار سے وہ معنی ظاہر نہ ہوتا، یہاں الرحمٰن فرما کر اشارہ کر دیا کہ جس کو اللہ قرآن کی دولت دے دے وہ اطمینان کر لے کہ اللہ نے اپنی شانِ رحمت کی تجلی اس پر ڈالی ہے۔ جب قرآن کا اور رحمت کا آپس میں گہرا تعلق ہے تو اس لیے الرحمٰن علم القرآن فرمایا گیا اور خلق الانسان انسان کی تخلیق بعد میں بیان کی گئی اور تعلیم قرآن پہلے ذکر کی گئی حالانکہ انسان کی پیدائش پہلے ہوتی ہے قرآن وہ بعد میں سیکھتا اور پڑھتا ہے لیکن یہاں لفظوں میں تعلیمِ قرآن کا ذکر پہلے اور تخلیقِ انسانی کا ذکر بعد میں کر کے اس طرف اشارہ کیا گیا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد تعلیم قرآن ہے، اور مقصد پہلے بتا دیا جاتا ہے چیز کا وجود بعد میں آتا ہے۔ جیسے پاکستان بنا بعد میں مگر پاکستان ہم کیوں ہم لینا چاہ رہے ہیں اس مقصد کا اعلان گلی گلی، کوچے کوچے پہلے ہوا اور وہ یہ ہوا کہ پاکستان کا مطلب کیا کوئی مجمع خاموش نہ رہے پورا مجمع بلند آواز سے اس طرح کہے کہ کراچی اور پورے ملک کو پیغام جائے کہ پاکستان روٹی، کپڑا اور مکان کے لیے نہیں بنا، پاکستان معاشی مسائل کے لیے نہیں بنا بلکہ پاکستان اللہ کے دین کے لیے بنا ہے۔

آج جو لوگ پاکستان کو سیکولر بنانا چاہتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان تو ہمارے روٹی، کپڑے، مکان اور معاشی ضرورتوں کے لیے بنا تھا یہ تو اسلام اور دین کے لیے نہیں بنا تھا اس لیے آپ نے مل کر پیغام دینا ہے کہ پاکستان اسلام کے لیے بنا تھا کلمے کے نام پر بنا تھا تو کہیے پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ۔ تو مقصد پہلے بتا دیا جاتا ہے پاکستان بعد میں بنا مگر اس کے قیام کا مقصد پہلے بتا دیا گیا، اسی طرح اللہ نے بھی **الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمه البیان** رحمٰن نے قرآن سکھایا انسان کو پیدا کیا، پیدا کرنے کا ذکر بعد میں کیا حالانکہ انسان پیدا پہلے ہوتا ہے پڑھتا بعد میں ہے مگر پہلے قرآن کا ذکر کر کے بتا دیا کہ انسان تیری زندگی کا مقصد قرآن ہے تجھے ہم قرآن کے لیے پیدا کر رہے ہیں تو الحمدللہ ہمارے مدارس، ہمارے جامعات اور وہ خوش نصیب بچے اور بچیاں جو قرآن کریم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

قرآن لفظوں کا نام بھی ہے معنی کا نام بھی ہے، اس لیے کوئی قرآن کے الفاظ پڑھ رہا ہو یا اس کے معنیٰ کو سمجھ رہا ہو وہ اس مقصد میں لگا ہوا ہے جو اس کی زندگی کا اور پیدائش کا اور اس کی تخلیق کا مقصد ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کو

اپنی طرف متوجہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حق دار بننا یہ ان مسابقات کا پہلا مقصد تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہماری طرف متوجہ ہو جائے، اس کا اہم مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا تا کہ جب قرآن کی تلاوت ہوگی، کلام اللہ کی تلاوت ہوگی تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سے راضی ہوں گے اللہ کو راضی کرنا یہ بڑا مقصد اللہ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرنا یہ سب سے بڑا مقصد اس لیے کہ آج وطن عزیز پاکستان اور عالمی سطح پر امت مسلمہ جس ابتلا اور آزمائش سے گزر رہی ہے اس میں اس کو ضرورت ہے کہ اللہ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہو تا کہ پاکستان سیاسی بحرانوں سے نکلے، معاشی اور اقتصادی بحرانوں سے نکلے اور امت مسلمہ اپنی ابتلا اور آزمائشوں اور کرب سے نکلے، امتحانات سے نکلے، اس لیے وفاق المدارس نے پورے ملک میں قرآن کریم کے حفظ مع تجوید مسابقات کا فیصلہ کیا اہتمام اور انعقاد کیا کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اللہ کی رحمت ہماری طرف متوجہ ہو اور وطن عزیز پاکستان مشکلات سے نکلے اور امت مسلمہ مشکلات سے نکلے اس لیے کہ جب قرآن کی تلاوت ہوگی اللہ کی طرف توجہ ہوگی تو ان شاء اللہ ہمارے مسائل حل ہوں گے، ہماری مصیبتیں راحتوں میں بدلیں گی اور ہم امتحانات اور آزمائشوں سے نکلیں گے اور سرخرو ہوں گے۔

مسابقات دوسرا اہم مقصد: حفاظ وقراء کی حوصلہ افزائی کرنا ہے:

ایک اہم مقصد ان مسابقات کا یہ ہے کہ ہم اپنے ان بچوں کی حوصلہ افزائی کریں جو صبح سے شام تک قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ یہ ننھے منے بچے ......ان کی ہم عزت افزائی کریں، ان کی حوصلہ افزائی کریں، یہ بچے جب قرآن مجید مجمعوں میں پڑھیں گے اور بڑے بڑے اہل علم سامنے بیٹھ کر سنیں گے، جب یہ بچے شیخ الاسلام کی موجودگی میں، دوسرے مدارس کے طلبہ کی موجودگی میں پڑھیں گے تو اس سے ان کا حوصلہ بڑھے گا، ان میں خود اعتمادی پیدا ہوگی اور ان کی بچوں کی ایک طرح کی عزت افزائی بھی ہوگی۔ ابھی جب یہ ننھے منے بچے قرآن پاک پڑھ رہے تھے تو فوراً یہاں بیٹھے میرے دل میں یہ خیال آرہا تھا کہ قرآن کریم پڑھنے والوں پر ہم رشک کر رہے ہیں مگر جب یہ چھوٹے ننھے بچے قرآن پڑھتے ہیں تو میرا دل یہ کہتا ہے کہ قرآن خود ان پر رشک کرتا ہوگا اور قرآن اتارنے والی ہستی اللہ تعالیٰ بھی ان پر رشک کرتے ہوں گے اور ملائکہ پر فخر کرتے ہوں گے؛ کہ یہ وہ تھے جن کی پیدائش پر تم نے اعتراض کیا تھا اور جن کے بارے میں تم نے کہا تھا اَتَجۡعَلُ فِیۡهَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡهَا وَیَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ذرا سنو تو صحیح جس انسان کو میں نے پیدا کیا تھا یہ اولادِ آدم کس خوب صورتی کے ساتھ قرآن کو پڑھ رہے ہیں اور کس طرح ان کے سینوں میں قرآن محفوظ ہے۔

الحمد للہ میں نے جن بچوں کا قرآن ان مسابقوں میں سنا ان میں الحمد للہ بہت سے بچوں نے بہت خوب صورت قرآن پڑھا، ان کی ادائیگی، ان کا لب ولہجہ، ان کے تلفظ اور ان کی تجوید قابلِ رشک تھی۔ اس لیے یہاں ان بچوں کی

حوصلہ افزائی مقصود تھی، ان کے اساتذہ کی حوصلہ افزائی مقصود ہے، ان کی عزت افزائی مقصود ہے، متعلقہ مدارس اور جامعات کی حوصلہ افزائی مقصود ہے۔

مسابقات کا تیسرا اہم مقصد: مدارس کی قرآنی خدمات کو اجاگر کرنا ہے:

ان مسابقوں کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ہم لوگوں کے سامنے پیش کریں کہ آپ جو ہمارا تعاون کرتے ہیں ہم آپ کا پیسہ ضائع نہیں کرتے۔ الحمدللہ ہم یہ بچے تیار کرتے ہیں، جن کے سینے قرآن کے نور سے منور ہیں، قرآن سے روشن ہیں، مدارس کی خدمات لوگوں کے سامنے آئیں، تو پوری دنیا میں جو مدارس کو بدنام کیا جاتا ہے تو ان کو بتایا جائے کہ مدارس کیا خدمت کرتے ہیں؟ میں تو یہ کہا کرتا ہوں کہ قرآن کا معنیٰ ہے سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب اور اس کا ثبوت دین کا مدرسہ ہے۔ قرآن سب سے زیادہ نہ بازاروں میں پڑھا جاتا ہے، نہ عدالتوں میں پڑھا جاتا ہے، نہ ایوانوں میں پڑھا جاتا ہے، نہ گھروں میں پڑھا جاتا ہے سب سے زیادہ قرآن پڑھا جاتا ہے تو دینی مدارس میں پڑھا جاتا ہے اور جب دینی مدارس میں پڑھا جاتا ہے تو گویا مدرسہ قرآن کے قرآن ہونے کا ثبوت ہے، یہ خدائی فوج ہے، اللہ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا مگر یہ بچے ہیں جن سے اللہ نے اسباب کے درجے میں ان کو ذریعہ بنایا تو ان مسابقات کا ایک مقصد اللہ کو راضی کرنا، ان کا ایک اہم مقصد اللہ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرنا، ان کا بڑا مقصد اللہ کی طرف رجوع کرنا، ان کا مقصد ان بچوں کی، اساتذہ کی، مدارس کی حوصلہ افزائی کرنا، اس کا مقصد آپس میں مقابلہ کرا کے اور ان لوگوں کو بتانا اور لوگوں کو قرآن کی طرف متوجہ کرنا اور اپنی خدمات اجاگر کرنا ہے۔

مسابقات قرآنی کا ایک بڑا مقصد عوام میں قرآن کا شوق پیدا کرنا ہے:

ایک بڑا مقصد سامنے بھی لوگ دیکھیں گے اور سنیں گے یہاں کم لوگ براہِ راست جو لوگ نیٹ پر دیکھ رہے ہیں وہ ہزاروں لاکھوں لوگ ہیں تاکہ وہ اس کو جب دیکھیں گے ان میں بھی شوق پیدا ہوگا اور وہ بھی اپنے بچوں کو قرآن اسی طرح پڑھنا سکھائیں گے، قرآن کا حافظ بنائیں گے تو ''تشویقِ قرآن'' قرآن کا شوق پیدا کرنا بھی ان مسابقات کا ایک اہم مقصد ہے۔

آخری بات عرض کرتا ہوں جو آیتِ مبارکہ میں نے پڑھی اس میں آپ غور کریں ایک جگہ اللہ نے اترانے اور خوشی منانے سے منع کیا ہے، قرآن کریم میں آتا ہے کہ جب قارون اپنے مال و دولت کے ساتھ نکلتا تھا اور اترا کر خوشی مناتا تھا تو اللہ نے کہا: لَا تَفْرَحْ خوشی مت منا مگر قرآن ایسی دولت ہے کہ اللہ نے خود حکم دیا خوشی مناؤ:...... فَلْيَفْرَحُوا قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ تو ایک جگہ قرآن میں خوشی منانے سے روکا جا رہا ہے دوسری جگہ میں خود حکم

دیا جا رہا ہے۔ کیوں؟ مال و دولت خوشی کی چیز نہیں ہے، قرآن خوشی کی چیز ہے۔ وہ بچے مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس مسابقے میں شرکت کی۔

مسابقات کے منتظمین کا شکریہ:

میں شکر گزار ہوں حضرت قاری احمد میاں تھانوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا جنہوں نے اپنے ضعف اور علالت کے باوجود یہ ذمہ داری نبھائی، بعض ایسے دن بھی آئے کہ یہ اسپتال میں تھے اور اسی دن مسابقہ بھی تھا تو یہ اسپتال سے سیدھا مسابقے کی جگہ پر پہنچے اور مسابقے میں شرکت کر کے واپس اسپتال میں پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے انہوں نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ اور بہت ہی فرض شناسی کے ساتھ ان مسابقات کا انعقاد کیا۔ میں ان کے تمام رفقاء کا م شکر گزار ہوں جنہوں نے دن رات ان کے ساتھ تعاون کیا، خاص طور پر حضرت مولانا قاری عبدالوحید صاحب کا اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے، صوبہ سندھ میں ان مسابقات پر جتنا خرچ آیا اس کا سب انتظام ان حضرات نے کیا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی انہوں نے ایک پائی نہیں خرچ ہونے دی۔ تمام ناظمین کا اور بالخصوص سندھ کے ناظم جو ہمارے بہت پرانے دیرینہ ہمارے دوست اور بھائی اور وفاق کے کاموں میں دن رات تعاون کرنے والے حضرت مولانا امداداللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس کی مکمل سرپرستی فرمائی اور دن رات محنت فرمائی اور اپنے تمام متعلقہ اراکین کا خاص طور پر شکر گزار ہوں، وقت تھوڑا ہے دل تو چاہتا تھا سب کا نام لوں مگر اس وقت میں میرے لیے سب کے نام لینا مشکل ہوگا، اسی طرح جو صوبائی کمیٹیاں تھیں اور یہ ہمارے جو جج اور منصفین اساتذہ کرام ہیں انہوں نے جو وقت دیا اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں صدرِ وفاق دامت برکاتہم العالیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس پورے نظم کی سرپرستی فرمائی، اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر میں برکت عطا فرمائے آمین! سب کہہ دو بلند آواز سے آمین!۔

اللہ تعالیٰ حضرت کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے اور صحت عافیت اور قوت کے ساتھ رکھے۔ الحمدللہ وفاق المدارس کو جو بھی اکابر ملے جو بھی صدر ملے وہ حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ ہوں میرے دادا حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا یوسف صاحب بنوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ یہ سب وفاق کے صدر رہ گئے اور اب حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم وفاق کے صدر ہیں اور مجھے ان حضرات کے ساتھ خدمت کا موقع ملا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق اللہ کی نعمت ہے مدارس اللہ کی نعمت اور مدارس کے لیے اللہ کی طرف سے وفاق بہت بڑی نعمت ہے۔

وفاق کے تحت درس نظامی کا آئندہ امتحان دینے والے طلبہ کی تعداد:

گزشتہ سال وفاق کے تحت امتحان دینے والے طلبہ و طالبات کی کل تعداد سالِ گزشتہ جو وفاق کے تحت طلبہ امتحان میں شریک ہوئے ان کی تعداد چار لاکھ ستر ہزار آٹھ سو اٹھاون (470858) تھی۔ گویا پونے پانچ لاکھ کے قریب چار لاکھ ستر ہزار اور ابھی جو امتحانات رجب کی ستائیس تاریخ سے تقریباً اس سال کے ہونے اب تک جو داخلہ آچکا ہے وہ پانچ لاکھ سولہ ہزار تین سو تریسٹھ ہیں۔ سالِ گزشتہ سے اب تک تقریباً 50-45 ہزار طلبہ کا زیادہ داخلہ ہوا ہے۔ دنیا چاہتی تھی مدرسہ ختم ہو جائے اللہ چاہتا ہے مدرسہ آگے بڑھے، سبحان اللہ وہ کیا پیارا شعر حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ نے کہا ہے:

میرا نقش ہستی نہیں مٹنے والا
بتوں کے مٹائے یہ مٹتا نہیں ہے
اس مٹنے میں مٹ جائیں گے خود
یہ نقش سجدہ ہے قشقہ نہیں

قشقہ وہ ہوتا ہے جو ہندو عورت لگاتی ہے ماتھے پر شادی کے بعد، وہ نشان مٹ جاتا ہے لیکن سجدے کا نشان کبھی نہیں مٹتا۔ کھرچو تو تب بھی نہیں کھرچا جا سکتا وہ کہنے والے نے غالباً خواجہ عزیز الحسن مجذوب صاحب کے اشعار ہیں میرا نقشِ ہستی گویا اسلام کہہ رہا ہے، قرآن کہہ رہا ہے، دین کہہ رہا ہے، مدرسہ کہہ رہا ہے

میرا نقش ہستی نہیں مٹنے والا
بتوں کے مٹائے یہ مٹتا نہیں ہے
اس مٹنے میں مٹ جائیں گے خود
یہ نقش سجدہ ہے قشقہ نہیں

اس سال وفاق المدارس قوم کو ایک لاکھ حفاظ دے گا ان شاء اللہ!

اور الحمدللہ!...... یہ خبر سن کر آپ خوش ہوں گے۔ سالِ گزشتہ ایک ہزار کم نوے ہزار قرآن پاک کے حافظ وفاق کے مدارس سے قوم کو امت کو اور انسانیت کو دیے تھے اور اس سال اب تک جو حفظ قرآن کریم کے امتحان کے لیے طلبہ و طالبات کا ہمیں داخلہ ملا ہے؛ جو ڈیڑھ مہینے کے بعد امتحان دیں گے اور حافظ بن کر ان مدرسوں سے نکلیں گے

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ان کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس وفاق کو اور ترقیات عطا فرمائے۔

اصل فیصلہ تو مجلسِ عاملہ کرے گی مگر مجلسِ عاملہ کے جب یہاں بڑے اور صدر موجود ہوں گے تو ان شاء اللہ فیصلہ ہو ہی جائے گا۔ میری تجویز یہ ہوگی کہ اس سال جو ہم نے حفظِ قرآن مع تجوید کے مسابقات کیے ہیں؛ یہ ہر سال ہونے چاہییں۔ اسی کے ساتھ ساتھ ہم ''حفظِ حدیث'' کا بھی ان شاء اللہ عن قریب مسابقوں کا نظم طے کریں گے۔ پہلے حفظِ حدیث کو شروع کریں گے، ہم اپنے درسِ نظامی میں لا رہے ہیں کہ ہر درجے میں کچھ احادیث حضور علیہ السلام کی یاد کرنا ضروری ہوں گی، تاکہ وحی متلو آپ کو یاد ہے وحی غیر متلو بھی آپ کو یاد ہو۔ وحی جلی آپ کے سینوں میں محفوظ ہے وحی خفی بھی آپ کے سینوں میں محفوظ ہو۔

دینی مدارس میں عنقریب حفظ حدیث کا آغاز کیا جائے گا:

حفظِ حدیث کا سلسلہ بھی ان شاء اللہ عن قریب وفاق شروع کرے گا اور اپنے نصاب میں لائے گا اور پھر ہم حفظِ حدیث کا مقابلہ بھی کرائیں گے۔ اس کے بعد ان شاء اللہ تقاریر کے مقابلے بھی اور بہت سی چیزوں کے مقابلے بھی ہوں گے اور یہ مقابلے نیکی کے کام میں ہیں **فاستبقوا الخیرات** ...... **وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون.**

میں آپ سب کا جامعہ دارالعلوم کراچی کا شکر گزار ہوں اور یہاں کے تمام اساتذہ کا ناظمِ تعلیمات مولانا راحت صاحب تمام رفقاء کا جنھوں نے یہ انتظامات کیے ہیں اور جتنے بھی یہاں حضرات تشریف لائیں دل چاہتا ہے فرداً ابھی ہمارے مخدوم حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے؛ میں ان کا بھی شکر گزار ہوں اور یہ حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ نے مجھے شیروانی اپنی محبت سے سلوا کر دی ہے۔ مجھے ایک دن فرمانے لگے: ......''حنیف! میں نے تجھے شیروانی سلوا کر دینی ہے۔'' تو میں نے کہا حضرت بہت اچھا، تو حضرت مجھے شیروانی سلوا کر دی اور پھر مجھے چند دن پہلے یہ کہا کہ وہ شیروانی تیار ہوگئی ہے، تو میں نے کہا حضرت! آپ پہنا بھی اپنے ہاتھ سے دیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے اس تحفے کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ مجھے اس کے تقدس کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں حضرت کے اس اعتماد کا اور محبت کا شکریہ ادا کرتا ہوں...... والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

☆......☆......☆

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت

تاریخ ساز مسابقات حفظ قرآن کریم کا انعقاد

صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانی

(میڈیا کوآرڈینیٹر وفاق المدارس العربیہ)

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی قیادت کی کافی عرصہ سے خواہش تھی کہ جس طرح دیگر تعلیمی شعبوں میں نمایاں کارکردگی پر ان کی حوصلہ افزائی کیلئے سالانہ اجتماعات کا اہتمام کیا جاتا ہے اسی طرح اہم ترین شعبہ ''تحفیظ القرآن الکریم'' کی مثالی خدمات کو بھی اجاگر کیا جائے، جس سے حفظ قرآن کا مزید شوق بھی بیدار ہو۔ الحمدللہ وفاق المدارس العربیہ کے تحت جہاں دیگر درجات کا امتحان منظم انداز میں لیا جاتا ہے؛ اسی معیار اور اہمیت کے ساتھ شعبہ تحفیظ کا امتحان بھی لیا جاتا ہے، اور ہر سال اس شعبہ سے منسلک شرکاء کی تعداد میں نمایاں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ شعبہ تحفیظ کی انہی عالیشان خدمات پر سعودی حکومت کی جانب سے چند برس قبل بہت بڑے ایوارڈ سے بھی وفاق المدارس العربیہ کو نوازا گیا تھا۔ جس میں اہم ترین بات یہ تھی کہ پوری دنیا میں ایک سال میں جس ملک میں سب سے زیادہ قرآن مجید کے حفاظ پیدا ہو رہے ہیں اس میں سرفہرست مملکت خداداد پاکستان تھا، جس سال اس اعزاز سے نوازا گیا اس سال تقریباً پچاس ہزار حفاظ وحافظات نے وفاق المدارس کے تحت امتحان میں شرکت کی۔ جو اَب الحمدللہ ایک لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ وفاق المدارس کا قیام 1959ء میں عمل میں آیا تھا، اور درس نظامی کے فوقانی درجات یعنی عالمیہ سے باقاعدہ یکساں نظام امتحان کا آغاز ہوا تھا، پھر بتدریج دیگر درجات کا اس میں اضافہ ہوتا گیا، اور بعض نئے نصاب بھی شامل ہوئے، جس میں درس نظامی کے بنات یعنی طالبات کیلئے چار سالہ اور بعد میں چھ سالہ نظام بھی شامل ہے، اسی طرح دو سالہ شارٹ کورس یعنی ڈپلومہ کو بھی ''دراسات دینیہ'' کے نام سے شامل کیا گیا، چند برس قبل ''شعبہ تجوید للحفاظ والحافظات'' اور ''تجوید للعلماء والعالمات'' کے مفید ترین نصاب تعلیم بھی شامل ہوئے۔

وفاق المدارس العربیہ کے تحت شعبہ تحفیظ کے امتحان کا باقاعدہ آغاز 1980ء میں کیا گیا۔ الحمدللہ اب تک بیالیس برسوں میں پندرہ لاکھ اٹھارہ ہزار نو سو تیرہ (1518913) حفاظ وحافظات نے تکمیل حفظ کے بعد وفاق

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

المدارس کے تحت امتحان میں شرکت کی ہے۔شعبہ تحفیظ کے امتحان میں مدارس و جامعات کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے گزشتہ سال سے یہ امتحان اب سال میں دو بار لیا جاتا ہے۔وفاق المدارس کے تحت جن درجات کے امتحانات ہوتے ہیں ان کی تعداد بائیس ہے،لیکن یہ سہولت صرف شعبہ تحفیظ کے درجہ کو حاصل ہے جس میں ایک سال میں دو بار امتحان لیا جاتا ہے۔اس شعبہ کی اہمیت یوں بھی زیادہ ہے کہ حفظ کے بعد گردان اور پختگی کے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے تکمیل کے بعد چند ماہ درکار ہوتے ہیں،اس لئے جب سالانہ امتحان کے داخلوں کا آغاز امتحان سے تقریباً چار ماہ قبل شروع ہوتا ہے تو اس وقت ضروری ہے کہ وہ شریک امتحان طالبعلم یا طالبہ حفظ قرآن کی تکمیل کر چکے ہوں،وقت زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے سال میں دو بار اس امتحان کا نظم بنانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

شعبہ تحفیظ کی مسلم اہمیت کے پیش نظر اکابر و قائدین وفاق المدارس کی عرصہ سے خواہش تھی کہ ایسا نظم ترتیب دیا جائے جس سے حفظ قرآن کی عظیم سعادت کا شوق و ذوق مزید اجاگر ہو،کئی بار وفاق المدارس کی جانب سے اہل مدارس سے آراء و تجاویز بھی طلب کی گئیں اور عاملہ کے اجلاسوں میں اس موضوع پر مفصل گفتگو بھی ہوئیں۔

بالآخر گزشتہ سال 27/28 ربیع الاول 1443ھ موافق 3/4 نومبر 2021ء کو جامعہ دارالعلوم کراچی میں ہونے والے مجلس عاملہ کے اجلاس میں باقاعدہ "مسابقات حفظ القرآن الکریم مع التجوید" کا فیصلہ کیا گیا۔اور مجلس عاملہ کے رکن،عظیم دینی درسگاہ جامعہ دارالعلوم اسلامیہ لاہور کے مہتمم،معروف استاذ القراء حضرت مولانا قاری احمد میاں تھانوی حفظہ اللہ کو اس کی عملی صورت پر سفارشات مرتب کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔اس کے بعد 9/شوال 1443ھ موافق 11/مئی 2022ء کو مولانا قاری احمد میاں تھانوی مدظلہ نے اس کی مکمل تفصیلات اور طریقہ کار پر اراکین عاملہ و اکابر وفاق کو اعتماد میں لیا۔جس پر اس اجلاس میں ’’مسابقاتِ حفظِ قرآن‘‘ کے عملی نفاذ کے فیصلہ کی توثیق کی گئی۔اور حضرت قاری صاحب موصوف کو اس کا" کنوینئر "مقرر کیا گیا۔جس میں بنیادی طور پر حفظ قرآن کا شوق پیدا کرنے اور مدارس و جامعات کی اس شعبہ میں خدمات کو اجاگر کرنے کا اصولی فیصلہ صادر کیا گیا۔

مولانا قاری احمد میاں تھانوی حفظہ اللہ کی مشاورت کے بعد طے کیا گیا کہ مرکزی دفتر وفاق کی جانب سے ملحق تمام مدارس و جامعات کو ترغیبی طور پر خط ارسال کرنے کے ساتھ ماہنامہ وفاق المدارس اور دیگر جرائد میں مسابقہ جات کی تشہیر بھی کی جائے۔نیز ابتدائی تیاری کیلئے مسابقہ جات کا تجربہ رکھنے والے مدارس کے ساتھ مل کر وفاق المدارس تجرباتی مسابقوں کا اہتمام بھی کرے گا۔

مجلس عاملہ کے حتمی فیصلہ کے بعد ارباب وفاق المدارس سے مشاورت کے بعد ایک "مرکزی مسابقہ کمیٹی" بنانے کا فیصلہ بھی کیا گیا،جس میں اس شعبہ سے وابستہ تجربہ کار ذمہ داران مدارس کے ناموں پر مفصل غور و خوض کے

بعد کمیٹی کے اراکین کو منتخب کیا گیا۔

اراکین مرکزی مسابقہ:

مرکزی مسابقہ کمیٹی کے اراکین کی اس شعبہ میں انفرادی نمایاں خدمات وکارکردگی کو جہاں بنیادی طور پر پیش نظر رکھا گیا وہیں وفاق المدارس کے سوچ وفکر کی رعایت رکھتے ہوئے تمام صوبوں کو نمائندگی بھی دی گئی۔

مرکزی مسابقہ کمیٹی میں کنوینئر حضرت مولانا احمد میاں تھانوی، اور ڈپٹی کنوینئر مولانا عبدالوحید (سندھ) کو مقرر کیا گیا، جبکہ اراکین میں مولانا مفتی خالد محمود (سندھ) مولانا قاری اخلاق مدنی (اسلام آباد) مولانا قاری عبدالغفور (کے پی کے) مولانا قاری عثمان بدر (کے پی کے) مولانا قاضی نثار احمد (گلگت بلتستان) مولانا قاری غلام رسول (بلوچستان) مولانا قاری خورشید احمد (بلوچستان) مولانا قاری عبدالرحمٰن (سندھ) مولانا محمد فیاض (آزاد کشمیر) شامل ہیں۔

مرکزی مسابقہ کمیٹی کا باضابطہ پہلا اجلاس 11/ستمبر 2022ء بروز اتوار مرکزی دفتر وفاق ملتان میں ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ کی صدارت میں ہوا۔جس میں دو اراکین کراچی سے مولانا مفتی خالد محمود مدظلہ بوجہ علالت اور شہداد پور سے مولانا قاری عبدالرحمٰن مدظلہ بوجہ سیلاب زدگان کی امدادی سرگرمیوں کی بناء پر شریک نہ ہوسکے۔جبکہ کراچی سے مولانا عمران عثمان اور لاہور سے مولانا قاری عثمان آفاق بطور مبصر اور مرکزی ناظم دفتر مولانا عبدالمجید انتظامی رہنمائی کیلئے شریک ہوئے۔

اس کلیدی اجلاس میں "مسابقات حفظ قرآن الکریم مع التجوید" کا پورا نظم، طریقہ کار سمیت جملہ اہم امور مرتب کرنے کے ساتھ عملاً نفاذ کی حتمی ترتیبات بھی طے کی گئیں۔تمام حتمی نکات ان شاء اللہ آگے آئیں گے......اجلاس سے قبل "مرکزی مسابقہ کمیٹی" کے کنوینئر اور ڈپٹی کنوینئر نے ملک بھر میں دورے کرنے کے ساتھ وفاق المدارس کی صوبائی قیادت کی مشاورتوں کے بعد اس شعبہ سے وابستہ اہل افراد کا انتخاب کیا۔نیز اس انتخاب میں وفاق المدارس کے مزاج ونظم کو مدنظر رکھتے ہوئے جس طرح مرکزی مسابقہ کمیٹی میں جہاں تمام صوبوں کو نمائندگی دی وہیں صوبائی کمیٹیوں کا قیام بھی عمل میں لایا گیا، اسی طرح چاروں صوبوں میں وفاق المدارس کے صوبائی نظماء سے بھی مشاورت کے بعد ان کی سرپرستی کا بھی طے کیا گیا۔جس کے تحت "صوبائی مسابقہ کمیٹیاں" بھی تشکیل دی گئیں۔

صوبہ پنجاب کی مسابقہ کمیٹی:

صوبہ پنجاب کے مسابقہ کمیٹی میں مولانا قاضی عبدالرشید مدظلہ (ناظم وفاق المدارس العربیہ پنجاب) کی سرپرستی

اورمولانا قاری احمد میاں تھانوی کی زیرنگرانی میں ان اراکین کو منتخب کیا گیا۔(1)مولانا عثمان آفاق لاہور(2)مفتی محمد خرم یوسف لاہور(3) مولانا مظہر اسعدی بہاولپور(4) قاری عبدالرحمٰن رحیمی ملتان (5) قاری عبداللہ مدنی لاہور(6)مولانا قاری محمد آصف راولپنڈی(7) قاری محمد اطہر لاہور(8) قاری خالق داد دینہ جہلم(9) قاری حماد اللہ ساجد سرگودھا(10) قاری محمد یونس رحیمی فیصل آباد(11) مولانا عامر فاروق عباسی رحیم یارخان(12) قاری محمد سعید گوجرانولہ(13) مولانا کلیم اللہ رشیدی ساہیوال۔

صوبہ خیبر پختونخوا کی مسابقہ کمیٹی:

صوبہ خیبر پختونخوا مسابقہ کمیٹی کے سرپرست حضرت مولانا حسین احمد مدظلہ (ناظم صوبہ وفاق المدارس) اور اراکین میں (1) مولانا قاری غنی الرحمٰن سوات (2) قاری توقیر احمد بٹ خیلہ (3) قاری محمد یوسف مینگورہ (4) قاری محمد معراج پشاور(5) مولانا قاری خیرالبشر مردان (6) مولانا قاری عبدالرؤف پشاور(7) قاری محمد عثمان بدرلکی مروت (8) قاری گل فراز چترال (9) قاری شفیع اللہ اکوڑہ خٹک(10) قاری سید جمال الدین ترندی صوابی (11) قاری غلام فرید کرک (12) قاری عبدالکریم غفاری ڈیرہ اسماعیل خان (13) قاری عبدالوحید ہزارہ شامل ہیں۔

صوبہ سندھ کی مسابقہ کمیٹی:

مسابقہ کمیٹی صوبہ سندھ کے سرپرست حضرت مولانا امداداللہ یوسف زئی مدظلہ (ناظم وفاق المدارس سندھ) اراکین میں(1)مولانا قاری زبیر احمد کراچی(2)مولانا محمد فیصل کراچی(3)مولانا عمران عثمان کراچی(4)مولانا انیس الرحمٰن کراچی(5) قاری محمد الیاس کراچی(6)مفتی عمر فاروق کراچی(7)مولانا قاری جمیل احمد بندھانی سکھر (8) مولانا طارق خالد محمود سومرو لاڑکانہ(9) مولانا قاری محمد اسامہ حیدرآباد(10) مولانا قاری عطاء الرحمٰن کراچی(11)مولانا قاری ھارون الرشید کراچی(12)مولانا اسامہ خطیب شامل ہیں۔

صوبہ بلوچستان کی مسابقہ کمیٹی:

مسابقہ کمیٹی بلوچستان کے سرپرست مولانا صلاح الدین ایوبی مدظلہ(ناظم وفاق المدارس بلوچستان) ہیں، جبکہ اراکین میں (1) مولانا عطاء اللہ پشین (2) مولانا عبدالصمد چمن (3) مولانا حاجی عبدالقاہر پشین (4) قاری اختر محمد کوئٹہ(5) مولانا عبدالظاہر پشین (6) قاری محمد انور منور گوادر(7) مولانا قاری غلام رسول (8) مفتی کفایت اللہ نصیر آباد(9) مولانا محمد طاہر کوئٹہ(10) قاری محمد خورشید کوئٹہ(11) قاری محمد عیسی خضدار(12) قاری محمد

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

انور الحسنی شامل ہیں۔

صوبہ گلگت بلتستان و آزاد کشمیر کی مسابقہ کمیٹی:

حضرت مولانا سعید یوسف مدظلہ (مرکزی نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان) سر پرست اور مولانا قاضی نثار احمد (رکن مجلس عاملہ) نگران......اور ارکین مسابقہ کمیٹی گلگت بلتستان و آزاد کشمیر میں (1) مولانا قاری محمد اسحاق پلندری (2) قاری محمد سلیم شاہد راولاکوٹ (3) قاری محبوب حیات پونچھ (4) مولانا سیف الرحمٰن نیلم (5) قاری محمد عابد میر پور (6) مولانا شمس الحق باغ (7) مولانا فیض الحق دیامر گلگت (8) قاری عامر ملی کشروٹ گلگت (9) قاری غلام حیدر سکردو (10) قاری محمد امتیاز جگلوٹ (11) مولانا اکرام اللہ استور (12) قاری عطاء الرحمٰن غذر شامل ہیں۔

مسابقہ کا طریقہ کار:

ملتان میں ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ کی صدارت میں مرکزی مسابقہ کمیٹی کے اراکین کے ساتھ تفصیلی مشاورت کے بعد انفرادی و اجتماعی نظم کا طریقہ کار بھی طے کیا گیا۔

انفرادی طریقہ کار کے مطابق (1) سولہ سال یا اس سے کم عمر کا ہر وہ طالبعلم شریک ہوسکتا ہے جو وفاق المدارس سے ملحق ادارہ سے تعلق رکھتا ہو (2) ہر شریک طالبعلم کی وضع قطع شریعت کے مطابق ہونا لازمی ہے (3) مسابقہ میں شرکت کیلئے پندرہ (15) ستمبر 2022ء سے سترہ (17) اکتوبر 2022ء تک رجسٹریشن فارم پر کر کے انتظامی اخراجات کیلئے پانچ سو روپے فیس دفتر وفاق کو ارسال کرنا ضروری ہے (بعد میں اس تاریخ میں تین یوم کا مزید اضافہ بھی کیا گیا) (4) رجسٹریشن فارم کے ساتھ ب فارم یا عمر کے تعین کیلئے ضروری شناخت بھی اس فارم کے ذریعہ ضروری قرار دی گئی۔

نیز شرائط پر پورا اترنے والے ایک ادارہ سے ایک سے زائد طلباء بھی اس مسابقہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ (5) مسابقہ سے قبل تمام شرکاء کیلئے رجسٹریشن کارڈ کا اجراء بھی کیا جائے گا جو مسابقہ شروع ہونے سے قبل مقامی مسابقہ کمیٹی کے اراکین دیں گے، اس کارڈ میں صرف رجسٹریشن نمبر اور فوٹو لگایا گیا تاکہ اس کی یا ادارہ کی شناخت منصفین کو بھی نہ ہو سکے۔ (6) ہر مسابقہ میں جس شریک کو تلاوت کیلئے بلایا جائے گا وہ اس کے رجسٹریشن نمبر کے ذریعے بلایا جائے گا (7) جس طالبعلم کا رجسٹریشن نمبر جب پکارا جائے گا تو وہ وفاق المدارس کے لفافہ میں سیل شدہ سوالات منصفین کے حوالہ کرے گا (وہ تمام لفافے ایک نمایاں جگہ پر رکھے جائیں گے) منصفین اس لفافہ میں سوالات سے

پوچھیں گے (8) سوالات ہر دس پارہ میں سے ایک ہوگا، اور اس میں مقدار بھی درج ہوگی (9) سوالات کی مقدار ڈویژنل مسابقوں میں پہلا سوال پندرہ (15) سطور، دوسرا دس (10) اور تیسرا آٹھ (8) سطور پر بنائے گئے ہیں۔(9) صوبائی مراحل کیلئے مقدار تینوں سوالات آٹھ سطور پر مشتمل ہونگے (10) قومی مسابقہ میں مقدار پہلا سوال پندرہ دوسرا اور تیسرا سوال آٹھ سطور پر ہونگے۔(11) ہر مرکز مسابقہ میں تین منصفین ہونگے۔ان کے انتخاب کا طریقہ کار اور دیئے جانے والے نمبرات کا مکمل ضابطہ بھی مسابقہ کمیٹی کی جانب سے پیش کیا گیا، نیز حضرت مولانا قاری احمد میاں تھانوی حفظہ اللہ کی نگرانی میں منصفین کیلئے تربیتی نشستوں کا اہتمام بھی مسابقہ کمیٹی کی جانب سے کیا گیا۔

منصفین کا انتخاب:

1) مرکزی مسابقہ کمیٹی صوبائی کمیٹیوں کی جانب سے پیش کردہ ناموں میں سے ایسے منصفین کا انتخاب کرے گی جو مستند قاری ہونے کے ساتھ ساتھ کم از کم پانچ سالہ تدریس کا تجربہ رکھتے ہوں۔

2) منصفین کے انتخاب کے بعد حضرت مولانا قاری احمد میاں تھانوی حفظہ اللہ کی نگرانی میں تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا جائے گا۔جس میں منصفین کو قواعد وضوابط تحریری شکل میں بھی فراہم کیے جائیں گے۔

3) کوئی بھی منصف اپنے متعلقہ ڈویژن کے مسابقہ میں بطور ممتحن یا منصف شرکت نہیں کرے گا۔

4) ہر ڈویژن کے ذمہ داران اپنے متعلقہ ڈویژن سے پانچ منصفین کے نام مع ادارہ اور تعلیمی وتجویدی خدمات کے ساتھ مرکزی مسابقہ کمیٹی کے کنوینئر کو ارسال کریں گے۔ان ناموں میں کارکردگی، معیار اور تجربہ کی بنیاد پر ان کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔

5) نتائج کی حتمی تیاری کیلئے منصفین کے ساتھ مسابقہ کمیٹی کے اراکین میں سے نگران مقرر کیے جائیں گے۔ جو فوری اور بروقت نتائج کی تیاری سمیت نمبرات کی جانچ پڑتال کا کام کریں گے۔کوشش کی جائے گی کہ ڈویژنل مسابقوں کے نتائج کا اعلان مسابقہ کے اختتام پر کردیا جائے۔

6) مسابقہ کے بعد تمام نتائج دفتر وفاق ملتان کو ارسال کردیئے جائیں گے۔ جہاں ان کا ریکارڈ ایک سال تک محفوظ رکھا جائے گا۔

راہنمائی برائے منصفین:

(1)...... ہر متسابق سے 15 سطری مصحف سے 3 سوالات سنے جائیں گے (سوالات کی مقدار سے متعلق

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

تفصیلات اوپر لکھ دی گئی ہیں)

(2)......**نمبرات کی کٹوتی کا ضابطہ**

غلطی چاہے آیت کی تبدیلی ہو یا کلمے کی تبدیلی ہو یا حرف کی تبدیلی یا حرکت کی تبدیلی ہو غلطی ہی شمار ہوگی۔ اگر طالب علم بغیر لقمہ لئے آیت درست کرے گا تو اس پر ایک (1) نمبر کٹے گا اور اگر مطلوبہ آیت بتانی پڑے تو مزید دو (2) نمبر کٹ جائیں گے۔ اٹکن پر ایک (1) نمبر کاٹا جائے گا، غلطی بتانے پر کل نمبرات میں سے دو (2) نمبر کاٹے جائیں گے۔

(3)......نمبرات درج کرنے کا طریقہ اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ اٹکن کے خانے میں ایک (1) صفر (0) اور غلطی کے خانے میں دو (2) صفر (0) درج کئے جائیں گے، گویا کہ مجموعی طور پر تین (3) نمبرات کی کٹوتی ہوگی۔

(4)......**آیت کی تبدیلی کا مفہوم**:......آیت کی تبدیلی پر تنبیہ کی جائے گی، مائیک پر دستک کے ذریعے آیت کی تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ مطلوبہ آیت کے بجائے کسی دوسری آیت کو پڑھنا شروع کردے مثلاً "ان الذین کفروا" کی جگہ "ان الذین امنوا" پڑھے۔

(5)......**کلمہ کی تبدیلی کا مفہوم**..... یہ ہے کہ کلمہ قرآنی "منکم" کی جگہ "منہم" اور "یعلمون" کی جگہ "تعلمون" پڑھنا۔

(6)......**حرف کی تبدیلی کا مفہوم**..... حرف کی تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ قریب المخرج حروف کو آپس میں تبدیل کردینا۔ جیسا کہ "ق" کی جگہ "ک"۔۔۔۔"س" کی جگہ "ص" اور "ع" کی جگہ "ہمزہ" پڑھنا۔

(7)......**حرکت کی غلطی**.... حرکت کی تبدیلی کی غلطی سے مراد یہ ہے کہ زبر، زیر اور پیش کو ایک دوسرے سے تبدیل کردینا۔

(8)......**مدمتصل ومدمنفصل کی مقدار**

مدمتصل ومدمنفصل کی مقدار چار (4) حرکات کے برابر ہوگی یہ بھی خیال رکھا جائے کہ مدمنفصل کی مقدار مدمتصل سے زیادہ نہ بڑھ جائے۔

مدلازم کی مقدار چھ (6) حرکات ہوگی۔ ایسے ہی غنہ کی مقدار دو (2) حرکات کے برابر ہوگی ان مقداروں میں کمی پیشی کی صورت میں فی غلطی ایک (1) نمبر کاٹ لیا جائے گا۔ تلاوت کے دوران مدعارض وقفی کی مقدار ہر جگہ یکساں رکھی جائے گی یعنی پہلی آیت میں قصر اختیار کی تو آگے سب آیات میں قصر ہی مقدار رکھی جائے، اسی طرح اگر پہلی آیت میں توسط اختیار کیا تو آگے سب آیات میں توسط ہی مقدار رکھی جائے۔ اور اسی طرح اگر پہلی آیت میں

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

طول اختیار کی تو آگے سب آیات میں طول ہی مقدار رکھی جائے......قصر،توسط،طول ورنہ فی غلطی ایک (1) نمبر کاٹ لیا جائے گا۔

(9) احکام التجوید کے کل پچیس (25) نمبرات اور لہجہ کے کل پندرہ (15) نمبرات اور سوالات کے کل ساٹھ (60) نمبرات ہیں اس طرح مجموعہ سو (100) نمبرات ہر جج کے پاس ہوئے۔

منصف حضرات اغلاط کی نشاندہی نمبرات شیٹ پر درج جدول کے خانوں میں بذریعہ صفر (0) واضح کرینگے تاکہ تمام صفروں کو جمع کر کے استحقاق کے خانے میں کل نمبرات سے کٹوتی کر کے مابقیہ استحقاقی نمبرات لکھیں گے مثلاً بیس (20) صفر لگے تو استحقاقی نمبرات اسی (80) شمار ہونگے۔

(10) دو طلباء کے نمبرات برابر آنے کی شکل

کسی بھی پوزیشن پر دو طلباء یا زیادہ کے یکساں نمبر آنے کی صورت میں متسابقین کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے گی۔مثلاً اول دو (2) طلباء آئے ہیں تو اس صورت میں قرعہ اندازی کے ذریعے ایک کو "اول" اور دوسرے کو "دوم" قرار دیا جائے گا اس طرح بالترتیب "دوم" والا طالب علم "سوم" ہو جائے گا اور "سوم" والا "چہارم" کے درجہ پر منتقل ہو جائے گا۔

نمبرات جب مکمل کر لیں تو تینوں جج باہمی مشورہ کر لیں کہ کسی کے نمبر ضرورت سے زیادہ تو نہیں ہیں۔

نوٹ:......ان تمام اُمور کے نمبرات لگاتے وقت پوری یکسوئی سے سماعت قرآن کا اہتمام کیا جائے۔ورنہ یہ باریکیاں نوٹ کرنے میں سہو ہو جانے کا قوی امکان ہے۔منصفین کو دوران تلاوت پوری توجہ ملحوظ رکھنی ہوگی کسی قسم کی گفتگو اور تبصرہ نہ کیا جائے۔جس کی وجہ سے حقدار طلباء کا اپنے حق سے محروم ہو جانے کا خدشہ ہے۔

پچاسی (85) فیصد سے کم نمبر لینے والا متسابق پوزیشن لینے کا حقدار نہیں ہوگا۔

انتخاب طلباء اور انعامات کی تفصیلات:

طلباء کے انتخاب کا طریقہ کار اور ان کو دیئے جانے والے انعام کی تفصیلات بھی طے کی گئیں۔

1)......پوزیشن حاصل کرنے کیلئے مجموعی طور پر پچاسی ٪85 فیصد نمبرات کا حصول ضروری ہے۔جو تینوں منصفین کے مجموعی نمبرات کے حساب سے ہوگا۔یعنی مجموعی طور تین منصفین کے مجموعی نمبرات دو سو پچپن (255) ہونگے تو پوزیشن کا استحقاق ہوگا۔مجموعی طور پر اس سے کم نمبر پوزیشن نہیں دی جائے گی۔

2)......پوزیشن ہولڈرز طلباء میں مجموعی طور پر یکساں نمبرات آنے پر قرعہ اندازی کی جائے گی۔جس کا نام آیا وہ

اس پوزیشن پر رھے گا جبکہ دوسرا نچھلی پوزیشن پر چلا جائے گا۔یعنی اگر اول پوزیشن پر دوطلباء کے مجموعی نمبرات یکساں ہونگے تو قرعہ اندازی میں جس کا نام آیا وہ اول اور دوسرا دوم پوزیشن پر شمار ہوگا۔اور جو پہلے سے دوم تھا وہ سوم پوزیشن پر چلا جائے گا۔

3)......ہر ڈویژن میں چالیس(40) سے ستر(70) تک شرکاء پر چھ(6) پوزیشنیں دینا طے ہوا۔اگر ڈویژن میں مطلوبہ تعداد نہ ہو تو قریب کے ڈویژن کے ساتھ اس کو ضم کیا جائے گا۔نیز اگر ایک ڈویژن میں شرکاء کی تعداد زیادہ ہو تو یومیہ تعداد کی مناسبت سے سینٹر یا جہاں مسابقہ ہوگا اس میں متعلقہ کمیٹیاں مشاورت سے اضافہ کرنے کی مجاز ہونگی۔یعنی ایک دن میں تیس(30) سے چالیس(40) تک شرکاء شریک مسابقہ ہونگے،اگر زیادہ تعداد ہو تو اس مناسبت سے ایک ہی ڈویژن میں سینٹر کی تعداد میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

4)......ہر ڈویژن میں ستر سے زائد شریک میں ہر پندرہ(15) پر ایک پوزیشن کا اضافہ ہوگا۔یعنی اگر پچاسی (85) تعداد ہو تو چھ کے بجائے سات پوزیشن ہونگی،اسی طرح اوپر کی سطح پر اضافہ ہوگا۔

5)......ڈویژنل مسابقہ میں اول کو پانچ(5000) ہزار،دوم کو چار(4000) ہزار،سوم کو تین(3000) ہزار روپے اور بقیہ پوزیشن ہولڈرز کو بھی دودو(2000) روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

6)......تمام شرکاء مسابقہ کو وفاق المدارس کی جانب سے شرکت کا سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے گا۔

7)......صوبائی سطح پر ہونے والے مسابقات دو مراحل میں ہونا طے پایا۔جس میں ابتدائی مرحلہ میں ڈویژنل سطح پر تمام پوزیشن ہولڈرز کے مابین مسابقہ ہوگا۔پھر اس ابتدائی مرحلہ کے تمام شرکاء میں سے ہر مرتفع دس (10) طلباء سے بارہ(12) صوبائی حتمی مرحلہ کیلئے منتخب ہونگے۔(یہاں مشاورت کے بعد صوبوں میں تعداد شرکاء کو مدنظر رکھتے ہوئے پنجاب، کے پی کے،سندھ میں دس(10) سے بارہ(12) جبکہ بلوچستان سے چھ(6) سے سات(7) طلباء اور گلگت بلتستان وآزاد کشمیر سے مشترکہ طور پر چھ(6) پوزیشن ہولڈرز حتمی مرحلہ میں شریک کئے جائیں گے)

8)......صوبائی مسابقہ میں حتمی اور فیصلہ کن مرحلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے ہر صوبہ سے تین(3) پوزیشن ہولڈرز قومی مسابقہ کیلئے منتخب ہونگے۔

9)......صوبہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے اول کو تیس(30000) ہزار،دوم کو پچیس(25000) ہزار،سوم کو بیس(20000) ہزار روپے نقد انعام اور ادارہ کی جانب سے نشان اعزاز سے بھی نوازا جائے گا۔نیز صوبائی پوزیشن پر الگ سے سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے گا۔

10)......صوبہ گلت بلتستان اور آزاد کشمیر کے ڈویژنل مسابقوں میں پوزیشن ہولڈرز کے ابتدائی مرحلہ میں شرکت اور پوزیشن کے بعد حتمی مرحلہ کیلئے تین تین منتخب طلباء کے مابین فیصلہ کن مسابقہ اسلام آباد میں ہوگا۔ جس میں تین (3) پوزیشن ہولڈرز قومی مسابقہ کیلئے منتخب ہونگے.

11)......قومی مسابقہ اسلام آباد میں ہوگا۔ جس میں مجموعی طور پر پندرہ (15) طلباء شریک ہونگے۔

12)......قومی مسابقہ میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر ڈیڑھ لاکھ (150000) روپے، دوم کو ایک لاکھ پچیس (125000) روپے اور سوم کو ایک لاکھ (100000) روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ جبکہ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے اساتذہ کو بھی ان کے مساوی نقد انعام دیا جائے گا۔

13)......قومی مسابقہ میں پوزیشن حاصل کرنے علاوہ بقیہ بارہ (12) شرکاء کو بھی دس دس (10000) ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ اور تمام شرکاء کو وفاق المدارس کی جانب سے نشان اعزاز (اعزازی شیلڈ) کے ساتھ شرکت کا خصوصی سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے گا۔

14)......قومی مسابقہ میں شریک طلباء کو اے سی بس کا کرایہ بھی دیا جائے گا۔

15)......پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے اداروں کے سربراہوں کو بھی وفاق المدارس کی جانب سے اعزازی شیلڈ دی جائے گی۔

مسابقات کے آغاز کا پہلا مرحلہ:

امسال یعنی 2022ء ملک بھر میں پہلے مرحلہ میں ڈویژنل سطح پر ہونے والے مسابقوں کی تاریخ 22/ نومبر بروز منگل سے 24/ نومبر بروز جمعرات رکھی گئی۔

مسابقوں کے آغاز سے قبل مشاورت کے بعد ڈویژن کی تقسیم کو مطلوبہ معین تعداد کے حساب سے طے کیا گیا جبکہ بعض بڑے شہروں میں تعداد کافی زیادہ ہونے کی وجہ سے ڈویژن کے حجم کو کم کر کے تعداد کو مساوی تقسیم بھی کیا گیا۔ جس طرح خیبر پختونخوا میں مالاکنڈ ڈویژن کو چھ، پشاور ڈویژن کو چار، لاہور کو چار، راولپنڈی کو تین، کراچی کو چھ ڈویژن یعنی زون میں تقسیم کیا گیا۔

یہاں اس بات کو بھی پیش نظر رکھا جانا ضروری ہے کہ ملک کے اکثر حصوں میں سیلاب کی بدترین صورتحال بھی تھی، جس کی وجہ سے کافی مدارس متاثر رہے، اور ان مسابقات میں تحفیظ کے مدارس کی تعداد زیادہ شریک رہی ہے، اس لئے بعض ڈویژن میں سیلاب کی بدترین صورتحال کے پیش نظر بھی تعداد کم تھی، اور بعض میں حیران کن طور پر

زیادہ تھی۔اسی بناء پر اکابرین وفاق نے رجسٹریشن کی تاریخ میں تین روز کا اضافہ بھی کیا تھا۔

17 / نومبر 2022ء کو مرکزی مسابقہ کمیٹی اور وفاق المدارس کی قیادت کی باہمی مفصل مشاورت کے بعد مرکزی دفتر ملتان سے مسابقہ کے حوالہ سے ایک تحریر لکھی گئی جس میں طے کردہ بعض اہم امور درج کئے گئے جو ملک بھر کی مسابقہ کمیٹیوں سمیت متعلقہ افراد کو ارسال کئے گئے۔

اس تحریر کے مندرجات یہ ہیں:

"ملک بھر میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت ہونے والے مسابقات حفظ القرآن الکریم مع التجوید کے ڈویژنل سطح پر ہونے والے مسابقہ کیلئے مسابقہ کمیٹی کے کنوینئر حضرت مولانا قاری احمد میاں تھانوی مدظلہ کا متعلقہ اراکین سے مشاورت کے بعد درج ذیل نکات طے ہوئے ہیں:

1)......مسابقوں میں پوزیشن کیلئے مجموعی نمبرات میں کم از کم ٪85 فیصد کا حصول لازمی ہے۔اور اس معین فیصد یا اس سے زائد والا ہی اگلے مرحلے کیلئے منتخب ہوگا۔

(2)......ہر ڈویژن میں چالیس (40) سے لیکر ستر (70) کی تعداد میں صوبائی سطح پر مسابقہ کیلئے چھ (6) پوزیشنیں دی جائیں گی۔اور اس تعداد سے زائد پر ہر پندرہ (15) طلباء پر ایک پوزیشن کا اضافہ ہوگا۔

3)......ایک جیسے نمبر آنے پر قرعہ اندازی کے ذریعہ اگلے مسابقہ کیلئے منتخب کیا جائے گا۔یعنی ایک جیسے نمبر آنے پر جس شریک کا نام نکلے گا وہ اپنی پوزیشن پر بحال رہے گا اور دوسرا ایک درجہ نیچے پوزیشن پر آ جائے گا۔(یعنی اول پر اگر دو ہیں تو قرعہ اندازی میں جس کا نام آئے گا وہ اول پر برقرار اور دوسرا دوم پوزیشن پر آ جائے گا،اور جو پہلے سے دوم تھا وہ سوم پر چلا جائے گا)

4)......جن ڈویژن میں مطلوبہ تعداد چالیس سے کم ہوگی ان کو مسابقہ کیلئے قریبی ڈویژن میں ضم کیا جائے گا"

اس تحریر کی وضاحت سے تعداد کے حوالہ سے جو سوالات تھے وہ رفع ہو گئے۔

الحمدللہ حسب ترتیب ملک بھر میں ڈویژنل سطح پر کامیاب ترین مسابقات کا انعقاد ہوا۔

ڈویژنل سطح کے کامیاب انعقاد کے بعد دوسرے مرحلہ کیلئے بھی بعض ضروری امور طے کئے گئے۔

اس دوسرے مرحلہ کیلئے جو تاریخیں ابتدائی مشاورت میں طے ہوئی تھیں وہ صوبائی حتمی مرحلہ کی مناسبت سے 4 / دسمبر تا 15 / دسمبر 2022ء تھیں۔لیکن ڈویژنل سطح پر ہونے والے مسابقات کے نتائج کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت ناظم اعلی مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ کے ساتھ 27 / نومبر 2022ء کو جامعہ دارالعلوم کراچی میں مرکزی مسابقہ کمیٹی کے کنوینئر مولانا قاری احمد میاں تھانوی،مولانا عبدالوحید،راقم طلحہ رحمانی ودیگر کی تفصیلی

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مشاورت کے بعد صوبائی مسابقوں کو دو مراحل میں کرنے کا طے ہوا۔جس میں پہلے مرحلے میں ڈویژنل سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے تمام شرکاء کے مابین دوبارہ مسابقہ کا طے کیا گیا۔اور یہ مسابقہ صوبوں کے تمام پوزیشن ہولڈرز کے مابین ہونا طے ہوا۔اور ان میں جو ٹاپ نمبرات حاصل کرنے والے ہونگے ان کے درمیان حتمی مسابقے صوبوں کے صدر مقام پر منعقد ہونگے۔حتمی مسابقہ کیلئے سینٹرز کے مراکز اور شرکاء کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے کم از کم چھ سے بارہ تک طلباء منتخب کئے جائیں گے۔دوسری اہم بات یہ کہ اگر ٹاپ پوزیشن ہولڈرز میں نمبرات یکساں ہونگے اور ان کی مجموعی تعداد کی مناسبت سے بھی حتمی تعداد طے کی جائیں گی۔یعنی بالکل آخری درجہ پر دو پوزیشنیں ہونگی تو منصفین کے نتائج پر مذاکرہ کیا جائے گا،اس میں اگر نمبرات کا فرق ہوا تو ٹھیک ورنہ ایک پوزیشن کا صوبائی حتمی مرحلے میں اضافہ کیا جائے گا۔بصورت دیگر حتمی تعداد طے کردہ ہوگی۔

یہاں ایک اہم بات یہ بھی پیش نظر رہے کہ صوبائی مراحل کیلئے سوالات اور اس کی مقدار پرنٹ شدہ تھی،صوبائی سطح کے دونوں مراحل کیلئے تینوں سوالات کی مقدار آٹھ آٹھ سطور تھیں،اور یہ آٹھ سطور سوالات والے گوشواروں کے ساتھ لف تھے،اور سوالات کے اسی پرنٹ پر اٹکن،غلطی،مدوغنہ سمیت طے کردہ اصولوں کے مطابق درج تھی،یعنی اگر کسی شریک مسابقہ کی اٹکن آئی ہے تو اس کے ایک نمبر کی کٹوتی ہوگی تو وہ ایک نمبر تینوں منصفین کے گوشواروں میں حذف ہونا ضروری ہوگی،اسی طرح غلطی اور اضافی اٹکن وغیرہ پر یکساں اندراجات اسی گوشوارے میں موجود ہے،اب اگر دو منصفین نے جس اٹکن یا غلطی کے نمبر کاٹے ہیں تو وہ تیسرے منصف صاحب کے گوشوارے میں بھی لازمی حذف شدہ ہونا چاہئیں۔

اس لئے اختتام مسابقہ پر نتائج کے حتمی اعلان سے قبل تینوں منصفین کا "نگران مسابقہ" کے ساتھ مذاکرہ کی ترتیب رکھی گئی۔اگر "مد" کی کمی یا زیادتی اور "غن" اور عدم "غن" کا اندازہ ہوا تو یہ کسی منصف کی فنی مہارت اور صوابدید پر منحصر ہوگا۔ممکن ہے کہ مد کی کمی یا زیادتی کو کسی ایک منصف نے محسوس نہ کیا ہو،تو ایسی صورت میں اگر ان تمام ضوابط کو سامنے رکھتے ہوئے آخری درجہ کی پوزیشن یکساں ہوں تو پھر صوبائی حتمی مرحلہ میں ایک پوزیشن کا اضافہ ممکن ہے۔

یہاں اس قدر تفصیل اس لئے تحریر کی تاکہ صوبے کے مخصوص کوٹے میں ایک آدھ پوزیشن کی کمی اور زیادتی کے طریقہ کار کو سمجھنا ہر ایک کیلئے آسان ہو۔یہاں یہ بات بھی پیش نظر رکھی جائے کہ یہ اصول صوبائی سطح کے دو مراحل کیلئے طے کئے گئے۔جبکہ ڈویژنل میں حسب سابق تھے اور آگے ہونے والے اہم ترین قومی مسابقہ کیلئے بھی طے

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

کردہ صورت حسب ضابطہ پہلے سے وضع کردہ موجود ہے۔

ڈویژنل مسابقات کے مراکز:

مسابقہ کمیٹی کی کوششوں سے جن مراکز کا انتخاب کیا گیا وہاں کے منتظمین نے مثالی انتظامات کئے۔مثالی نظم و ضبط کے ساتھ کئی سہولیات کی فراہمی میں ان اداروں کا تعاون بھی مثالی بلکہ ایک سے بڑھ کر ایک تھا۔

جس میں آنے والے طلباء اوران کے مدرسہ و جامعہ سے آنے والوں کیلئے قیام وطعام کی سہولیات بھی رکھی گئیں۔

منصفین اور نگران حضرات کیلئے تمام ضروری اشیاء کی دستیابی کو یقینی بنایا گیا۔اس میں مسابقہ کمیٹی نے ادارے والوں سے مستقل مشاورت کے بعد تمام سہولیات کی فراہمی کیلئے جو بھی تعاون کرنے کا کہا وہ پورا کیا گیا......جس میں ساؤنڈ سسٹم، جنریٹر، منصفین وشرکائے مسابقہ اور نگران حضرات کیلئے نشستوں کی ترتیب کے خوبصورت نظم سمیت ہر ضرورت وسہولت اس میں شامل تھی۔اسی طرح آنے والے معزز مہمانان گرامی کے اعزاز واکرام کا بھی شاندار انتظام کیا گیا۔

جن اداروں میں مراکز قائم ہوئے ان میں بعض میں دو دو دن اور بعض میں تین دن بھی مسابقہ جاری رہا۔جن مدارس وجامعات میں مسابقہ کے مراکز قائم ہوئے ضروری ہے کہ ان کا نام لکھا جائے، ان شاءاللہ ان کی اس خدمت پر وفاق المدارس کے قائدین کی جانب سے تحسینی خطوط بھی لکھے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ ان تمام مراکز کے مہتممین و منتظمین کو خوب خوب جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

مراکز سابقہ......

(1) جامعہ دارالعلوم سبیل الہدیٰ I-9-1، اسلام آباد (2) جامعہ محمدیہ F-6، اسلام آباد (3) جامعہ فاروقیہ دھمیال کیمپ، راولپنڈی (4) جامعہ اسلامیہ ہائی اسکول، لیاقت باغ، راولپنڈی (5) جامعہ مسجد گلشن دادن خان، مری روڈ، راولپنڈی (6) جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ کامران بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور (7) اقراء روضۃ الاطفال فیروز پور روڈ، لاہور (8) جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن، رحیم یارخان (9) جامعہ قاسمیہ رتہ روڈ نزد پاپولر نرسری، گوجرانوالہ (10) معہد الحسن بیت النور، لاہور (11) جامعہ مدینۃ العلم پرانی بکرا منڈی، فیصل آباد (12) جامعہ رشیدیہ، ساہیوال (13) جامعہ دارالعلوم زکریا نزد سیکنڈری بورڈ، سرگودھا (14) جامعہ مدنیہ قدیم کریم پارک، لاہور (15) جامعہ اسعد بن زرارہؓ، بہاولپور (16) عیدگاہ ملتان، کینٹ ملتان (17) جامعہ سیدنا سلمان فارسی،

ڈیرہ غازی خان(18) جامعہ خالد بن ولید رنگ روڈ، پشاور (19) جامعہ امدادالعلوم جامع مسجد درویش، صدر پشاور(20)مدرسہ ضیاء القرآن مردان روڈ، چارسدہ (21) جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ، اضاخیل (22) دارالعلوم انجم تعلیم القرآن، کوہاٹ (23) مسجد حافظ جی بیرون لکی گیٹ بنوں، ڈسٹرکٹ کونسل ہال، ایبٹ آباد (24) جامعہ قاسم العلوم کٹی گڑی، مردان (25) مدرسہ ریاض القرآن، سنگدرے (26) مدرسہ حفظ القرآن اسمٰعیلیہ، صوابی (27)مدرسہ سیدناصدیق اکبرقاضی پلازہ، تیمرگرہ (28)مدرسہ عربیہ کاشف العلوم، شگوئی (29) جامعہ تعلیم الاسلام حافظ آباد، کانجو (30) مدرسہ تعلیم القرآن، مینگورہ سوات (31) مدرسہ عربیہ دارالتقویٰ، بریکوٹ (32) مدرسہ بنوریہ بٹ خیلہ، مالاکنڈ (33) جامعہ اسلامیہ نصرۃ الاسلام عیدگاہ روڈ، گلگت (34) جامع مسجد دومیل، مظفرآباد آزاد کشمیر(35) جامعہ دارالعلوم تعلیم القرآن، ضلع باغ آزاد کشمیر(36) جامعہ اسلامیہ F-2، میرپور آزاد کشمیر (37) جامع مسجد ابوذرغفاریؓ، کوئٹہ (38) مدرسہ انوارالعلوم حقانیہ، ژوب قلعہ سیف اللہ (39) جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ، لورالائی (40) جامع مسجد کلی غریب آباد ضلع نوشکی (41) جامعہ کنزالعلوم یارو ضلع پشین (42) مدرسہ دارالعلوم آبسر، تربت مکران (43) جامعہ دارالعلوم کراچی کورنگی، کراچی (44) جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی (45) جامعہ سعیدیہ، زمزمہ کلفٹن کراچی (46) جامعہ فاروقیہ فیز2، حب ریورروڈ، کراچی (47) دارالعلوم شفیق الاسلام، گڈاپ ٹاؤن، کراچی (48) مدرسہ تقویۃ الایمان جامع مسجد تقویٰ واٹر پمپ، کراچی (49) جامعہ الصفہ سعید آباد، کراچی (50) دارالعلوم عثمانیہ لانڈری روڈ نیو حیدرآباد سٹی حیدرآباد (51) جامعہ دارالعلوم سکھر ڈی ایچ اے، سکھر (52) جامعہ دارالعلوم حسینیہ، شہدادپور ضلع سانگھڑ (53) جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث، لاڑکانہ۔

صوبائی سطح کے دومراحل کی ترتیب:

ڈویژنل سطح پر پہلے مرحلہ کے بعد دوسرے مرحلہ کیلئے جو تاریخیں ابتدائی مشاورت میں طے ہوئی تھیں وہ صوبائی حتمی مرحلہ کی مناسبت سے 4/دسمبر تا 15/دسمبر 2022ء تھیں۔لیکن ڈویژنل سطح پر ہونے والے مسابقات کے نتائج کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ کے ساتھ 27/نومبر 2022ء کو جامعہ دارالعلوم کراچی میں تفصیلی مشاورت کے بعد صوبائی مسابقوں کو دومراحل میں کرنے کا طے ہوا۔جس میں پہلے مرحلے میں ڈویژنل سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے تمام شرکاء کے مابین دوبارہ مسابقہ کا طے ہوا جس کو صوبائی ابتدائی مرحلہ کا نام دیا گیا۔اور یہ مسابقہ صوبوں کے تمام پوزیشن ہولڈرز کے مابین کئے جانا بھی طے

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ہوا۔اس بارے میں دوران مشاورت کئی آراء وتجاویز سامنے آئیں ان کی روشنی میں اس ایک اضافی مرحلہ کی ترتیب بنائی گئی۔اس میں ڈویژنل کے تمام پوزیشن ہولڈرز کے مابین مسابقہ کا طے ہوا، جو صوبوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے تین سے چار دن میں منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔صوبوں کے تمام پوزیشن ہولڈرز کے مابین اس ''ابتدائی مرحلہ'' کا نتیجہ اجتماعی ہوگا، اور حتمی وفیصلہ کن صوبائی مرحلہ کی تعداد کا تعین بھی کیا گیا۔

اس حتمی مسابقہ کیلئے صوبوں کے سینٹرز کے مراکز اور شرکاء کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے کم از کم چھ سے بارہ تک طلباء کو منتخب کئے جانے کا فیصلہ ہوا۔دوسری اہم بات یہ بھی طے ہوئی کہ اگر ٹاپ پوزیشن ہولڈرز میں نمبرات یکساں ہونگے اور ان کی مجموعی تعداد کی مناسبت سے حتمی تعداد کو دیکھا جائے گا۔اگر دس سے اوپر کے نمبرات یکساں ہونگے تو دس کے ساتھ گیارویں پوزیشن بھی ہوگی، اسی طرح مزید ایک پوزیشن کا اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے، اسی اصول کے تحت سندھ میں گیارہ پوزیشنیں اور پنجاب میں بارہ حتمی مرحلہ کیلئے منتخب ہوئیں، جبکہ گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر کا کوٹہ بھی حتمی مرحلہ کیلئے چھ کا تھا وہاں بھی ایک اضافہ ہوا اور حتمی مرحلے میں سات طلباء شریک ہوئے۔

ڈویژنل سطح پر صوبہ سندھ میں پینسٹھ (65) پنجاب میں اکیاسی (81) کے پی کے میں ایک سو ایک (101) بلوچستان میں ستائیس (27) آزاد کشمیر میں سترہ (17) صوبہ گلگت بلتستان میں بارہ (12) پوزیشنیں آئیں۔مذکورہ تمام شرکاء یعنی تین سو ایک (301) کے مابین صوبائی سطح پر پہلے مرحلہ میں ہر پوزیشن ہولڈر شریک ہوا۔

ڈویژنل سطح پر ہونے والے ان مسابقات کے پہلے مرحلہ میں درج ذیل ڈویژن (زون) میں مسابقات ہوئے:

(1) اسلام آباد (2) کوئٹہ (3) مکران (4) قلات (5) ژوب ونصیر آباد (دو ڈویژن مشترکہ)

(6) لاہور (7) راولپنڈی (8) سرگودھا (9) فیصل آباد (10) ملتان وڈیرہ غازی خان.... مشترکہ دو ڈویژن

(11) بہاولپور (12) گوجرانولہ (13) ساہیوال

(14) پشاور (15) ہزارہ (16) کوہاٹ (17) ڈیرہ اسماعیل خان وبنوں۔۔۔مشترکہ دو ڈویژن (18) مالاکنڈ (19) مردان

(20) کراچی کورنگی (21) ملیر وگڈاپ کراچی (22) شرقی کراچی (23) جنوبی وکیماڑی کراچی (24) وسطی (25) غربی ون (26) غربی ٹو (27) حیدر آباد (28) سکھر (29) لاڑکانہ (30) میر پور خاص وشہید بینظیر آباد......مشترکہ دو ڈویژن

(31) مظفر آباد آزاد کشمیر (32) میر پور وپونچھ۔۔۔مشترکہ دو ڈویژن (بعدان ڈویژن میں تعداد کو تقسیم کرنے کے بعد حاصل کردہ پوزیشن کو بھی کم کیا گیا)

(33) گلگت بلتستان

مذکورہ ڈویژن یعنی زون میں مجموعی طور پر تہتر (73) سینٹر یعنی مراکز قائم کیے گئے۔

صوبائی سطح کے ابتدائی مرحلہ:

صوبائی ابتدائی مرحلہ کیلئے صوبہ پنجاب میں تین (جامعہ دارالھدیٰ اسلام آباد، جامعہ دارالعلوم اسلامیہ لاہور، عیدگاہ ملتان کینٹ) مراکز قائم ہوئے۔صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی تین (علوم القرآن رنگ روڈ پشاور، جامعہ اسلامیہ بابوزئی مردان) مراکز تھے، یہاں جامعہ اسلامیہ بابوزئی میں دودن الگ الگ ڈویژن کی ترتیب بنائی گئی تھی۔صوبہ سندھ میں بھی تین (جامعہ ابراہیم اسلامیہ گلزار ھجری، جامعہ سراجیہ ظہیریہ خلفائے راشدین مسجد منظور کالونی، جامعہ دارالعلوم رحمانیہ بفرزون) مراکز تھے۔بلوچستان میں ایک مرکز جامعہ مسجد ابوھریرہ سٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں تھا۔آزاد کشمیر میں جامع مسجد دومیل مظفر آباد اور گلگت بلتستان میں بھی ایک مرکز قائم کیا گیا۔

صوبائی فیصلہ کن مسابقات:

حتمی صوبائی مرحلہ کے موقع پر تمام صوبوں میں کافی بڑے پیمانے پر مسابقات کا انعقاد کیا گیا، جس میں مرکزی قائدین وفاق المدارس نے خصوصی شرکت کی۔اس میں پہلا پروگرام گلگت بلتستان وآزاد کشمیر کا مشترکہ کے طلباء کے مابین حتمی مسابقہ جامعہ دارالھدیٰ اسلام آباد میں 14 / دسمبر 2022ء کو ہوا۔جس کی صدارت مرکزی نائب صدر وفاق المدارس مولانا سعید یوسف حفظہ اللہ نے کی، جس میں راولپنڈی واسلام آباد کی تمام معروف علمی واعلی سرکاری مقتدر شخصیات سمیت مولانا عبدالوحید اور راقم نے کراچی سے آکر شرکت کی۔

دوسرا پروگرام 25 / دسمبر 2022ء کو صوبہ سندھ کا تھا، جس کی صدارت شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ (مرکزی صدر وفاق المدارس العربیہ) نے کی۔اور مہمان خصوصی قائد وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ (ناظم اعلی وفاق المدارس) تھے، جبکہ حضرت مولانا امداداللہ یوسف زئی، مولانا راحت علی ہاشمی، مفتی زبیر اشرف عثمانی، مولانا حکیم محمد مظہر، مولانا ناصر محمود سومرو، مولانا عبدالوحید اور معروف تعلیمی شخصیات سمیت مسؤلین وفاق ومرکزی مسابقہ کمیٹی کے اراکین بھی شریک ہوئے، جس میں سیکڑوں علماء اور ہزاروں طلباء وعوام کی بڑی تعداد نے بھی بھرپور شرکت کی۔

صوبہ خیبر پختونخوا کا پروگرام 26 / دسمبر کو جامعہ امدادالعلوم الاسلامیہ درویش مسجد پشاور میں حضرت مولانا انوار الحق حقانی حفظہ اللہ (مرکزی سینئر نائب صدر وفاق المدارس) کی صدارت میں منعقد ہوا۔اس کے مہمان خصوصی بھی

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ تھے،صوبائی ناظم وفاق مولانا حسین احمد مدظلہ کی نگرانی میں مولانا مفتی غلام الرحمٰن،مولانا عبدالوحید سمیت سیکڑوں علماء اور طلباء کی کثیر تعداد بھی شریک ہوئی۔

صوبہ پنجاب کا پروگرام 27/دسمبر 2022ء بروز منگل جامعہ اشرفیہ لاہور میں وفاق المدارس کے سرپرست حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی حفظہ اللہ کی صدارت میں ہوا،اس کے مہمان خصوصی بھی حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ تھے،مرکزی مسابقہ کمیٹی کے کنوینئر مولانا قاری احمد میاں تھانوی مدظلہ کی نگرانی میں ہونے والے اس پروگرام میں کئی نامور علمی شخصیات سمیت وفاق المدارس کے مسؤلین اور دیگر علماء کی کثیر تعداد بھی شریک ہوئی۔

صوبہ بلوچستان کا پروگرام 29/دسمبر 2022ء بروز جمعرات کو پیر طریقت حضرت مولانا سید عبدالستار شاہ حفظہ اللہ (سرپرست وفاق المدارس) کی صدارت میں ہوا۔جبکہ مہمان خصوصی حضرت مولانا امداد اللہ یوسف زئی حفظہ اللہ (ناظم صوبہ سندھ وفاق المدارس) تھے۔مولانا قاری غلام رسول مدظلہ کی نگرانی میں ہونے والے اس پروگرام میں مولانا عبدالوحید مولانا عمران عثمان مدظلہم سمیت کئی علمی وروحانی شخصیات بھی شریک ہوئیں۔

حتمی صوبائی مسابقوں کی الگ سے تفصیلات بھی ان شاء اللہ اگلے شمارے کے لیے مرتب کی جائیں گی۔

صوبوں کے حتمی مرحلہ کے مسابقوں کے پوزیشن ہولڈرز:

ڈویژنل سطح پر پوزیشن ہولڈرز طلباء میں بعض جگہوں پر ضابطہ کے اصول کے تحت پچاسی فیصد نمبرات حاصل نہ کر سکے جس کی وجہ سے وہاں پوزیشن کی تعداد میں ایک آدھ کی بھی ہوئی،یہ ان طلباء کی فہرست ہے جو صوبائی حتمی مرحلہ کیلئے منتخب ہوئے:

صوبہ سندھ:

(1)عبداللہ بن طالب حسین (الجامعۃ الاسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث،لاڑکانہ)

(2)محمد بن انیس (دارالعلوم مظاہر العلوم،حیدرآباد)

(3)عالیان عباسی بن عبدالماجد عباسی (مرکز العلوم الاسلامیہ البدر مسجد منگھوپیر،کراچی)

(4)محمد اسحاق بن موسیٰ (مدرسہ مدینہ تجوید القرآن،گھوٹکی)

(5)حارث احمد بن مثقال الدین (مدرسہ سراجیہ ظہیریہ منظور کالونی،کراچی)

(6)حسین احمد بن ارشاد احمد (مدرسہ مریم تجوید القرآن،نواب شاہ)

(7)محمد جنید بن عبدالعزیز (مدرسہ جامعہ القرآن عثمان بن عفان،کراچی)

(8)محمد جان بن عبداللہ جان (ادارہ معارف القرآن، کراچی)

(9)محمد حسن رضا بن عبداللطیف (مدرسہ سیدنا صدیق اکبرؓ، حیدرآباد)

(10)عبدالرحمٰن بن محمد یوسف (ادارہ معارف القرآن، کراچی)

(11)عبداللہ بن شاہ جہاں (دارالعلوم مظاہر العلوم، حیدرآباد)

صوبہ خیبر پختونخواہ:

(1)ضیاء الدین بن محمد رحیم (دارالعلوم مدنیہ، بٹ خیلہ مالاکنڈ)

(2)محمد نوید بن شاہ وزیر خان (دارالعلوم مدنیہ، بٹ خیلہ مالاکنڈ)

(3)محمد علی بن عبدالواجد (مدرسہ علوم القرآن، مردان)

(4)اویس الرحمٰن بن نور رحمٰن (مدرسہ تعلیم الاسلام، کانجو سوات)

(5)محمد اظہار بن جان محمد (دارالعلوم مدنیہ، بٹ خیلہ مالاکنڈ)

(6)محمد تیسیر بن محمد نعمان (جامعہ عثمانیہ، پشاور)

(7)عرفان علی بن محمد زیب (مدرسہ تعلیم الاسلام، کانجو سوات)

(8)احسان اللہ بن ریاض خان (جامعہ اسلامیہ بابوزئی، مردان)

(9)احسان اللہ بن انور خان (مدرسہ تعلیم الاسلام، کانجو سوات)

(10)حسیب اللہ بن سلطان محمود (دارالعلوم مدنیہ، بٹ خیلہ مالاکنڈ)

صوبہ پنجاب:

(1)محمد عثمان بن عابد (مدرسہ امام ابوحنیفہؒ، راولپنڈی)

(2)حذیفہ منیر بن منیر احمد (ادارہ معارف القرآن، راولپنڈی)

(3)محمد بن عامر بن مرزا عامر محمود (مدرسہ علوم القرآن اکیڈمی، ملتان)

(4)محمد احمد بن محمد فاضل (جامعہ دارالعلوم عیدگاہ، کبیر والا)

(5)حذیفہ حمیدی بن عبدالحمید (دارالعلوم سبیل الہدیٰ، اسلام آباد)

(6)محمد یمان مجاہد بن قربان علی (جامعہ اسلامیہ امدادیہ، چنیوٹ)

(7)سراج الدین بن عبدالجبار (جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ، لاہور)

(8)محمد احمد بن محمد علی اکبر (دارالعلوم فیض عام سمندری، فیصل آباد)

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

(9)محمد حسنین بن محمد سرور (جامعہ دارالعلوم، سرگودھا)

(10)طٰہٰ معاویہ بن محمد طیب (جامعہ خیرالمدارس، ملتان)

(11)محمد بن حنیف بن محمد حنیف (جامعہ خیرالمدارس، ملتان)

(12)محمد عبداللہ بن محمد رفیق (جامعہ نصرت العلوم، گوجرانوالہ)

صوبہ گلگت بلتستان و آزاد کشمیر:

(1)حافظ سبطین احمد بن ظہور احمد (مدرسہ عبداللہ بن عباسؓ، مظفرآباد)

(2)حافظ عالیان امین بن امین بٹ (مدرسہ عبداللہ بن عباسؓ، مظفرآباد)

(3)حافظ عبدالاحد بن عرفان اکرم (مدرسہ عبداللہ بن عباسؓ، مظفرآباد)

(4)محمد ایاز بن غازی خان (جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ۔ ضلع دیامر)

(5)حافظ عبدالمعید بن احسان اللہ (مدرسہ انوارالقرآن سنگھوٹ میرپور آزاد کشمیر)

(6)محمد حنیس بن عبداللطیف (اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ، گلگت)

(7)خبیب احمد بن انصار احمد (اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ، گلگت)

صوبہ بلوچستان:

(1)سمیع اللہ بن محمد رمضان (جامعہ اسلامیہ لورالائی)

(2)محمد نعمان بن غلام یاسین (جامعہ خیرالمدارس خاران)

(3)عبدالطیف بن عزیز محمد (مدرسہ اشرفیہ لورالائی)

(4)بلال احمد بن شاہ ولی (مدرسہ عبداللہ بن مسعود پشین)

(5)عبدالمقتدر بن عبدالباری (جامعہ خیرالمدارس خاران)

(6) صفی اللہ بن محمد اشرف (مدرسہ مظاہرالعلوم پشین)

(7)محمود اللہ بن عبدالقاہر (مدرسہ انوارالصحابہ نواں کلی کوئٹہ)

ہرصوبے کے حتمی مسابقہ میں ابتدائی تین پوزیشن حاصل کرنے والے قومی مسابقہ کیلئے منتخب ہوئے۔جبکہ صوبوں میں اول پوزیشن والے کو تیس ہزار (30000) روپے، دوم کو پچیس ہزار (25000) روپے اور سوم کو بیس ہزار (20000) روپے نقد اور بطور یادگار اعزازی نشان (شیلڈ) بھی دیا گیا۔جبکہ ہرصوبے میں ہرشریک کو الگ سے دیگر انعامات بھی دیے گئے، اور صوبوں کے مختلف دور دراز علاقوں سے آنے والے شریک طلباء کو کرایہ بھی دیا گیا۔اور

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ان کو قیام وطعام سمیت دیگر سہولیات بھی دی گئیں۔کراچی میں صوبہ سندھ کے تمام شرکاء کو کرایہ سمیت پانچ پانچ ہزار روپے نقد سمیت کپڑوں کے سوٹ، کتابیں و دیگر انعامات سے بھی نوازا گیا۔جبکہ اسی طرح پنجاب و دیگر صوبوں میں بھی وہاں کے مقامی حضرات کی جانب سے دیئے گئے۔صوبہ سندھ کے حتمی و فیصلہ کن مسابقہ میں اول پوزیشن پر آنے والے طالبعلم اوران کے استاد کو معاون ناظم صوبہ سندھ (برائے سکھر ولاڑکانہ ڈویژن) حضرت مولانا ناصر محمود سومرو مدظلہ نے عمرہ کرانے کا اعلان بھی کیا۔

ڈویژنل سطح کے مسابقوں میں رہنماؤں کی شرکت اور اظہار خیالات:

پہلی بار وفاق المدارس کے تحت ہونے والے ان مسابقات کی قائدین و اکابرین وفاق کی جانب سے بھرپور حوصلہ افزائی کی گئی اور مرکزی وصوبائی قیادت نے مراکز مسابقوں میں شرکت کی،بعض مراکز میں قائدین نے مختصراً گفتگو بھی کی،جو میڈیا سینٹر وفاق المدارس العربیہ نے آفیشل طور پر ملک بھر کے میڈیا کو جاری بھی کیا۔مراکز مسابقہ میں شرکت کے حوالہ سے مختصر کارگزاری یہاں بھی لکھ دی جائے تا کہ آنے والے سالوں میں اس سے جہاں رہنمائی لی جاسکے وہیں اس نظام کو بہتر سے بہترین بنانے کیلئے مزید قابل اصلاح تجاویز بھی پیش کی جاسکیں......راقم نے مسابقوں میں شریک ہونے والے حضرات کے حوالہ سے ایک رپورٹ مرتب کی ہے وہ پیش خدمت ہے۔

الحمدللہ ڈویژنل سطح کے مسابقات اپنی مقرر کردہ تاریخوں میں ملک بھر میں مثالی نظم وضبط کے ساتھ کامیابی سے مکمل ہوئے،اس کامیابی میں یقیناً مسابقہ کمیٹی کے مرکزی کنوینئر، ڈپٹی کنوینئر، اراکین،صوبائی کمیٹیوں کے ممبران سمیت وفاق المدارس کے صوبائی نظماء و منتظمین نے مستقل محنتیں اور کاوشیں کیں،یقیناً اس نئے شروع ہونے والے نظم کو بھی وفاق المدارس کی قیادت،صوبائی نظماء اوران کے معاونین،مرکزی ناظم دفتر اور عملہ کے دیگر منتظمین نے اپنی مثالی روایات کے عین مطابق کامیابی سے ھمکنار کرنے میں اپنی کردار ادا کیا۔

پہلی بار منعقد ہونے والے ان مسابقات سے قرآن مجید کی براکت وعظمت سے ہرسو انوارات کا ایک ماحول بنا رہا۔مرکزی وصوبائی قائدین نے اراکین و منتظمین مسابقہ کمیٹی کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مراکز کے دورے کئے اور مسابقوں میں بھرپور شرکت کی۔مرکزی صدر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ نے کراچی میں جامعہ دارالعلوم کراچی کے مسابقہ میں باوجود انتہائی مصروفیات کے شرکت فرمائی،مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی رحمہ اللہ کے سانحہ رحلت کا تیسرا روز تھا جب دارالعلوم کراچی میں یہ مسابقہ منعقد ہورہا تھا،ملک و بیرون ملک سے مہمانوں کی تعزیت کیلئے آمد کا سلسلہ مستقل جاری تھا۔حضرت صدر وفاق دامت برکاتہم نے شرکت فرماتے ہوئے ایک شریک مسابقہ کی تلاوت بھی سنی،اور بعد میں منتظمین کی خواہش پر مختصر بیان بھی فرمایا،جس میں قرآن مجید

کوتجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہمیت واشد ضرورت اوران مسابقوں کے حوالہ سے جامع فکری گفتگوفرمائی۔حضرت صدر وفاق مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ نے اپنے خطاب میں مسابقات حفظ کوبہترین نظم وضبط سے منعقد کرنے پر منتظمین کی کوششوں کو سراہا،انہوں نے کہا کہ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے اس کی اس کی اہمیت کے پیش نظر منظوری دی، کیونکہ قرآن مجید کوصحیح تلفظ اورادائیگی کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے،ہمارے مدارس وجامعات میں اس کا اہتمام عرصہ سے رہاہے،جبکہ مستقل اس اہم شعبہ میں کام کرنے کی ضرورت تھی،انہوں نے مزید فرمایا کہ خیرونیکی کے کاموں میں سبقت کیلئے جستجو کرنا احسن ہے،جہاں مدارس دینیہ اس شعبہ میں کام کررہے ہیں؛ وہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر مسلمان میں قرآن مجید کوتجوید کی مکمل رعایت کے ساتھ پڑھنے کا ذوق پیدا ہو۔

قائد وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ (مرکزی ناظم اعلی وفاق المدارس) نے باوجود اسفار اور اہم اجلاسوں میں مصروفیت کے اسلام آباد کے جامعہ محمدیہ میں ناظم بلوچستان مولانا صلاح الدین ایوبی مدظلہ کے ہمراہ مفصل معائنہ کے بعد میڈیا کے نمائندوں سے بھی گفتگو کرتے ہوئے ان مقابلوں کوحفاظ کرام کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ اور حفظ قرآن کریم کی طرف رجوع میں اضافے کا باعث قرار دیا،حضرت مولانا جالندھری مدظلہ نے کہا کہ ان مقابلوں کے ذریعے ملک بھر میں قرآن کریم سے وابستگی اور محبت کی ایک فضا قائم ہوگی اور عالمی سطح پر ہونے والے مقابلوں میں پاکستان کے طلبہ کی شرکت اور کامیابی حاصل کرنے کی راہ بھی ہموار ہوگی،انہوں نے کہا کہ پاکستان میں حفاظ کرام کی تعداد دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے اور یہاں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ٹیلنٹ کوموقع دیا جائے اور سامنے لایا جائے اس سلسلے میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی جانب سے مقابلوں کے انعقاد کا فیصلہ خوش آئند ہے جس کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

وفاق المدارس صوبہ سندھ کے ناظم استاذ العلماحضرت مولانا امداداللہ یوسف زئی مدظلہ نے راقم طلحہ رحمانی، مولانا عبدالوحید، مفتی خالد محمود، مولانا قاری زبیر احمد کے ہمراہ کراچی کے تمام مراکز میں شرکت کی،جن میں جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعہ سعیدیہ زمزمہ کلفٹن، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ فیز ٹو، جامعہ صفہ سعید آباد، مدرسہ تقویت الایمان واٹر پمپ اور مدرسہ شفیق الاسلام سپر ہائی وے شامل ہیں۔حضرت ناظم سندھ مدظلہ نے بہترین نظم کے ساتھ ہونے والے ان مسابقات کوخدمت قرآن کیلئے سنگ میل قرار دیا،اور کامیاب انعقاد پر منتظمین وارا کین مسابقہ کمیٹی کوخراج تحسین بھی پیش کیا۔صوبہ سندھ کے معاون ناظم مولانا قاری عبدالرشید مدظلہ نے مرکزی مسابقہ کمیٹی کے رکن مولانا قاری عبدالرحمٰن کے ہمراہ حیدرآباد اور شہداد پور کے مراکز کا معائنہ کرتے ہوئے شرکت کی۔جبکہ معاون ناظم سندھ برائے لاڑکانہ وسکھر ڈویژن مولانا ناصر محمود سومرو نے صوبائی اراکین مسابقہ کمیٹی

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مولانا قاری جمیل احمد بندھانی اور مولانا طارق محمود سومرو کے ہمراہ جامعہ دارالعلوم سکھر اور جامعہ اشاعت القرآن و الحدیث لاڑکانہ میں شرکت کی اور جہاں انتظامات کو مثالی قرار دیا وہیں اپنی جانب سے تمام شرکائے مسابقہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے نقد انعام سے بھی نوازا۔

صوبہ خیبر پختونخوا میں ناظم صوبہ حضرت مولانا حسین احمد مدظلہ نے میڈیا کوآرڈینیٹر وفاق المدارس کے پی کے مولانا سراج الحسن اور صوبائی مسابقہ کمیٹی کے رکن قاری محمد معراج کے ہمراہ پشاور میں جامعہ خالد بن ولید رنگ روڈ پشاور اور جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ درویش مسجد میں شرکت کی ،اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں آج گونجنے والی تلاوت نے عظمت قرآن کی کرنوں سے ہر سو منور کر دیا ہے،انہوں نے کہا کہ مدارس دینیہ نے جس جذبہ،محنت اور لگن سے ان مسابقات کا اہتمام کیا ہے اس سے ان کی خدمات میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔

نوشہرہ میں قائم مرکز جامعہ دارالعلوم اسلامیہ ازاخیل میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سینئر نائب صدر نمونہ اسلاف حضرت مولانا انوار الحق حفظ اللہ نے باوجود پیرانہ سالی کے صوبائی مسابقہ کمیٹی کے رکن قاری شفیع اللہ کے ہمراہ شرکت فرمائی۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ وفاق المدارس کی ہمہ جہت تعلیمی وتربیتی خدمات کو ساری دنیا تسلیم کرتی ہے،آج مسابقات حفظ قرآن کا انعقاد جہاں تاریخ ساز کامیابی ہے وہیں اس کلام اللہ کی براکات سے ان شاءاللہ ہر آفت اور پریشانی دور ہوگی،مسابقہ کمیٹی انتہائی لائق صد مبارکباد ہے جنہوں نے اتنی مختصر مدت میں اتنے جامع اور مربوط نظام کو عملی جامہ پہناتے ہوئے وفاق المدارس کی یکسانیت کے مزاج کو بھی برقرار رکھا۔

لاہور صوبہ پنجاب میں مرکزی مسابقہ کمیٹی کے کنوینئر حضرت مولانا قاری احمد میاں تھانوی حفظہ اللہ نے باوجود علالت کے صوبائی مسابقہ کمیٹی کے اراکین مولانا قاری عثمان آفاق،مولانا قاری عبداللہ مدنی اور قاری محمد اطہر کے ہمراہ جامعہ دارالعلوم اسلامیہ کامران بلاک، جامعہ معہد الحسن بیت النور، اقراء روضۃ الاطفال، جامعہ مدنیہ کریم پارک میں قائم مراکز مسابقہ کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ آج ہم رب تعالیٰ کے حضور شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے محض اپنے خاص فضل سے خدمت قرآن کی سعادت نصیب کی، ہمارے قائدین وفاق المدارس کا جہاں مثالی تعاون ہمارے ساتھ رہا وہیں ہمارے رفقاء جو مرکزی وصوبائی مسابقہ کمیٹی کے اراکین ہیں انہوں نے شبانہ روز کی انتھک محنتوں سے ان مسابقات کو بہترین انداز میں منعقد کر کے بنیادی طور پر تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ان شاءاللہ اس نظام کو مزید بہتر سے بہترین بنائیں گے،اس میں مزید اصلاحات وبہتری کی گنجائش موجود ہے،ان شاءاللہ اختتام مسابقات کے بعد مفصل مشاورت سے اگلے سال کیلئے ان مسابقات کی سالانہ تاریخوں سمیت دیگر ضروری اقدامات کریں گے۔انہوں نے منصفین کی جانفشانی سے خدمات کو بھی سراہتے ہوئے اس شعبہ میں مستقل تربیتی

نشستوں کے انعقاد کا بھی اعلان کیا۔

راولپنڈی میں ناظم وفاق المدارس پنجاب مولانا قاضی عبدالرشید مدظلہ نے مرکزی مسابقہ کمیٹی کے رکن مولانا قاری اخلاق احمد،صوبائی مسابقہ کمیٹی کے فعال ومتحرک رکن مولانا قاری محمد آصف کے ہمراہ جامعہ فاروقیہ دھمیال کیمپ،گلشن دادن خان مسجد مری روڈ، جامعہ اسلامیہ ہائی اسکول لیاقت باغ میں قائم مراکز مسابقات میں شرکت کی اور مفصل معائنہ فرمایا،انہوں نے کہا کہ رب کے کلام میں ہر مرض اور پریشانی کا علاج ہے،قرآن کی ہی تعلیم تمام علوم کی بنیاد ہے،آج وفاق المدارس کے تحت ہزاروں مدارس میں جہاں درس نظامی سمیت کئی نصاب تعلیم بہترین تربیت کے ساتھ پڑھائے جارہے ہیں وہیں قرآن مجید کی حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم کا بندوست بھی موجود ہے، جو ادارے رب کے کلام کو اس کے معیار اور تجوید کے ساتھ پڑھانے کا اہتمام کررہے ہیں وہ دراصل پورے علاقہ میں رحمت اور خیر کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔

آزاد کشمیر میں مظفرآباد میں قائم مرکز مسابقہ جامع مسجد دومیل مظفرآباد، جامعہ دارالعلوم تعلیم القرآن باغ اور جامعہ اسلامیہ ایف ٹو میرپور میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی نائب صدر حضرت مولانا سعید یوسف حفظہ اللہ نے مرکزی مسابقہ کمیٹی کے رکن مولانا محمد فیاض اور مسؤل وفاق آزاد کشمیر مولانا سید عدنان شاہ کے ہمراہ شرکت کی۔اس موقع پر انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے کہا کہ وفاق المدارس نے اپنی تعلیمی وفکری اور تربیتی جو خدمات انجام دیں ہیں اس کی برکت سے پوری دنیا میں دین کے ہر شعبہ میں نمایاں افراد تیار ہوئے،اب ان مسابقات حفظ قرآن کا جو مثالی آغاز ہوا ہے ان شاء اللہ اس کی برکت سے اس شعبہ میں عالمی سطح پر خدمات اجاگر ہونگی۔

اسلام آباد میں قائم مراکز جامعہ دارالعلوم سبیل الھدی آئی 10 اور جامعہ محمدیہ ایف 6 میں رکن مجلس عاملہ مولانا ظہور احمد علوی مدظلہ نے مسؤلین وفاق مولانا مفتی عبدالسلام، مولانا عبدالغفار، مفتی اویس عزیز کے ہمراہ شرکت کی۔اور بہترین انتظامات پر ادارہ اور مسابقہ کمیٹی کے منتظمین کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔

قومی مسابقہ کیلئے منتخب پندرہ خوش نصیب:

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت مسابقات حفظ قرآن کے ملک بھر سے منتخب ہونے والے پندرہ خوش نصیب طلباء درج ذیل ہیں جن کے مابین قومی مسابقہ ان شاءاللہ اسلام آباد میں ہوگا۔

(1) حافظ سبطین احمد بن ظہور احمد (مدرسہ عبداللہ بن عباسؓ،مظفرآباد)

(2) حافظ عالیان امین بن امین بٹ (مدرسہ عبداللہ بن عباسؓ،مظفرآباد)

(3) محمد حتیس بن عبداللطیف (اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ، گلگت)

(4) محمد اظہار بن جان محمد (دارالعلوم مدنیہ، بٹ خیلہ مالاکنڈ)

(5) محمد علی بن عبدالواجد (مدرسہ علوم القرآن، مردان)

(6) اویس الرحمٰن بن نور رحمٰن (مدرسہ تعلیم الاسلام، کانجوسوات)

(7) محمد احمد بن محمد فاضل (جامعہ دارالعلوم عیدگاہ، کبیروالا)

(8) محمد عثمان بن عابد (مدرسہ امام ابوحنیفہؒ، راولپنڈی)

(9) محمد یمان مجاہد بن قربان علی (جامعہ اسلامیہ امدادیہ، چنیوٹ)

(10) محمد جان بن عبداللہ جان (ادارہ معارف القرآن، کراچی)

(11) حارث احمد بن مثقال الدین (مدرسہ سراجیہ ظہیریہ منظور کالونی، کراچی)

(12) محمد جنید بن عبدالعزیز (مدرسہ جامعہ القرآن عثمان بن عفان، کراچی)

(13) محموداللہ بن عبدالقاہر (مدرسہ انوارالصحابہ نواں کلی کوئٹہ)

(14) سمیع اللہ بن محمد رمضان (جامعہ دارالعلوم اسلامیہ لورالائی)

(15) بلال احمد بن شاہ ولی اللہ (مدرسہ عبداللہ بن مسعود پشین بلوچستان)

یہ پندرہ خوش نصیب وہ طلباء ہیں جنہوں نے ملک بھر میں ہونے والے مسابقات کے تین مراحل طے کر کے اس حتمی و فیصلہ کن مرحلہ میں شرکت کی اہلیت کو ثابت کیا۔ان شاءاللہ ان پندرہ کے مابین اسلام آباد میں عظیم الشان اور تاریخ ساز قومی مسابقہ میں اپنے اپنے صوبوں اور اداروں کی نمائندگی کریں گے۔جس میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے کو ڈیڑھ لاکھ (150000) روپے..دوم کو ایک لاکھ پچیس ہزار (125000) روپے اور سوم کو ایک لاکھ (100000) روپے نقد انعام دیا جائے گا۔جبکہ ان کے اساتذہ کو بھی اتنی ہی رقم دی جائے گی۔جبکہ دیگر بارہ شرکاء کو بھی دس دس ہزار (10000) روپے نقد انعام دیا جائے گا۔۔۔اسی طرح تمام شرکاء کو بطور یادگار نشان اعزاز اور ان کے ادارے کو بھی شیلڈ دی جائے گی۔جبکہ بعض دیگر انعامات بھی دیئے جانے کی ترتیب بن رہی ہے۔

☆......☆......☆

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

علماءِ امت سے کچھ خاص باتیں

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

مجدد الملت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کے علوم ومعارف عام وخاص......سب کے لیے فیض عام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ذیل میں آپ کے مطبوعہ مواعظ میں سے منتخب اقتباسات کا سلسلہ دیا جارہا ہے۔ اسے جناب صوفی محمد اقبال قریشی رحمہ اللہ نے ترتیب دیا اور حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کتب خانہ سے اس مجموعہ کو شائع کروایا۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی اصلاح وانقلاب کی تجدیدی مساعی کے مختلف پہلو ہیں۔ ان میں ایک پہلو اہل علم سے متعلق بھی ہے۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے اہل علم سے متعلق کچھ صاف صاف باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ حقیقت یہ ہے عام مسلمانوں کی طرح طبقہ اہل علم بھی اصلاح وتہذیب اور تزکیہ کا محتاج ہے۔ ہمیں ان ارشادات کا اسی نظر سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ (ادارہ)

علوم درسیہ مدارس عربیہ بغیر عمل کے علم کہلانے کے مستحق نہیں:

فرمایا......ہم تو علوم درسیہ مروجہ مدارس عربیہ کو بھی جب کہ وہ صرف الفاظ کے درجہ میں ہوں اور عمل ساتھ نہ ہو، علم نہیں کہتے اور ہم کیا خود حق تعالیٰ نے ایسے علماء کو جاہل فرمایا ہے، چنانچہ علماء یہود کی نسبت ارشاد ہے: لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ کاش کہ وہ علم رکھتے، یعنی وہ علم سے ورے ہیں پس مراد علم سے وہ علم دین ہے جو خوف وخشیت کے ساتھ ہو، (آداب المعاشرت، ص: ۳۴۸ بحوالہ اسباب الفضائل ۳۴۵)

ابتدائے سلوک میں وعظ ونصیحت درست نہیں:

فرمایا...... میں اپنے اہل علم دوستوں سے کہا کرتا ہوں کہ ابتدائے سلوک میں وعظ ونصیحت نہ کریں، کیونکہ علاوہ بعض باطنی مفاسد کے کہ اس کو اہل طریق جانتے ہیں؛ ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ قبل تکمیل تربیت کے نہ فہم درست ہوتا ہے نہ نیت، اس لیے احتمال ہے اس نصیحت کے بے محل اور بے اثر ہونے کا اور بعض جگہ مضر ہونے کا۔ (الرحمۃ علی الامۃ ص: ۲۴)

مشائخ اور علماء کے لیے ایک اہم نصیحت:

فرمایا......جس طرح کوئی طبیب بیمار ہوجائے تو اپنا علاج خود نہیں کرتا، دوسرے معالج کی طرف رجوع کرتا

ہے۔اسی طرح مشائخِ وقت اور مقتداء لوگوں کو اگر کسی وقت اپنے نفس میں کوئی رُوحانی مرض محسوس ہو تو ان کو چاہیے کہ کسی اپنے بڑے سے رجوع کریں اور اگر کسی شخص کا ضابطہ کا کوئی بڑا نہ رہے،(ضابطہ کا اس لیے کہا کہ حقیقت میں اور کون بڑا ہے اس کی خبر تو صرف اللہ تعالی ہی کو ہے) تو اس کو چاہیے کہ اپنے چھوٹوں ہی سے متعدد لوگوں کے سامنے اپنا حال پیش کرے، مشورہ کرے، توقع ہے کہ صحیح حال سمجھ میں آجائے گا۔(مجالس حکیم الامتؒ ص:۳۰۳)

علماء کو اصلاح اَخلاق و اَحوال کے لیے کچھ مدت کسی کامل کی صحبت میں رہنا چاہیے:

فرمایا......ہم لوگوں کی خود حالت قابلِ افسوس ہے۔اہل علم خود اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو علم کی تو فکر ہے لیکن عمل کی نہیں۔بڑا اہتمام اس کا ہوتا ہے کہ ہم ساری کتابیں پوری کرلیں لیکن عمل کی ذرا بھی پروا نہیں۔قوت عملیہ اس درجہ ضعیف ہورہی ہے اسی درجہ میں خلل آگیا ہے۔ایسی ایسی خفیف حرکات کرتے ہیں جس سے افسوس ہوتا ہے، بہت سے معاصی ہیں کہ ان میں شب و روز مبتلا ہیں؛ اور خیال بھی نہیں آتا کہ ہم نے کوئی گناہ کیا، کسی کی چیز بلا اجازت اٹھالی اور جہاں چاہا ڈال دی۔کسی کی کتاب بلا اجازت لے لی اور ایسی جگہ رکھ دی کہ اس کو نہیں ملتی۔وہ پریشان ہورہا ہے، کسی سے کسی اچھے کام کا وعدہ کیا اور اس کے پورے کرنے کی اصلاً فکر نہیں۔اس طرح سینکڑوں قصے ہیں کہاں تک بیان کیے جائیں، لیکن باوجود ان سب باتوں کے ان کے علم و فضل میں کوئی شک نہیں ہوتا، حالانکہ فقط کسی چیز کا جان لینا کوئی ایسا کمال نہیں، یوں تو شیطان بھی بہت بڑا عالم ہے، بڑے بڑوں کو بہکاتا ہے، تفسیر میں وہ ماہر، حدیث میں وہ واقف، فقہ میں وہ کامل......کیا ہے جس کو وہ نہیں جانتا؟ اگر زیادہ نہ جانتا ہوتا تو علماء کو بہکا کیسے سکتا؟۔جب کوئی شخص کسی فن میں ماہر ہوتا ہے جب ہی تو وہ اپنے سے کم جاننے والے کو دھوکہ دے سکتا ہے۔اس میں (یعنی شیطان میں) اگر کمی ہے تو صرف اسی بات کی ہے کہ اپنے علم پر عمل نہیں کرتا، چنانچہ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ ایسا علم جو عمل کے لیے نہ ہو جہنم کا ذریعہ ہے، اس حدیث میں **لیجاری به العلماء و لیماری به السفهاء** (تاکہ فخر کریں ساتھ اس کے علماء، اور مناظرہ و جھگڑا کریں ساتھ اس کے سفہاء) وغیرہ الفاظ وارد ہوئے ہیں ہم لوگ ایسے غافل ہورہے ہیں کہ اپنی اصلاح کی ذرا فکر نہیں کرتے۔گو بعض لوگ قصداً گناہ نہیں کرتے لیکن بے پروائی کی وجہ سے ان سے گناہ ہوجاتے ہیں۔وہ بھی شکایت کے قابل ہیں۔اگر کوئی ملازم سرکاری بے پروائی کرے اور کام خراب کردے تو کیا اس سے باز پُرس نہ ہوگی؟!۔

لوگوں نے عبادت کا ست نکال لیا ہے مثلاً بظاہر اُٹھ بیٹھ لیے اور نماز ادا ہوگئی۔خصوصاً اہل علم بھی اس کا خیال نہیں کرتے کہ سوائے ظاہری قیام، قعود کے اور بھی کچھ ہے......اور وہ ضروری بھی ہے، جس قرآن میں **قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ فِیْ صَلٰوتِھِمْ** (تحقیق ان مسلمانوں نے آخرت میں فلاح پائی جو اپنی نماز میں) ہے اسی میں

خَاشِعُوْن بھی آیا ہے جب صَلٰوتِهِمْ (اپنی نماز) کے لفظ سے نماز کو مطلوب شرعی سمجھتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ خَاشِعُوْن (خشوع کرنے والے ہیں) سے خشوع کو مطلوب نہیں سمجھتے؟۔اسی طرح اور مقامات سے پتا چلتا ہے کہ خشوع بھی ویسا ہے جیسے قیام و رکوع وغیرہ، اس غلطی کو دفع کرنا نہایت ضروری ہے کہ ایک کو تو ضروری سمجھیں اور دوسرے کو نہ سمجھیں، حالانکہ دونوں حکم یکساں ضروری ہیں، یہ خشوع ہی ہے جس سے عبادات اچھی ہوتی ہے؛ احسان اسی سے حاصل ہوتا ہے۔

جس طرح کنز و ہدایہ ضروری ہے ویسے ہی ابو طالب مکیؒ کی ''قوت القلوب'' اور غزالیؒ کی ''اربعین'' اور شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ یہ گویا طب پڑھنا ہے اور اس کا مطب یہ ہے

قال را بگذار مردِ حال شو

پیش مردِ کاملے پامال شو

کیسی ناانصافی کی بات ہے کہ جب دس برس علم ظاہری کی تحصیل میں صرف کیے تو دس ماہ تو باطن کی اصلاح میں صرف کرو، اس کا یہی طریق ہے کہ کسی کامل کی صحبت میں رہو۔ اس کے اخلاق، عادات، عبادات کو دیکھو کہ غصہ کے وقت اس کی کیا حالت ہوتی ہے؛ شہوت کے وقت وہ کیسی حالت میں رہتا ہے، خوشامد کا اس پر کہاں تک اثر پڑتا ہے؟۔ اسی طرح تمام اخلاق کا حال ہے کیونکہ پھر جب کبھی اس کو غصہ آئے گا تو سوچے گا کہ اس کامل کی غصہ کے وقت کیا حالت ہوئی تھی؟ ہم بھی ویسا ہی کریں، اس کے اخلاق و عادات پیش نظر ہو جائیں گے۔ (حقیقت احسان ص ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷)

علماء کو اپنی غلطی کا اعتراف کر لینا چاہیے:

فرمایا...... اہل علم میں یہ خطا عام ہے کہ اپنی غلطی کا اعتراف نہیں کرتے بلکہ تاویلات و توجیہات کرنے لگتے ہیں اور یہ مرض طالب علمی ہی کے وقت سے ان میں پیدا ہوتا ہے؛ جس کا منشاء یہ ہے کہ کتب درسیات میں بعض مصنفین سے جو غلطی ہوگئی ہے؛ شراح اور محشین ان کی تاویلات و توجیہات کیا کرتے ہیں تا کہ مصنف سے اہل علم کو بدگمانی نہ ہو، اس سے طلبہ کو تاویل اور توجیہ کی عادت پڑ جاتی ہے، حالانکہ محشی اور شارح کی تاویل و توجیہ کا منشا تواضع ہے کہ وہ باوجود دوسرے کی غلطی معلوم ہو جانے کے اس کے کلام کو محمل حسن پر محمول کرتے ہیں اور اپنے مؤاخذہ کو ضعیف کر دیتے ہیں مگر طلبہ نے اس سے الٹا سبق سیکھا کہ اپنی خطاؤں میں خود ہی تاویل کرنے لگے جس کا منشا محض کبر ہے جس کی اصلاح ضروری ہے۔ ومطاہر الاموال ملحقہ حقیقت مال و جاہ ص ۵۶۸)

علماء کو بعد فراغت تحصیل علم میں فضل عظیم کی حفاظت کرنا چاہیے:

فرمایا......ایک سبق علماء کو لینا چاہیے کہ علم کو فضل عظیم سمجھ کر حاصل کریں اور اس سے کوئی غرض دنیوی نہ رکھیں، اور بعد تحصیل کے اس فضل عظیم کی پوری قدر کریں، اس کی حفاظت کریں اس کو ضائع نہ کریں۔ آج کل طلبہ کی یہ حالت ہے کہ علم حاصل کرنے تک تو نہ کچھ نیت ہوتی ہے، نہ توجہ، نہ شغل اور جب فارغ ہوئے تو بعض تو اُسے دنیا کمانے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں اور بعض اس سے تعلق ہی نہیں رکھتے کہ کوئی طبیب بن جاتا ہے کوئی تاجر بن گیا، کوئی صناع ہوگیا۔ میں کچھ بننے کو منع نہیں کرتا، بنو!......مگر علوم سے تعلق تو رکھو؛ تاکہ اس کا نفع متعدی رہے اور اس تعدیہ کی ایک خاص صورت کو پڑھاتا رہے اور ایک عام صورت ہے کہ وعظ کہتا رہے؛ جس کو آج کل علماء نے بالکل چھوڑ دیا اور اسی لیے اسے جہلاء نے لے لیا، اگر ان دونوں میں سے کچھ نہ ہوسکے تو کم از کم مطالعہ ہی کرتا رہے تاکہ ذہول نہ ہوجائے، اور اگر اتفاق سے کسی کے لیے کسب کا ذریعہ بھی یہی علم ہو تو وعظ کو ذریعہ معاش نہ بناؤ بلکہ کوئی کتاب تصنیف کرو، تدریس میں مشغول رہو اور اس سے معاش حاصل کرو۔ (اشرف العلوم ص ۵۲)

علماء کو استغناء کی اشد ضرورت ہے:

فرمایا......میں خدا کے بھروسے پر کہتا ہوں کہ اگر اہل علم دنیا سے مستغنی ہوجائیں تو خدا تعالیٰ ان کی غیب سے مدد کریں اور بلکہ خود یہی اہل دنیا جو آج ان کو ذلیل سمجھتے ہیں، اس وقت ان کو معزز سمجھنے لگے اور ان کے محتاج ہوں گے کیونکہ ہر مسلمان کو بحیثیت مسلمان ہونے کے جس طرح اپنی ضروریات کے لیے کم وبیش و دنیا کی ضرورت ہے دین کی اس سے زیادہ ضرورت ہے خواہ وہ عالم ہو یا جاہل، رئیس ہو یا غریب اور یہ ظاہر ہے کہ علماء کے پاس بقدر ضرورت دنیا موجود ہے اور اہل دنیا کے پاس دین کچھ بھی نہیں، تو ان کو ہر ہر امر میں......موت میں، حیات میں، نماز میں، روزے میں سب میں علماء کی احتیاج ہوگی۔ غرض ایک وقت ایسا آئے گا کہ اہل دنیا خود علماء کے لیے پاس آئیں گے پس علماء کو استغناء چاہیے اور خدا تعالیٰ کے دین میں مشغول ہونا چاہیے۔ ہم لوگوں میں ایک بڑی کمی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں کرتے۔ اگر خدا تعالیٰ سے ہم کو تعلق ہو تو کسی کی بھی پرواہ نہ رہے۔ البتہ میں علماء کو بداخلاقی کی اجازت نہیں دیتا ہمارے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نور اللہ مرقدھم امراء کی بہت خاطرداری کرتے تھے اور وجہ اس کی یہ فرماتے تھے کہ نعم الامیر علی باب الفقیر یعنی جو امیر فقیر کے دروازے پر جائے وہ بہت اچھا ہے پس جب کوئی امیر آپ کے دروازے پر آیا تو اس میں امارت کے ساتھ ایک دوسری صفت بھی پیدا ہوگئی یعنی نعم۔ پس اس صفت کی عظمت کرنی چاہیے لہٰذا بداخلاقی کی اجازت نہیں۔ ہاں استغناء ضروری ہے۔ (تقویم الزیغ ص ۲۴) ☆

درس نظامی میں تفسیر کے اسباق کیسے پڑھائے جائیں؟

مولانا مفتی سمیع الرحمٰن

درس تفسیر کے حوالے سے یہ ایک تاثراتی مضمون ہے،اس میں استفادے کے لیے ایسی کتب کا تذکرہ کیا گیا ہے؛ جوعلماء اور طلبہ کے بآسانی دستیاب ہیں،اور اس سے ہر درجہ کا طالب علم استفادہ کرسکتا ہے۔ذوق اور ترجیحات کے اختلاف کی وجہ سے ہر قاری کو حسب ذوق انتخاب کا حق حاصل ہے۔

درس نظامی کا ہر طالب علم پہلے دن سے اس نیت کے ساتھ مدرسے میں داخل ہوتا ہے کہ وہ قرآن وحدیث کو سلف صالحین کے منہج کے موافق سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو سکے،اور اگلی نسل میں اس وراثت نبوت کو منتقل کرنے کے لیے اپنا حصہ ڈال سکے،مگر بصد افسوس عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب یہ طالب علم دستار فضیلت پہن کر معاشرے میں آتا ہے تو قرآن کریم کے ترجمہ وتفسیر کی اس صلاحیت سے محروم ہوتا ہے جس کی توقع ایک عالم دین سے رکھی جا سکتی ہے۔

اس کی وجوہات اور اسباب بیان کرنے کا موقع نہیں ہے،مگر چند انتظامی اور تدریسی امور پر توجہ دی جائے تو اس کمزوری کی تلافی بآسانی کی جاسکتی ہے،

ارباب مدارس سے چند گزارشات:

۱......طلبہ کرام میں دروس قرآنیہ کی عظمت کا نقش بٹھایا جائے،قرآن کریم بادشاہوں کے بادشاہ کا کلام ہے،اس کے سمجھنے میں غافلانہ رویہ رکھنے والا شخص کبھی اپنے دل ودماغ اور افکار واعمال کو منور نہیں رکھ سکتا،نہ ہی غیرت مند ذات باری ایسے شخص کو اپنے کلام کے فہم کی توفیق دیتی ہے۔

عموماً طلبہ کرام میں علوم آلیہ کی عظمت ہوتی ہے،نحو،صرف،منطق وفلسفہ،ادب کے درس میں حاضری کا اہتمام ہوتا ہے،ان موضوعات کی درسی،غیر درسی کتابیں خریدی جاتی ہیں۔انہیں مختلف اساتذہ سے پڑھنے اور غیر تعلیمی اوقات میں بھی ان سے درس لینے کا اہتمام ہوتا ہے،جبکہ تفسیر کے موضوع سے کوئی شغف نہیں ہوتا اور نہ ہی اس موضوع کی کتب کی خریداری کے لیے دل آمادہ ہوتا ہے،کئی طلبہ ایسے ہوتے ہیں،درسگاہ میں ان کے پاس قرآن کریم بھی نہیں ہوتا وہ محض سماع پر اکتفاء کر لیتے ہیں،امتحانات میں غلط صحیح ترجمہ وتفسیر کر کے پاس ہو جانے کو کافی سمجھتے ہیں۔

مدارس کے ایسے ماحول کو بدلنا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔

۲......دروس قرآنیہ کے لیے باصلاحیت اساتذہ کا انتخاب کیا جائے،جس سے طلبہ خود اس درس کی اہمیت کو سمجھنے

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

لگیں،جبکہ ہمارے ہاں اس مضمون کیلیے خانہ پری کی جاتی ہے،اس لیے ترجمہ وتفسیر کے مدرس کو ماہر مدرس نہیں سمجھا جاتا، بلکہ فنون کی کتب کے مدرس کو حقیقتاً مدرس سمجھا جاتا ہے،اور ترجمہ وتفسیر کے مدرس احساس کمتری کا شکار رہتے ہیں،ان کی کوشش ہوتی ہے،کسی طرح ہم اپنا درس قرآن کا سبق منطق ،فلسفہ،صرف ونحو ،ادب سے تبدیل کروالیں،ایسے احساس کمتری کے شکار مدرس سے کوئی استفسار کرے کہ آپ کے پاس کون سی کتاب زیر تدریس ہے؟ تو جواب دینے کے بجائے شرما جائیں،یا ذو معنی جملہ بول دیتے ہیں کہ ''بیضاوی کا متن زیر تدریس ہے'' تاکہ مخاطب کو درجہ عالیہ کی کتاب کا مغالطہ دے کر اپنا بھرم رکھ لیں،ایسے ماحول میں درس قرآنیہ کی عظمت کا ماحول کیسے پنپ سکتا ہے؟۔

اس لیے مدارس میں کم استعداد کے اساتذہ کو یا بہت مصروف اساتذہ کو ترجمہ وتفسیر کا سبق دینے کی روش ختم کرنی چاہیے،ہمیشہ ماہر،صاحب استعداد اور صاحب ذوق کا انتخاب کیا جائے۔

۳......ہمارے ہاں ہر طرح کے تخصصات کے شعبے قائم ہیں......تخصص فی الفقہ،تخصص فی الحدیث،تخصص فی القراءات،تخصص فی الادب،تخصص فی اللغات،عربی،انگریزی اور چینی،اس کے علاوہ کئی سالانہ کورس منعقد ہوتے ہیں،اس فہرست میں اگر کوئی موضوع ہماری نظر التفات سے محروم ہے تو وہ ''تخصص فی التفسیر'' ہے۔

اس خلا کو پر کرنے کیلیے دورہ تفسیر وجود میں آئے ،چونکہ یہ دورہ تفاسیر سالانہ ایک دو ماہ کی مدت میں ہوتے ہیں،اس لیے ان میں رَواروی کے ساتھ ترجمہ پر اکتفا کیا جاتا ہے،جس سے علوم قرآنیہ سے کوئی مناسبت پیدا نہیں ہوتی،تخصص فی التفسیر پر توجہ نہ دینے کی وجہ سے علوم قرآنیہ کے کئی موضوعات ہمارے علماء وفضلاء کے لیے اجنبی بنتے جارہے ہیں۔

اساتذہ تفسیر سے گزارشات:

درجہ ثانیہ میں آخری پارہ پڑھایا جاتا ہے،یہ درس نظامی میں پہلا تفسیری مضمون ہے،اس میں چند امور ملحوظ رکھے جائیں:

۱......لغات حفظ کرانے کا اہتمام کیا جائے،اور مشکل لغات طلبہ سے لکھوائے جائیں۔

۲......پورے پارے کی نحوی ترکیب پڑھائی جائے،اور اس میں قرآنی اسلوب مقدرات سے مناسبت پیدا کی جائے۔

۳......پہلے لفظی ترجمہ ہر لفظ کا الگ الگ کیا جائے،پھر سلیس ترجمہ دہرایا جائے۔

۴......بیان تفسیر میں غیر ضروری طوالت سے اجتناب کیا جائے۔

درجہ ثالثہ، رابعہ، خامسہ میں درسِ تفسیر:

ان درجات میں بنیادی اہتمام چار چیزوں کا کرنا ضروری ہے:

ا......ترجمہ

ترجمہ ہمیشہ تحت اللّفظ اور سلیس دونوں کیے جائیں، تحت اللّفظ میں صرفی نحوی قواعد منطبق ہوتے ہیں، کیونکہ قرآنی آیات میں کبھی مبتدا اور خبر میں فاصلہ اور کبھی فعل و فاعل میں فاصلہ ہوتا ہے اور مقدرات بہ کثرت ہیں، تحت اللفظ ترجمہ میں ان کی نشاندہی ہو جاتی ہے، اور سلیس ترجمہ میں مراد تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے، تحت اللّفظ کیلیے ایسے تراجم سے مدد لی جاسکتی ہے، جو ہر لفظ کا ترجمہ بند ڈبے میں کر کے اسے نمایاں کرتے ہیں، اور سلیس ترجمہ کے لیے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا ترجمہ بہت مفید ہے۔

۲......حفظ لغات اور حلّ لغات

حفظ لغات اور حل لغات کے بغیر ترجمہ کی استعداد پیدا نہیں ہوتی، لغات قرآنیہ پر کئی عربی اردو کتب موجود ہیں، مگر طلبہ کے لیے جس کتاب سے استفادہ آسان ہے، وہ ہے ''منتخب لغات القرآن'' یہ دارالعلوم دیوبند کے استاذِ تفسیر و ادب مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی کی تالیف ہے، کراچی سے مکتبہ دارالھدی نے شائع کی ہے، اس میں پارہ ،سورت اور آیات کی ترتیب سے لغات کو حل کیا گیا ہے، اس کتاب کو حصہ وار ترجمہ قرآن کریم کے ساتھ مطالعاتی نصاب کا حصہ بنایا جائے، اور امتحان میں ایک سوال اسی سے ہو، اس کتاب کی وجہ سے لغات قرآنیہ کی بنیادی مباحث سمٹ جائیں گی، جیسے: اسم، فعل، صیغہ جات، صرفی تعلیل، مفرد، جمع کی مباحث۔

۳......مشکل وجوہ اعراب

ان درجات میں مکمل نحوی ترکیب نہیں دہرائی جاسکتی، مگر مشکل اعراب کی نشاندہی کی جاسکتی ہے، وجوہ اعراب کی معرفت مشکل اس وقت ہوتی ہے، جب عامل یا معمول مقدر ہو، یا عامل یا معمول کے درمیان فاصلہ ہو، یا ظاہری الفاظ میں نحوی قواعد کے موافق نہ ہو، یا ضمائر کے مراجع میں کئی احتمال ہوں، ایسے مواقع پر وجوہ اعراب کی مشکلات کو حل کر کے مراد قرآنی تک پہنچنے کے اسلوب سے طلبہ کو آگاہ کیا جائے، قرآن کریم کے مشکل اعراب کے حل پر مکی ابن طالب کی کتاب ''مشکل اعراب القران'' معروف ہے، یہ دو جلدوں میں مطبوع ہے، اس کے علاوہ پورے قرآن کریم کی نحوی ترکیب پر مشتمل کتابوں سے مدد لی جاسکتی ہے، اور یہ کتابیں عربی، اردو میں موجود ہیں، حال ہی میں مولانا عبدالرحمان لودھروی کی ''معارف البیان فی اعراب القرآن'' طبع ہوئی ہے، مکمل قرآن کی ترکیب اردو میں

بیان کی گئی ہے۔

۴......استنباطی فوائد

قرآن کریم میں غور وفکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے، مفسرین کرام اس تدبر سے جو فوائد اخذ کرتے ہیں اسے تفسیر میں درج کردیتے ہیں، بعض اوقات ایسے فوائد اللہ تعالیٰ قاری، سامع، استاذ پر القاء فرمادیتے ہیں، ایسے فوائد اگر صوفیا اخذ کریں تو اصطلاحاً اسے اشارہ کہتے ہیں، ادیب کریں تو بلاغت کہتے ہیں، فقہا کریں تو مسائل کہتے ہیں، واعظین کریں تو عبرت ونصیحت کہتے ہیں، حکماء وعقلا کریں تو نکتہ کہتے ہیں، ایسے فوائد اور انکے استنباط کے اسلوب سے وقتاً فوقتاً طلبہ کو آگاہی ملنی چاہیے، اس میں تدبر کے طُرق اور اسلوب کی مختلف راہیں آشکارا ہوتی ہیں، اور نزول قرآن کے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

کِتَابٌ اَنْزَلْنَاہُ اِلَیْکَ مُبارَکاً لِیَدَّبَّرُوْا آیَاتِہٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُو الْاَلْبَابِ (ص:۲۹)

درس قرآن کے ضمنی مباحث:

مذکورہ بالا چار چیزیں درس قرآن کا لازمی حصہ ہیں، جن کے طفیل طالب علم قرآن کریم کے لفظی حل اور معنوی مراد تک پہنچ جاتا ہے، مگر قرآن کریم متنوع جہات اور متنوع موضوعات کا بحرِ بےکراں ہے، جہاں صدیوں سے غوّاص بحر نئے نئے گہر نکال کر منظر عام پر لا رہے ہیں، مگر نہ ہی قرآن کے عجائب ختم ہوتے ہیں، نہ اس کی کشش کم ہوتی ہے، طلبہ کے سامنے درس قرآن کے اندر ضمنی مباحث کا کچھ نہ کچھ تذکرہ چلتا رہنا چاہیے، اس سے درس میں تنوع آتا ہے، اور طلبہ کی فکری نشو ونما ہوتی ہے، ذیل میں چند امور کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱......شان نزول

متقدمین کے نزدیک شان نزول کی اصطلاح کئی معنی میں استعمال ہوتی تھی، عموماً کسی واقعے پر کوئی آیت منطبق ہوتی ہو تو ''نزلت فی کذا'' کہہ کر وہ واقعہ بیان کردیا جاتا ہے، اس اصطلاح سے ناواقف شخص اس واقعہ کو آیت کا حقیقی شان نزول سمجھ لیتا ہے، حالانکہ وہ حقیقی شان نزول نہیں ہوتا، صرف آیت کی تفہیم کے لیے اس کا مصداق بننے والا ایک واقعہ ہوتا ہے، اس لیے بعض اوقات ایک ایک آیت کے متعدد شان نزول بھی مذکور ہوتے ہیں، لہٰذا طلبہ کے سامنے صرف ایسا حقیقی شان نزول بیان کیا جائے، جس کے بغیر آیت کریمہ کی مراد سمجھنا ناممکن ہو، اور ایسے شان نزول بہت قلیل ہیں، اسی طرح تفسیری اقوال میں ایک جامع قول حسب ذوق بیان کردیا جائے، عموماً ان متفرق اقوال میں اختلاف محض تعبیر کا ہوتا ہے، مگر ایک سے زائد اقوال بیان کرنے سے طالب علم مُشوّش ہوجاتا ہے، ایک قول بھی یاد نہیں رکھ پاتا، ایک قول کے انتخاب میں بھی اسرائیلیات سے اجتناب کیا جائے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۲......سورتوں اور آیتوں میں باہمی ربط

دو آیتوں اور دو سورتوں کے باہمی تعلق کو جاننے کا نام ربط ہے، ربط بین السور والآیات ایک اجتہادی اور ذوقی موضوع ہے، اس میں افراط وتفریط سے پرہیز کرنا چاہیے، بعض تفسیری حلقے ربط بین الاحزاب، بین الاجزاء بین الرکوع کا بھی اہتمام کرتے ہیں، حالانکہ حزب وجزء اور رکوع کی علامتوں کا نفس وحی سے کوئی تعلق نہیں ہے، انتظامی نوعیت کے امور میں ربط پیدا کرنا خواہ مخواہ کا تکلف ہے۔

علاوہ ازیں قرآنی آیات میں باہمی ربط پایا جاتا ہے، یا نہیں؟ اس میں اہل علم کی دو رائے ہیں: بعض اہل علم کے نزدیک چونکہ قرآن کریم مثل شاہی فرمان حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے، اس لیے کلام الٰہی کا ایک رخ اور ایک جہت تو ضرور ہوتی ہے، مگر قصص کے علاوہ ہر آیت کا دیگر سے ربط کا دعویٰ تکلف محض ہے، امام عزالدین بن عبد السلام اور امام شوکانی اس موقف کے ترجمان ہیں، اسی طرف شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا میلان ہے۔

دوسری رائے جمہور علماء کی ہے کہ کلام الٰہی مکمل باربط ہے، ربط کبھی حسی، کبھی معنوی، کبھی عقلی، اور کبھی محض تلازم ذہنی کی صورت میں ہوتا ہے، البتہ یہ ربط کس نوعیت کا ہوتا ہے، خود قائلین ربط کے دو گروہ ہیں:

(۱)......جمہور کے نزدیک ربط کی نوعیت تصنیفی طرز کی نہیں ہوتی، بلکہ آیتوں میں جزوی، حسی، معنوی مناسبت زنجیر کی طرح آیتوں کو ایک دوسرے سے جوڑتی چلی جاتی ہے۔ حضرت تھانویؒ کا ترجمہ قرآن، اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ترجمہ قرآن اس طرز کا عمدہ نمونہ ہے، یہی طرز روح المعانی اور تفسیر کبیر کا ہے۔ اس موضوع پر حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا ایک رسالہ ''سبق الغایات'' بھی موجود ہے۔

(۲)......بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ربط کی نوعیت تصنیفی طرز پر ہے، جس طرح کسی کتاب کے ابواب وفصول، مقدمہ اور تتمہ سب ایک ہی موضوع سے منسلک ہوتے ہیں، اسی طرح قران کریم کی سورتیں وحدت موضوع کا مظہر ہوتی ہیں، اس میں تمام آیتیں ایک ہی موضوع کے لیے مقدمہ اور تتمہ کا فریضہ انجام دے رہی ہوتی ہیں، برصغیر میں حمید الدین فراہی اور حسین علی اَلوانی اسی موقف کے ترجمان ہیں، فراہی مرحوم اپنے نظم ومناسبت کو ذوق تک رکھتے تو کوئی حرج نہ تھا مگر انہوں نے اس ذوق کو اصل بنا کر پیش کیا، پھر جمہور امت سے ہٹ کر از خود مآخذ تفسیر مقرر کر کے ان کی درجہ بندی کی، پھر اپنے نظم قرآن کے مخصوص ذوق کو اس میں ڈھال کر جو تفسیر منظر عام پر لائے، اس پر صرف افسوس ہی کیا جا سکتا ہے، اہل ذوق مولانا رضی الاسلام ندوی کی ''نقد فراہی'' ملاحظہ کر سکتے ہیں، غامدی مکتب انہیں کے منہج کو اپنی اساس بتلاتا ہے، فراہی مرحوم کے نزدیک تفسیر قرآنی کے دو ہی مآخذ ہیں۔ قطعی اور ظنی۔

قطعی میں بالترتیب یہ چار ہیں: (۱) ادب جاہلی، (۲) نظام (نظم ومناسبت)، (۳) تفسیر القرآن بالقرآن

(۴) سنت متواترہ

ظنی میں بالترتیب یہ تین ہیں: (۱) احادیث صحیحہ، (۲) سابقہ اقوام کی تاریخ، (۳) قدیم آسمانی صحیفے

تعجب ہے ان ماٰخذ تفسیر پر جن میں جاہلی ادب کو حدیث رسول اور اقوال صحابہ پر قطعیت اور اولیت حاصل ہے، تفسیر القرآن بالقرآن قطعی ماٰخذ میں تیسرے درجے پر ہے، احادیث صحیحہ کو ظنی حیثیت دی گئی، آثار صحابہ تو کسی شمار میں نہیں آئے، حقیقت یہ ہے کہ فراہی صاحب کی فکر نے اہل ہوا کو من مانی تفسیر کا حوصلہ بخشا، جو صاحب ذوق فراہی مرحوم کے منہج سے براہ راست واقف ہونا چاہتے ہیں وہ ان کتابوں کا مطالعہ کریں:

(۱) دلائل النظام، (۲) التکمیل فی اصول التاویل، (۳) نظام القرآن وتاویل الفرقان بالقرآن

مولانا حسین علی الوانی رحمۃ اللہ علیہ بھی تصنیفی طرز کے رابطہ کے قائل ہیں، ان کے شاگردوں میں مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ، امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ، مولانا عبدالہادی شاہ منصوری رحمہ اللہ، مولانا طاہر پنج پیری رحمہ اللہ، مولانا عبداللہ بہلوی رحمہ اللہ کے نام سرفہرست ہے، تفسیر جواہر القرآن رابطہ کی اس نوعیت کی عمدہ مثال ہے، مولانا طاہر پنج پیری رحمہ اللہ کی تالیف "سمط الدرر فی تناسب الآیات والسور اور مولانا عبداللہ بہلوی رحمہ اللہ کی عمدة الجواهر والدرر فی خلاصة القرآن و رابط السور اس منہج کو جاننے کے لیے کافی ہے، لیکن یہ حضرات ربط کی اس نوعیت کو ذوقی چیز سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن کریم کے چار حصے ہیں۔ ہر حصے کی ابتداء الحمد سے ہوتی ہے:

(۱)...... فاتحہ تا مائدہ، اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کا بیان ہے۔

(۲)...... الانعام تا سورہ بنی اسرائیل۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا بیان ہے۔

(۳)...... کہف تا احزاب۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے مالک اور متصرف ہونے کا بیان ہے۔

(۴)...... سبا تا الناس، اس میں شفاعت قہری کی نفی کا بیان ہے۔

علاوہ ازیں علمائے کرام نے مستقل اس موضوع پر کتابیں لکھیں، جیسے:

(۱) اَلْبُرهان فِیْ تَناسب سُورِ القرآن: از ابو جعفر احمد بن ابراہیم۔

(۲) نظم الدُرَر فی تناسبِ الآیَاتِ وَالسُّوَر: از جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (ت: ۹۱۱ھ)

(۳) سَبْقُ الغَایَاتِ فِی نَسْقِ الآیَاتِ: حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی (ت: ۱۳۶۲ھ)

(۴) بُلْغَةُ الْحَيْرَانِ فِیْ رَبطِ آیاتِ القُرآن: مولانا حسین علی الوانی (ت: ۱۳۶۳) یہ سب مطبوع ہیں۔

۴.....تردید مذاہب باطلہ

باطل مذاہب اور افکار کی تردید کرنا قرآن کریم کے مقصدِ نزول میں شامل ہے، قرآن کریم اپنے زور بیان سے عقائد کی درستی کے ساتھ ساتھ باطل عقائد کی تردید بھی کرتا ہے، باطل عقائد اور مذاہب کی تردید کما حقہ تبھی ہو سکتی ہے، جب اس سے واقفیت بھی ہو، دنیا کے دو آسمانی مذاہب راہ راست سے ہٹے ہوئے ہیں، یہودیت اور مسیحیت۔ بقیہ دنیا میں جتنے مذاہب ہیں سب میں وصف مشترک 'شرک' ہے، کوئی دیوی اور دیوتا کا پجاری ہے، اور کوئی مادیّت کا پجاری ہے، قرآن کریم یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے افکار کی پرزور تردید کرتا ہے، اس لیے استاذِ تفسیر اور طالب تفسیر کیلیے مختلف مذاہب کی مختصر تاریخ اور ان کے بنیادی عقائد سے واقفیت رکھنا ضروری ہے، ذیل میں چند کتابوں کی نشاندہی کی جاتی ہے، جن سے مدد لی جا سکتی ہے:

۱.....مذاہب کے تعارف کے لیے ''اسلام اور مذاہب عالم'' از حافظ محمد شارق

۲.....اہل کتاب اور مشرکین، الحادکی تردید کیلیے ''تفسیر ماجدی'' مولانا عبدالماجد دریابادی

۳.....قادیانیت کے قرآنی استدلال کے جواب کے لیے دیکھئے ''قادیانی شبہات کے جوابات پہلا حصہ'' از شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب۔

۴.....روافض کے نظریاتی استدلات قرآنیہ پر تفصیلی مباحث ''تحفہ خلافت'' از مولانا عبدالشکور لکھنوی۔

۵.....اہل بدعت کے مروّجہ افکار کے متدلّات پر تفصیلی مباحث ''براہین اہل سنت'' از مولانا دوست محمد قریشی صاحب۔

۶.....باطل مذاہب وفرق کی تردید پر جامع تفسیر ''کشف البیان'' از شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ۔

۷.....اہل سنت کے عقائد کے استحضار کیلیے دارالعلوم دیوبند کے استاذ مولانا توحید عالم قاسمی بجنوری کی کتاب ''مسلک اہل سنت یعنی علماءِ دیوبند کے عقائد و نظریات'' کو ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔

۵.....قرآنی مضامین کا تکرار

بعض اوقات قرآن کریم کے اسلوب بیان فصاحت سے ناواقف شخص کو یہ الجھن محسوس ہوتی ہے، ایک ہی مضمون خواہ وہ ترغیب وترہیب کا ہو، اخلاقی ہدایات کا ہو یا شرعی احکام کا ہو، تاریخی قصص ہوں یا آثارِ کائنات کا تذکرہ ہو، مختلف طریقوں اور مختلف الفاظ کے ساتھ اسے کئی بار دہرایا جاتا ہے، یاد رکھیئے کہ قرآن کوئی فلسفیانہ کتاب یا مقالہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک کتابِ دعوت، کتابِ انقلاب اور تحریک ہے، جو جستہ جستہ ضرورت کے موافق نازل ہوتی رہی ہے، اور مضمون کا تکرار قاری کو ایک خوشگوار احساس اور فوائد سے روشناس کرتا ہے، اس تکرار سے اعلیٰ درجے کی

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بلاغت اور انسانی طاقت سے ماورا فصاحت کا اظہار ہوتا ہے،،قرآن کریم میں جس جگہ بھی تکرار ہے، وہاں اسلوب بدلا ہوا ہے، وہاں فوائد کے نمایاں پہلو دوسری جگہ سے مختلف ہوں گے،اس لیے آپ دیکھیں گے، کہ پورا واقعہ ایک ہی کیفیت اور الفاظ کے ساتھ دوسری جگہ نہیں ملے گا،مفسرین ایسی آیت کے ضمن میں ان فوائد کا تذکرہ بھی کرتے ہیں،طلبہ کے سامنے اس تکرار کی حکمتیں اور مصالح کا ہلکا پھلکا اشارہ ہونا چاہیے،اس موضوع پر عربی اردو کتب موجود ہیں،اردو میں مولانا ذاکر حسن نعمانی کی کتاب ''وجوہ التکرار فی القرآن'' عمدہ کتاب ہے،عربی میں اس موضوع پر ایک تفسیر بھی قابل مطالعہ ہے''المفسر لاسرار التکرار فی القرآن'' از یاسر محمد مرسی۔

۶......قرآنی مضامین میں ظاہری تعارض

انسانی عقل کی کوتاہی سے بعض اوقات طلبہ کرام کو قرآنی بیان میں ظاہری تعارض محسوس ہوتا ہے،تو ایسے تعارض کو بیان کر کے پھر اس کو دور کرنا چاہیے،اس سے طلبہ کو حل مشکلات کے فن پر دسترس ہوگی اور فکر و نظر کے جہان کو وسعت ملے گی،اس موضوع پر عربی کتب بھی ہیں،البتہ اردو میں مولانا انور گنگوہی کی ''انوار الدرایات لدفع التعارض بین الآیات'' نامی کتاب جو''مشکلات القرآن'' کے نام سے طبع ہوئی ہے،اس سے استفادہ کرنا چاہیے،اس میں سورتوں کی ترتیب ظاہری کو سامنے رکھ کر اس کا حل بیان کیا گیا ہے، یہ کتاب بقامت کہتر بہ قیمت بہتر کا نمونہ ہے،مولانا ذاکر حسن نعمانی کی کتاب ''تطبیق الآیات'' بھی اسی موضوع پر اردو ذخیرے میں عمدہ اضافہ ہے۔

۷......قرآن کریم اور مقدّرات

ہر زبان اور کلام میں مقدرات ہوتے ہیں اور یہ مقدّرات اس کلام کو معنیٰ خیز بناتے ہیں،عربی زبان فصاحت و بلاغت، استعارہ اور کنایہ میں بے مثال زبان ہے اور جب یہ خطابت میں ڈھل جائے تو اس کا حسن دو آتشہ ہو جاتا ہے،قرآن کریم بھی عربی کے اسلوب خطابت میں نازل ہوا،اس لیے کہیں مبتدا، کہیں خبر، کہیں شرط، کہیں جزا، کہیں موصوف، کہیں صفت، کہیں مضاف، کہیں مضاف الیہ، کہیں عامل، کہیں معمول مقدر ہوتا ہے۔ جب تک قرآن کریم کے اس اسلوب سے واقفیت پیدا نہ کی جائے تب تک ترجمہ اور تفسیر کی حلاوت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر کلام الٰہی بسیط ہوتا اور مقدرات نہ ہوتے تو نظم قرآن کا فن بھی آشکارا نہ ہوتا۔ علاوہ ازیں قرآن کریم میں مقدرات درج ذیل وجوہات کی بنا پر ہیں:

۱......قرآن کریم عربی زبان کے اسلوب خطابت کے موافق نازل ہوا۔

۲......کم سے کم الفاظ میں اظہار مافی الضمیر کرنا بلاغت کا حصہ اور قرآن کا اعجاز ہے۔

۳......مقدّرات کے ذریعے کلام میں حسن اور حلاوت کا اضافہ ہوتا ہے۔

۴......مقدّرات کے ذریعہ کلام میں اجمال آتا ہے اور اجمال باعث جمال ہے۔

۵......مقدّرات کی بنا پر کلام میں تجسس اور تدبر کے مواقع ملتے ہیں۔

۶......مقدّرات کی بنا پر علم کے پروانوں پر افکار و خیال کے نئے باب کھلتے ہیں۔قرآن کریم کے مقدرات سے واقف ہونے کے لیے درج ذیل تفاسیر کا مطالعہ اہم ہوگا۔

۱)......تفسیر الجلالین، اس تفسیر کی خصوصیت میں سے ایک یہی ہے کہ وہ قرآنی کلمات کے مابین پائے جانے والے مقدّرات کو عبارت کے ذریعے ظاہر کرتی ہے۔

۲)......تفسیر کشاف یا اس کی متبادل ''تفسیر ابی السعود'' کا مطالعہ کرنے والا کبھی قرآن کے زبان و بیان کے معاملے میں پریشان نہیں ہوگا۔

۳)......تفسیر مدارک بھی مقدرات، وجوہ اعراب اور حل قرآن کا خصوصی امتیاز رکھتی ہے۔ترجمہ قرآن کے ہر طالب علم کے لیے اسے مطالعہ میں رکھنا لازم ہے۔

۴)......اسی طرح قرآن کریم کی نحوی ترکیبوں پر مشتمل تفاسیر بھی مقدّرات کی تلاش میں بڑی معاون ثابت ہوتی ہیں۔

۸......قرآنی تشبیہات وامثال

تشبیہ فن بلاغت کی ایک قسم ہے، جس کا معنی یہ ہے کہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں شریک کرنا، جیسا کہا جائے'' زید کالاسد'' یہ تشبیہات کلام میں بلاغت وفصاحت پیدا کرتی ہیں تمام زبانوں میں اس کا چلن ہے، قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت درجہ اعجاز تک پہنچی ہوئی ہے، ایک حرف بھی ایسا استعمال نہیں ہوا جو کلام کو مقام فصاحت سے ساقط کرتا ہو، اس میں کوئی شک نہیں قرآن کریم بلاغت وانشاء کی کتاب نہیں مگر اس میں تمثیل، تشبیہ ، استعارہ کی نادر مثالیں ملتی ہیں، اس موضوع پر ابن ناقیہ کی کتاب،، الجمان فی تشبیہات القرآن،، بڑی اہمیت رکھتی ہے، لیکن اس میں انیس آیات کو زیر بحث لایا گیا ہے، ہندوستان کے ڈاکٹر ابوالنصر محمد خالدی نے اپنی کتاب'' قرآنی تشبیہات واستعارات'' میں قرآن کریم کی متعدد آیات میں واقع تشبیہ کی عالمانہ فاضلانہ تشریح کی ہے۔

اسی طرح قرآن کریم میں مثالیں بھی بیان فرمائی گئی ہیں، جس کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے شیخ عزالدین فرماتے ہیں،، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مثالیں اس لیے بیان فرمائی ہیں، تاکہ اس سے بندوں کو یاددہانی اور نصیحت کا فائدہ حاصل ہو، (الاتقان فی علوم القرآن: ۹۲/۷-۳)

قرآنی مثالوں سے وعظ، تذکیر، ترغیب، تحریص، زجر، عبرت پزیری اور کلام میں تاکید پیدا ہو جاتی ہے، اور معنوی

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

امور محسوس شکل میں قاری کے سامنے آجاتے ہیں، عربی اردو میں اس موضوع پر بہ کثرت کتب ہیں۔

۱۔اردو میں مولانا خالد محمود، استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور کی کتاب ''امثال القرآن'' اس موضوع پر عمدہ کتاب ہے۔

۹.....قرآنی قصص

انسانی فطرت کا حصہ ہے کہ واقعات میں غور وفکر کر کے اپنے لیے درست سمت متعین کرتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف انبیاء کرام اور مختلف اقوام کے واقعات بیان فرمائے، ان کے عروج و زوال، ان کی نفسیات اور ان کے اچھے برے انجام سے آگاہ کیا، قرآن کریم میں یہ قصے عبرت، نصیحت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی، دین حق کی اشاعت ونفاذ میں قربانیاں دینے والوں کی دلی تسکین کیلیے بیان کیے گئے، اس لیے ان قصوں کو الف لیلوی داستانوں اور ناولوں اور افسانوں کی طرح ملمع سازی اور تمام تر جزئیات کے ساتھ ایک ہی مقام پر اس طرح مرتب انداز میں بیان نہیں کیا گیا، کہ قارئین ان کی لذت میں کھو کر حقیقی غرض سے غافل ہو جائیں۔

علوم قرآنیہ سے شغف رکھنے والے علمائے کرام نے ان قصوں کو بھی اپنی تحقیقات کا خصوصی موضوع بنایا ہے، تاکہ طلبائے تفسیر کو ان واقعات کے زمان ومکان، اسباب وعلل اور نتائج سے عمدہ طریقے سے آگاہی حاصل ہو۔

۱۔عربی میں اس موضوع پر عبد الوہاب نجار کی ''قصص الانبیاء'' معروف ہے، اردو میں اس سے بہتر اضافوں کے ساتھ مولانا حفظ الرحمان سیوہاروی کی کتاب ''قصص القرآن'' دو جلدوں میں اور چار حصوں میں مطبوع ہے، سیوہاروی رحمہ اللہ نے تمام واقعات کی اساس قرآنی آیات پر رکھی ہے، احادیث صحیحہ سے اس کی توضیح کی اور تاریخی حوالوں سے اسے نمایاں کیا، تورات وانجیل اور قرآنی بیان میں جہاں جہاں تعارض آیا وہاں قرآنی بیان کو دلائل سے مبرہن کر کے اس کی صداقت کو روشن کیا، اسرائیلی خرافات کی قلعی کھولی گئی، تفسیر، حدیث، تاریخ کے بیان پر جہاں کہیں اشکال وارد ہوا تو بحث وتمحیص کے بعد سلف صالحین کے منہج کے موافق اس کو حل کیا گیا، یہ کتاب تفسیر کے ہر استاذ اور طالب علم کی ضرورت ہے، اس کے ضمن میں مولانا سید سلمان ندوی رحمہ اللہ کی کتاب ''ارض القران'' بھی اس لحاظ سے بہتر ہے، کہ قرآنی قصص کے مقامات کی جغرافیائی حیثیت کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

۱۰.....مترادفات الفاظ قرآنیہ

قرآن کریم میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں، جن کا مادہ مختلف ہے مگر معنی ایک ہی ہے، خوف، خشیت، حذر، یہ الفاظ متفرق المادّہ ہیں مگر معنی ایک ہی ہے ڈرنا، مگر ان میں ذیلی دقیق فرق ہوتا ہے جس کے جاننے سے قرآن کریم کا اعجازی پہلو نمایاں ہوتا ہے۔

عموماً یہ فرق لغت یا عربی تفسیر میں مل بھی جاتا ہے، مگر خاص قرآنی الفاظ مترادفہ کے فرق پر کوئی کتاب نظروں سے

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نہیں گزری، امام راغب اصفہانی نے مفردات القرآن کے مقدمہ میں اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ اگر زندگی رہی تو اس کتاب کے بعد الفاظ مترادفہ کے فرق اور اس کی توجیہ پر کتاب لکھوں گا، معلوم نہیں ان کو مہلت مل سکی یا نہیں، کتاب مرتب فرمائی یا نہیں، مگر آج تک اس کی کوئی خبر نہیں ہے، مگر اردو زبان کو یہ فخر حاصل ہے اس موضوع پر بھی کتاب موجود ہے، مولانا عبدالرحمان کیلانی صاحب نے اپنی کتاب ''مترادفات القرآن'' میں منفرد اور نادر تحقیق سے اس موضوع پر کام کیا ہے، طلبہ کو مختلف مواقع پر ان فروق سے روشناس کرایا جائے، تاکہ ان کا علمی ذوق پروان چڑھ سکے۔

۱۱...... تطبیق آیات قرآنیہ

قرآن کریم زندہ معاشرے کی زندہ کتاب ہے، انسانی معاشرت اور انسانی نفسیات کا کوئی ایسا پہلو نہیں ہے جس پر قرآن گرہ کشائی نہ کرتا ہو، لیکن طلباءِ تفسیر میں اس کی تمرین اور مشق نہ ہونے کی وجہ سے عموما طلبہ کسی موضوع پر برجستہ آیت کریمہ پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، اس لیے روز مرہ زندگی سے متعلقہ آیات بمع ترجمہ حفظ کرائی جائیں تاکہ مختلف مواقع کی مناسبت سے آیات سے استدلال کا ڈھنگ آسکے اور آیات کو سنانے اور وعظ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔

کبھی طلبہ میں سوال و جواب کی نشست قائم کر کے اس شوق کو مہمیز دی جائے مثلاً تخلیق کائنات پر، انسانی تخلیق کے مراحل پر، مقصد حیات پر، ناپ تول میں کمی پر، زنا، شرک کی قباحت پر، جوا اور سود کی حرمت پر ایک ایک آیت پڑھ کر سنائیں، اس طرح طلبہ میں یہ ملکہ راسخ ہوتا چلا جائے گا۔

اس میں **المعجم الموضوعی للقرآن الکریم** سے مدد لی جاسکتی ہے، اور حضرت مولانا سعید احمد پالن پوری رحمہ اللہ نے منتخب آیات و احادیث کا ایک مختصر مجموعہ محفوظات کے نام سے تین حصوں میں مرتب فرمایا ہے، اس سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے، پہلے حصے میں چھوٹی چھوٹی آیات اور احادیث ہیں اور دوسرے میں پہلے سے کچھ بڑی اور تیسرے میں ان سے بڑی تاکہ بتدریج طلبا کو یاد کرنا آسان ہو۔

ویسے تو تفسیر کے ہر استاذ کا اپنا بھی ایک تفسیری ذوق ہوتا ہے، یا زمان و مکان کی ترجیحات ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے درس تفسیر میں کوئی ایک رنگ غالب رہتا ہے۔ لیکن اوپر بیان کردہ ضمنی مباحث کو سامنے رکھ کر دروس کا اہتمام کیا جائے تو دروس کی افادیت بڑھ جائے گی اور طلبہ کو بھی علم تفسیر سے لگاؤ پیدا ہوگا، ان کے حصول علم کے شوق کو مہمیز ملے گی...... ان شاءاللہ!۔☆

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شخصیت

ہر دل عزیز مہتمم ...... جو محبوب بھی تھا، محبّ بھی

محمد اَحمد حافظ

عالم اسلام کے عظیم فرد، مفتی اعظم پاکستان، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحبؒ کا گزشتہ ماہ انتقال ہوا تو معاشرے کے ہر طبقے کے افراد نے جانا کہ گویا ان کا ایک دیرینہ سرپرست، مشفق اُستاذ، مخلص دوست، ہمدرد مربی، ایک عالم باعمل اس دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ آپ نے طالب علمی سے لے کر وفات تک اگرچہ تمام عمر دارالعلوم کراچی کی چاردیواری میں گزاری، لیکن آپ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع رہا۔ افتاء، تعلیم، تدریس، تصنیف، علمی مجالس اور تعلیمی اداروں کی سرپرستی، اندرون و بیرون ملک اہل علم کی نیابت و پیشوائی...... یہ تمام حلقے آپ کی جولان گاہ رہے۔

طویل مدت تک آپ دارالعلوم کراچی کے مہتمم رہے، خود کو دارالعلوم کراچی کے لیے ہمیشہ وقف کیے رکھا، اس کی ایک ایک اینٹ کو بنایا، سنوارا، سجایا، اور دارالعلوم کو عالم اسلام کے شاندار تعلیمی ادارے کا روپ دیا، جس کی نظیر کہیں اور نظر نہیں آتی۔ آپ نے دارالعلوم کے صرف در و دیوار کو نہیں سنوارا بلکہ اس کے مکینوں یعنی طلبہ کرام کی تعلیم و تربیت ،ان کے اخلاق و عادات، کردار و عمل کو سنوارنے میں بھی مثالی کردار ادا کیا۔

طلبہ سے آپ کو بے پناہ محبت تھی، وقتاً فوقتاً اپنی اس محبت کا بے ساختہ اظہار بھی فرمایا کرتے۔ طلبہ کی تربیت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے، اس کے ساتھ ساتھ طلبہ کی ضروریات، سہولیات، ان کے راحت و آرام کے لیے برابر فکرمند رہتے۔ دارالعلوم کی جدید تعمیر شدہ درس گاہیں، دارالاقامے اور دارالعلوم کی عظیم الشان مسجد آپ کی اسی محبت کا مظہر ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ کے عزیز شاگردوں کے جو تاثرات سامنے آئے ہیں حیران کن بھی ہیں، دل چسپ بھی، اور متاثر کن بھی، ان تاثرات سے انوکھے قسم کے مہتمم کا سراپا سامنے آتا ہے جو طلبہ کا محبوب بھی ہو اور محبّ بھی۔ عام طور پر مہتمم کو سخت گیر اور ترش رُو شخصیت کے طور پر جانا جاتا ہے، مگر یہاں معاملہ جدا تھا۔ ہم نے آپ کے عزیز شاگردوں کے ذریعے سوشل میڈیا پر آنے والے کچھ تاثرات کو جمع کیا ہے، پڑھیے اور سر دھنیے۔

طلبہ سے آپ کو کس قدر محبت تھی؟! اس حوالے سے ایک فاضل **مولانا سید عبدالرزاق** لکھتے ہیں: درجہ سادسہ کے ابتداء سال میں ایک روز مغرب کی نماز کے بعد استاذ محترم مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم نے اعلان

فرمایا کہ سنتوں کے بعد حضرت صدر صاحب کا بیان ہوگا، تمام طلبہ اپنی نشستوں پر بیٹھیں، تھوڑی دیر میں حضرت صدر صاحب نے اپنی نرم وشیریں آواز میں یوں آغاز کیا:

''میرے عزیز طلبہ!...... میری عمر اسّی سال سے تجاوز کر چکی ہے، میری بیوی کہتی ہے کہ کسی کو اپنی عمر نہ بتایا کریں، کہیں نظر نہ لگ جائے، میں نے اپنی اس عمر میں سب سے زیادہ جو دعا مانگی وہ یہ کہ: ''یا اللہ! طلبہ سے میری محبت کو بڑھا'' پھر فرمایا: ''مجھے آپ سے محبت ہے اور بے انتہا محبت ہے، ہمارے والد ماجد نے ہمیں یہی سکھایا ہے اور ہم نے ان کا اسی پر عمل دیکھا ہے، ہمارے والد ماجدؒ یہ دعا کثرت سے پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْناً وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْناً وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْن

اور فرمایا کرتے تھے کہ مساکین سے میری مراد ''طلبہ'' ہیں۔

ہمارے والد ماجدؒ کی طلبہ سے اس قدر محبت تھی کہ موت کے وقت بھی یہ وصیت کر رکھی تھی کہ مجھے غسل بھی طلبہ دیں گے، کفن بھی طلبہ پہنائیں گے، میری قبر بھی طلبہ تیار کریں گے اور قبر میں بھی طلبہ اتاریں گے، چنانچہ پھر جب طلبہ نے قبر تیار کی تھی دیکھنے والوں نے برجستہ کہا کہ اس قدر نازنین قبر ہم نے کبھی نہیں دیکھی!۔

پھر فرمایا: ''میرا اکلوتا بیٹا زبیر اشرف ہے، آپ کو اندازہ نہیں کہ زبیر مجھے کتنا محبوب ہوگا؟ اب آپ لوگ جو یہاں مدرسہ میں آتے ہیں تو آپ میں سے ہر کوئی کسی کا زبیر ہوگا، اور ان کے والدین نے آپ کو ہمارے حوالے کیا ہے، میں آپ سے سچی بات کہتا ہوں کہ میں آپ کا اسی طرح خیال رکھوں گا جس طرح اپنے بیٹے 'زبیر' کا خیال رکھتا ہوں، اور آپ سے اتنی ہی محبت رکھوں گا جس طرح زبیر محبت رکھتا ہوں...... اور اے اللہ! طلبہ سے میری محبت کو بڑھا دیجیے۔''

جناب **مولوی عمار بن یاسر صاحب** لکھتے ہیں:...... عالم اسلام کے معروف ادارے دارالعلوم کراچی کے رئیس و صدر، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ، پاکستان کے مفتی اعظم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ جب درس گاہ میں تشریف لاتے تو معلوم ہوتا کہ آپ اپنے سارے عہدے درس گاہ کے دروازے کے باہر رکھ آئے ہیں۔ برکت سے بھرپور آدھے گھنٹے میں درس، زندگی کے تجربات، عملی میدان میں قدم رکھنے کا طریقہ و سلیقہ، اکابر کے چشم دید واقعات بیان کرتے، آخر میں مسرور چہرے اور پوری توجہ کے ساتھ طلبہ کے مسائل سنتے، یہ مسائل ومشکلات کبھی کبھی عجیب وغریب اور دلچسپ ہوتے...... مثلاً:

ایک طالب علم نے کہا: استاذ جی! مطعم والوں کی طرف سے طلبہ کو آج کل وافر مقدار دال کھلائی جا رہی ہے۔

مسکرا کر فرمانے لگے: ان شاء اللہ بہتری کی کوشش کریں گے۔

ایک طالب نے کہا: استاذ جی! جمعہ کے دن پہلے حلوہ کی ترتیب تھی، اب وہ بھی ختم کردی گئی ہے۔

ایک دن ایک طالب علم نے کہا کہ استاذ جی! پہلے کینٹین والے چائے بیس روپے کی دیتے تھے آج کل چائے کا ریٹ بائیس روپے کا چلارہے ہیں۔

اس پر فرمایا کہ ہم اس کا جائزہ لیں گے اور ان شاءاللہ اس کا مناسب حل نکال لیں گے۔

جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ چونکہ مہنگائی ہے، اس لیے ریٹ مناسب ہے، لیکن اس مشکل کا حل ہم نے یہ نکالا ہے کہ طلبہ کے ماہانہ وظیفے میں اضافہ کردیا ہے۔

طلبہ سے کبھی کبھی فرمایا کرتے کہ: ''طلبہ محبت کے ساتھ مجھے ''رئیس الجامعہ'' کے نام سے پکارتے ہیں، لیکن مجھے اس لقب سے دھچکا سا لگتا ہے، یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ صدارت میری گردن میں منہ کھولے اژدھے کی طرح لٹکا ہوا ہے جو کسی وقت بھی حملہ کرسکتا ہے۔

ایک مرتبہ ہمارے دورہ حدیث کے سال حضرت استاذ محترم بخارا و سمرقند کے سفر پر گئے ہوئے تھے، طویل سفر کے بعد ایک صبح ہمیں معلوم ہوا کہ آپ واپس تشریف لے آئے ہیں، حضرت استاذ محترم دوپہر کے طعام اور قیلولہ سے آدھا گھنٹہ پہلے تشریف لاتے اور مسلم شریف پڑھاتے تھے۔ ہم طلبہ اس کشمکش میں تھے کہ آپ آج درس گاہ میں تشریف لائیں گے کہ نہیں؟ اس لیے پانچ دس منٹ انتظار کیا لیکن پھر معمول کے مطابق لاپروائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مطعم چلے گئے، وہاں میز پر بیٹھتے ہی پیغام ملا کہ استاذ محترم تشریف لے آئے ہیں اور طلبہ کے انتظار میں ہیں، لہٰذا تمام طلبہ جلد حاضر ہوں۔ ہم لوگ تیار کھانا وہاں بیٹھے دوسرے طلبہ کو دے کر بھاگم بھاگ دارالحدیث پہنچے تو دیکھا کہ ایک باپ کی شفقت دینے والا ضعیف العمر فقیہ اور جامعہ کا صدر مسرور چہرے کے ساتھ مسند حدیث پر تشریف فرما ہے، اندر آنے والے ایک ایک طالب علم پر نگاہِ شفقت فرمارہے ہیں، پھر چند ساعتوں کے بعد فرمایا:

عزیز طلبہ کرام!...... میں کل رات آیا تھا، بیماری چند سالوں سے روز بروز شدت اختیار کررہی ہے اور ضعف بھی زیادہ ہے، اس لیے کلاس آنے کی ہمت نہیں ہورہی تھی، طویل سفر کی تھکاوٹ ابھی بہت ہے، اس لیے کچھ پڑھانے کی ہمت تو کیا درس گاہ آنے کی بھی ہمت نہیں تھی، درس گاہ میں حاضری کا مقصد آپ طلبہ کا دیدار تھا، کل رات دارالعلوم پہنچ چکا ہوں لیکن آپ لوگوں کو دیکھے بغیر سکون نہیں آرہا تھا، اس لیے فقط آپ لوگوں سے ملنے چلا آیا۔

ایک طالب علم لکھتے ہیں:...... ''ایک مرتبہ چھٹیوں کے بعد اسباق کا آغاز ہوا تو ہماری جماعت کے طلبہ استاذ جیؒ کے استقبال کے لیے گھر سے درس گاہ تک دو صفوں میں کھڑے ہوئے تھے، اور استاذ محترم پر پھول نچھاور کررہے تھے، جب درس گاہ پہنچ گئے تو معمول کے مطابق سلام کرکے فرمانے لگے:

’’عزیز طلبہ کرام!...... پھول لانے اور نچھاور کرے کی کیا ضرورت تھی؟، آپ طلبہ تو خود ہمارے ’’پھول‘‘ ہیں، اور یہ پھول ہمارے لیے کافی ہیں۔‘‘

مولانا خرم شہزاد صاحب لکھتے ہیں:...... دارالعلوم کے ایک طالب علم نے واقعہ سنایا کہ دارالعلوم کے دارالاقامہ میں ایک طالب علم کی لکڑی کی الماری کی چٹخنی خراب ہوگئی، طالب علم نے دارالاقامہ کے نگران کو اسے ٹھیک کرانے کے لیے اطلاع دی مگر نگران صاحب نے کوئی توجہ نہیں دی۔ طالب علم نے کسی طرح یہ شکایت صدر جامعہ حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحبؒ تک پہنچادی تو حضرت شکایت سن کر فوراً بنفس نفیس اس دارالاقامہ کے نگرن کے پاس پہنچے اور اس کی خوب سرزنش کی؛ اور فوری طور پر الماری کی چٹخنی ٹھیک کرانے کا حکم دیا۔

جناب عبداللہ ترخوئی صاحب حضرت صدر صاحب رحمہ اللہ کی شفیقانہ اداؤں کو یاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ دارالعلوم کے نائی آصف بھائی کے ساتھ گپ شپ ہو رہی تھی، انہوں نے حضرت استاذ محترم کے حوالے سے بتایا کہ ایک دن میرے والد مرحوم (جو دارالعلوم کے قدیم نائی تھے) حسب معمول کام کر رہے تھے اور یہ بالکل سردیوں کے اوائل کی بات ہے کہ حضرت صدر صاحب رحمہ اللہ کی کال آ گئی، حال واحوال پوچھنے کے بعد فرمایا:

’’میاں!...... آپ جو طلبہ کا کام کرتے وقت بلیڈ سے خط بناتے ہو، اس کے لیے ٹھنڈا پانی استعمال کرتے ہو یا گرم پانی؟!۔

آصف بھائی کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے جواب دیا کہ حضرت! ٹھنڈا پانی ہی استعمال کرتا ہوں، گرم پانی کی سہولت نہیں ہے۔

تو حضرت صدر صاحب نے بے ساختہ فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ گرم پانی کی سہولت نہیں آپ کے پاس؟!۔ آپ سب کام چھوڑ کر میرے پاس آئیں اور پیسے لے کر جائیں اور اپنے پاس گرم پانی کا انتظام کریں، تاکہ عزیز طلبہ ٹھنڈے پانی کی وجہ سے بیمار نہ ہوجائیں۔‘‘

کیا اس شفقت کی مثال دنیا میں ڈھونڈی جاسکتی ہے؟۔

حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ کے نواسے **مولانا معاذ اشرف صاحب** اپنے نانا کے حوالے سے لکھتے ہیں:

مجھے آج بھی وہ رات یاد ہے، جب میں نے اپنے نانا، مربی واستاذ، مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ سے فرمائش کی تھی کہ تعلیم کے ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے، کچھ نصیحت فرما دیجیے۔ دراصل یہ جامعہ دارالعلوم کراچی میں میرا پہلا سال اور درسِ نظامی کا ساتواں سال یعنی ’’موقوف علیہ‘‘ کا زمانہ تھا، اور اگلے دن دارالعلوم میں میری پہلی کلاس تھی۔ بندے کی فرمائش پر حضرت نے تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹہ حسب عادت بڑی اپنائیت

اور محبت سے بہت ہی مفید نصائح سے نوازا، ان میں سے ایک نصیحت آج یہاں تحریر کر رہا ہوں۔

حضرت نے فرمایا:......

''دیکھو بیٹا! تم درسگاہ میں ہوگے، اپنے ہوسٹل میں ہوگے، کسی کے ساتھ معاملہ کروگے، لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوگا، کسی سے گفتگو کروگے......ان سب مواقع پر یہ خیال کرنا کہ تمہاری وجہ سے کسی کو تکلیف اور اذیت نہ ہو، تمہاری وجہ سے کوئی مشکل پیدا نہ ہو، تمہارے کسی رویہ سے دوسرے کا دل نہ دکھے، تم کسی کی حق تلفی نہ کر بیٹھو......مثلاً کسی کے ساتھ کھانا کھاؤ تو ایسا طرز نہ اپنانا جس سے دوسرے کو کراہت محسوس ہو، درس گاہ میں بیٹھو تو ایسے بیٹھو کہ ساتھ والے کی حق تلفی نہ ہو، ہوسٹل میں اپنے کمرے کو صاف رکھنا کہ آنے والے کو اذیت نہ پہنچے......بیٹا یہ چھوٹے چھوٹے کام ہیں، انسان انہی چھوٹے چھوٹے کاموں سے اللہ کا ولی بن جاتا ہے۔ کوئی ضروری نہیں کہ انسان اللہ کا ولی صرف بڑے بڑے مجاہدوں ہی سے بنے۔ انسان ولی اللہ بڑے بڑے کارناموں سے نہیں، ان چھوٹے چھوٹے کاموں سے بنتا ہے۔ ابھی جو کچھ تم عربی کتابوں میں پڑھتے ہو، یہ ترجمہ ہے، معلومات ہیں، لیکن جب تم ان باتوں کا خیال کروگے جن کا میں نے ذکر کیا ہے، تو کتابوں کے انہی الفاظ سے تمہیں علم پھوٹتا ہوا نظر آئے گا، انہی کتابوں سے تمہیں نور نکلتا ہوا محسوس ہوگا۔''

اللہ اکبر! کیا شخصیت تھی، کیا علم تھا اور کیا تجربہ تھا!۔

یہ تو چند مشاہدات، واقعات اور تاثرات ہیں؛ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ شفیق، ہمدرد، مخلص اور راحت رساں انسان تھے۔ آپ کا جس خانوادے سے تعلق تھا وہ مشرقی اقدار، مستحکم خاندانی روایات کا حامل اور شرافت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

آپ کی پوری زندگی حزم و احتیاط پر مبنی اور طلبہ و اساتذہ پر شفقت سے عبارت تھی، طلبہ کے لیے آسانیاں ڈھونڈتے اور انہیں فراہم کرتے، کردار ساز تھے، آپ کے طلبہ سے جو خطابات ہوتے یا اسباق ہوتے ان میں طلبہ کی فکری و عملی زندگی کی کانٹ چھانٹ اور داخت و پرداخت کا رنگ نمایاں ہوتا، گویا آپ ایک جوہری تھے جو نگینے کو تراشتے اور اس کی آب و تاب کو صیقل کرتے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہر دینی مدرسے کا مہتمم ویسا ہی بن جائے جیسے حضرت صدر صاحب رحمہ اللہ تھے۔

☆......☆......☆

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ خیبر پختونخوا کی سرگرمیاں

مفتی سراج الحسن
میڈیا کوآرڈینیٹر وفاق المدارس

ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ خیبر پختونخوا استاذ العلماء حضرت مولانا حسین احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے 24 نومبر 2022 بروز جمعرات مدرسہ تجوید القرآن ضلع کرک میں * تدریب المعلمین * جبکہ 25 نومبر بروز جمعہ جامعہ نظامیہ شمالی وزیرستان 07 دسمبر 2022 بروز بدھ دارالعلوم قاسمیہ کاریگر باڑہ ضلع خیبر میں عظیم الشان تحفظ مدارس کانفرنس میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔

ضلع کرک میں تدریب المعلمین کا انعقاد ضلعی مسئولین مولانا قاری عمر صدیق صاحب اور مولانا سکندر یار صاحب نے کیا تھا۔ جس میں ضلع کرک کے سینکڑوں مہتممین، مدرسین اور منتظمین نے شرکت کی اور باڑہ خیبر میں کانفرنس کا اہتمام ضلع خیبر کے معاون مسئول مولانا مفتی زر محمد صاحب نے کیا تھا جبکہ شمالی وزیرستان میں کنونشن کا اہتمام معاون مسئول مولانا عبدالعزیز صاحب نے کیا تھا۔ واضح رہے کہ وفاق المدارس کے زیر انتظام اس طرز کی یہ پہلی تقریب تھی جس کا انعقاد شمالی وزیرستان کی سرزمین پر کیا گیا۔ جسے اہل مدارس کی طرف سے خوب سراہا گیا جن کے مثبت اثرات ہر سو پھیلیں گے۔ ان شاء اللہ

معاشرہ میں دینی مدارس کا کردار:

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ العالی نے اپنے خطابات میں معاشرہ میں دینی مدارس کا کردار، وفاق المدارس کا قیام اور اس کے برکات، بنین وبنات کے مدارس میں نظم ونسق کی ضرورت واہمیت، جدید طرق تدریس سے استفادہ اور مدرسین کی ذمہ داریاں جیسے اہم موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ مدارس اور وفاق المدارس کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں۔ مادیت کے اس اڈتے ہوئے سیلاب میں آج اگر ''قال اللہ وقال الرسول'' کی صدائیں بلند ہو رہی اور بڑھتی جا رہی ہیں تو یہ ان دینی مدارس اور اس میں پڑھنے، پڑھانے والوں کا ہی ''فیضان'' ہے، یہ دینی مدارس اسلام کی پناگاہیں اور ہدایت کے سرچشمے ہیں۔ مدرسہ

تمام دینی تحریکات کیلیے منبع اور مرکز کی حثیت رکھتا ہے. چاہیوہ اسلامی سیاست ہو،دعوت وتبلیغ کی محنت ہو،خانقاہی نظام ہو،تحفظِ ختم نبوت ہو،تحفظِ ناموس رسالت ہو،تحفظِ ناموس صحابہؓ ہو،تمام شعبوں کوتقویت دینے والا مدرسہ ہی ہے. ان سب کی تازگی اورشادابی مدرسہ کی وجہ سے قائم ہے. لہذاان تمام شعبوں کی بقامدارسِ عربیہ کی بقاسے وابستہ ہے۔مدارس عربیہ انسانیت کے خیرخواہ،ملک وقوم کیوفادار پیدا کرتے ہیں.ملکِ عزیز میں جو دینی فضا قائم ہے یہ بھی دینی مدارس کی برکات اورثمرات ہیں۔مدارس نے ہر وقت میں ملک وملت میں تعمیری خدمات انجام دی ہیں۔ مدارس کوان نوع بہ نوع اور ہمہ اقسام تحریکوں وتنظیموں کے بیچ وہی حیثیت حاصل ہے جوسارے نظامِ فلکی میں کواکب وسیّارات کے مقابل سورج کو ہے کہ ان تمام کی ساری رونق، چمک دمک اورقوت کا اصل منبع اورسرچشمہ یہی سورج ہے۔دین کے تمام شعبوں کوزندہ، بیداراورمتحرک رکھنے میں مدارس کی یہی مثال ہے۔مدارس خالصتاً تعلیمی ورفاہی ادارے ہیں۔جہاں لاکھوں طلبا وطالبات مفت تعلیم حاصل کررہے ہیں انہی مدرس کی برکت سے آج وہاں علم کی شمعیں روشن ہیں جہاں وسائل کے باوجودحکومت کی رسائی نہیں۔دینی مدارس پاکستانی آئین کےاورخودمختاری کے محافظ ہیں۔مدارس کا دہشت گردی اورانتہا پسندی سے کوئی تعلق نہیں۔دہشت گردی کے بارے میں ہمارامؤقف بالکل واضح ہےکوئی بھی ذی شعورانسان اس کی حمایت نہیں کرسکتا۔مدارس نے ہمیشہ ملکی سلامتی اوراحترام کی بات کی ہے۔اسلام امن،محبت اور بھائی چارے کادرس دیتاہےاورمدارس میں یہی پڑھایاجارہاہے۔

وفاق المدارس العربیہ کاوجود:

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے کےکردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہاالحمدللہ ثم الحمدللہ وفاق المدارس العربیہ کےتحت مدارسِ عربیہ قرآن وحدیث کےعلوم کیلیے مصروف عمل ہیں۔وفاق المدارس کا قیام اوروجود اللہ تعالی کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔آج اگر مدارس کا وجوداپنی تمام ترخصوصیات وامتیازات کے ساتھ نظر آرہا ہےاس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا بہت اہم کردار ہے۔وفاق ہمارے اکابر کی امین جماعت ہے۔جو دینی مدارس کےتحفظ کے لیےایک چھتری ہے۔اپنے اسلاف کی اس امانت کوہم نے نہ صرف محفوظ رکھنا ہے بلکہ اسے مزید مستحکم کرنا ہے۔وفاق المدارس کےتمام تر خدمات باعث اجروثواب ہیں۔وفاق المدارس کو ہردورعبقری شخصیات اورشیوخ کی قیادت کی سعادت بھی حاصل ہے۔یہ صرف پاکستان کا امتیاز ہے باقی ممالک میں دینی مدارس ہیں لیکن وفاق المدارس نہیں۔دین دشمن قوتیں مدرسہ کےخلاف عالمی سطح پرپروپیگنڈاکررہی ہیں تاکہ مدارسِ عربیہ ناکام ہوجائیں،مگروفاق اوراکابرین وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی برکتوں سے ہردورمیں کفرکی تمام تر سازشیں ناکام ہوئی ہیں،ان شاءاللہ آئندہ بھی ناکام ہوں گی۔

تربیت کی ذمہ داری:

آپ نے امانت ودیانت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ کسی کی دنیا بنانے کے لیے اپنی آخرت خراب کرنا اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالی کو ناراض کرنا کہاں کی دانشمندی ہے۔لہذا اخلاص وللّٰہیت کا دامن مضبوطی سے تھامنے اتحاد واتفاق کی رسی کو مضبوط پکڑ کر تادم حیات خدمت دین کو اپنا مشغل بنانے اور منبر ومحراب سے اپنا تعلق قائم رکھنا چاہیے۔آپ نے کہا کہ معلمین پر صرف تعلیمی ذمہ داری نہیں ہوتی اساتذہ کا کام صرف پڑھا دینا نہیں بلکہ طلبہ وطالبات کی تربیت کی ذمہ داری کا بوجھ بھی ان کے کندھوں پر ہوتا ہے،استاذ تمام بچوں کیلیے نمونہ ہوتا ہے اس کی فکر وسوچ،گفتار اور تمام حرکات طلبہ میں غیر محسوس طریقہ پر منتقل ہوتی ہے۔طلبہ وطالبات مدارس میں صرف علم کے حصول کے لیے نہیں آتے ہیں بلکہ ان کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا اہتمام بے حد ضروری ہے لہذا مدارس کے ذمہ داران بچوں اور بچیوں کی تربیت کے انتظامات پر خصوصی توجہ دیں۔ہمارے دلوں میں طلبہ کی عظمت کا ہونا ضروری ہے اور ساتھ ساتھ ہمارے ذمہ جو تربیت ہے تو اس فریضہ کا بھی احساس رہے۔تادیب میں حدود کی رعایت ہو ورنہ اس کے برے اثرات رونما ہوں گے۔

آپ نے شمالی وزیرستان کے مہتممین کو یقین دلایا کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان یہاں مدارس کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہے ان مشکلات کے حل کے لیے وفاق المدارس نے ہر فورم پر آواز اٹھائی ہے۔اور آپ حضرات نے انتہائی مشکل حالات میں،مدارسِ عربیہ کو آباد رکھا،میں آپ کی بے پناہ قربانیوں پر آپ تمام حضرات کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں.شمالی وزیرستان میں وفاق المدارس العربیہ کے پہلے پروگرام میں،نامساعد حالات کیباوجود آپ اس کثیر تعداد سے تشریف لائے ہیں میں آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ حضرات نے وفاق المدارس العربیہ کے ساتھ وابستگی اور محبت کا اظہار فرمایا۔آپ نے شمالی وزیرستان میں۔اللہ ملکِ عزیز پاکستان کو امن کا گہوارہ بنائے اور مدارسِ عربیہ کو آباد وشاداب رکھے۔ضلع بنوں کے مسئولین مولانا ضیاء الحق صاحب اور مولانا حافظ عبداللہ صاحب ضلع پشاور کے معاون مسئول برائے شعبہ بنات نے اس پورے سفر میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی رفاقت فرمائی۔اللہ تعالی جملہ حضرات کے مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے ۔

ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ خیبر پختونخوا کی گورنر خیبر پختونخوا سے اہم ملاقات:

مؤرخہ 09 دسمبر 2022ء بروز جمعہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی قیادت میں مدارس کے نمائندہ وفد نے گورنر خیبر پختونخوا جناب حاجی غلام علی صاحب سے اہم ملاقات کی۔اس موقع پر صوبائی ناظم نے مدارس کو

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

درپیش مسائل بالخصوص سول انتظامیہ اور سیکورٹی اداروں کی طرف سے رجسٹریشن فارم تقسیم کرنے کے حوالے سے پوری تفصیل کے ساتھ گورنر صاحب کو آگاہ کیا۔حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے گورنر کے سامنے اس مسئلے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ مؤرخہ 29 اگست 2019ء کو سابق وفاقی وزیر تعلیم جناب شفقت محمود صاحب کی زیرصدارت ایک اہم اجلاس کا انعقاد کیا گیا، جس میں اتحاد تنظیمات مدارس اور وفاقی وزارت تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت کا ایک جامع معاہدہ طے پایا گیا۔اس معاہدے کی رو سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدارس کے دیگر مسائل مثلاً بینک اکاونٹس، غیرملکی طلبہ کے لیے تعلیمی ویزہ کا اجراء، کوائف طلبی اور عصری تعلیم جیسے مسائل کو مدارس کی ضرورت و سہولت کے مطابق قانونی شکل دی جائے گی، لیکن حکومت کی تبدیلی کے باعث اس یادداشت پر ضرورت کے مطابق جلد پیش رفت نہ ہو سکی۔

رجسٹریشن کے حوالے سے اتحاد تنظیمات مدارس کا موقف اب بھی یہی ہے کہ ہم نے کبھی بھی رجسٹریشن سے انکار نہیں کیا ہے۔تاہم ہمارا مطالبہ صرف یہی ہے کہ حکومت صرف رجسٹریشن نہیں بلکہ دینی مدارس کو درپیش جملہ مسائل کا سنجیدگی سے حل نکالے اور ہمارا معاہدہ بھی اسی پر ہو چکا ہے۔چنانچہ اس سلسلے میں 15 جون 2022 کو اتحاد تنظیمات مدارس کے نمائندہ وفد نے وزیراعظم پاکستان جناب میاں شہباز شریف صاحب سے ایک تفصیلی ملاقات کی جس میں وہی موقف دہرایا گیا کہ صرف رجسٹریشن نہیں بلکہ مذکورہ تمام معاملات کو حکومت وقت سنجیدہ لے کر انہیں حل کریں۔جس پر جناب وزیراعظم نے مذکورہ مسائل کو جلد حل کرنے کا وعدہ کیا۔لہذا صوبائی سول انتظامیہ اور دیگر ریاستی ادارے مدارس رجسٹریشن کے حوالے سے اس معاہدے کے پابند ہیں کہ جب تک مدارس کے دیگر جائز مطالبات حل نہ ہوں اور معاہدہ کے مطابق عمل درآمد نہ ہوں اس وقت تک مدارس سے رجسٹریشن کا مطالبہ نہ کرے لیکن صوبہ خیبرپختونخوا میں سول انتظامیہ اور سیکیورٹی ادارے دینی مدارس سے فوری رجسٹریشن کے بے جا مطالبے اور اس حوالے سے ان پر دباو ڈالتے رہتے ہیں۔

آنجناب اس اہم مسئلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اپنے ماتحت اداروں کو احکامات جاری کریں کہ جب تک اتحاد تنظیمات مدارس اور حکومت کے درمیان مذاکرات ختم نہ ہوں تب تک مدارس میں رجسٹریشن فارم تقسیم نہ کی جائیں۔ہمیں امید ہے کہ آنجناب ہمارے اس جائز مطالبہ کا مداوا کریں گے۔اللہ تعالی آپ کا مقام و مرتبہ مزید بلند فرمائے اور اپنی تمام تر توانائیاں مخلوق خدا کی نفع رسانی میں صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔